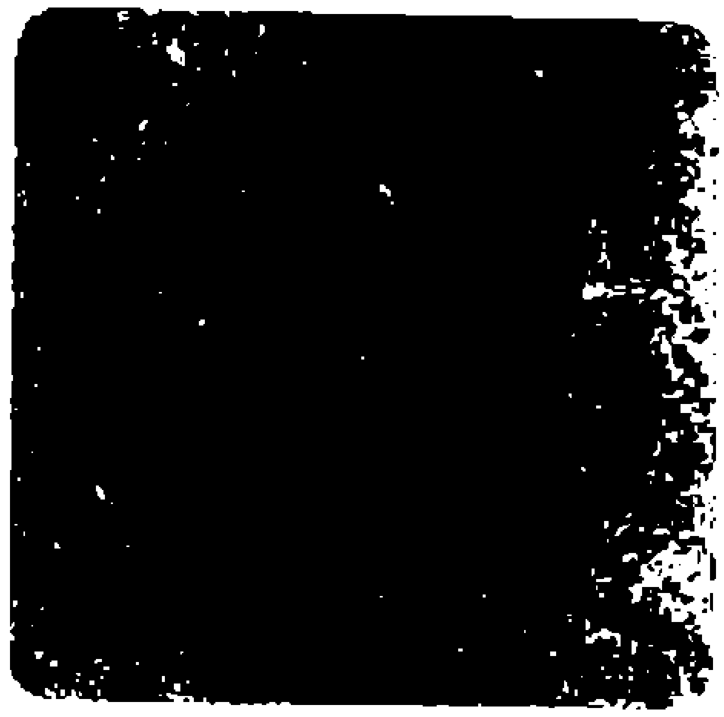

دجّال
شیطانی ہتھکنڈے
اور
تیسری جنگِ عظیم
مؤلف
احمد حسن الفرلیونی
ترجمہ
محمد زین العابدین

شیطانی ہتھکنڈے اور تیسری جنگِ عظیم



مؤلف احمد حسن الفیونی

ترجمہ محمد زین العابدین

اسلام بک ڈپو

12- گنج بخش روڈ لاہور

بسم اللہ الرحمن الرحیم

دجال شیطانی ہتھکنڈے اور تیسری جنگ عظیم

نام کتاب : دجال شیطانی ہتھکنڈے اور تیسری جنگ عظیم

مصنف : احمد حسن الفریونی

مترجم : محمد زین العابدین

پرنٹرز : حاجی حنیف پرنٹرز

باراول : جولائی 2010ء

باردوم : جنوری 2012ء

قیمت : =/425 روپے

ملنے کے پتے

ملت پبلیکیشنز
فیصل مسجد اسلام آباد Ph: 051-2254111
E-mail: millat_publication@yahoo.com

پروگریسو بکس
6۔ یوسف مارکیٹ، غزنی سٹریٹ اُردو بازار، لاہور
فون 042-37124354 فیکس 042-37352795

شوروم ملت پبلیکیشنز دوکان نمبر 5- مکہ سنٹر نیو اردو بازار لاہور 0321-4146464
Ph: 042-37239201 Fax: 042-37239200

اسلام بک ڈپو
042-37112941
0323-8836776

فہرست

باب: 1......دورِ حاضر اور دجال عظیم فتنہ......دجال لعین 9

❀ دجال کا ابتدائی تعارف 9

❀ دجال کے بارے میں یہودیوں کا نظریہ 11

❀ دجال معین شخص ہے 15

❀ دجال کا ذکر قرآن مجید میں 16

❀ دجال کے خروج سے پہلے 17

❀ دجال کی آمد کا انکار 32

❀ خروجِ دجال 33

❀ آنکھ سے کانا 36

❀ پیشانی پر کافر 46

❀ جنگ عظیم اور خروج دجال 48

❀ عرب کا پانی اور دجال 65

❀ دجال کی پیش رُو 70

❀ دجال کا نمائندہ بش 70

❀ دجال کے اول دستے کی طاقت 72

❀ دجال کا پہلا حملہ 73

❀ پہاڑ کا چلنا 73

❀ شیاطین دجال کے ساتھی 73

❀ خودغرض دجالی 78

❀ ایرانی پکے دجالی 79

❀ دجالی فوج 80

❀ دجال اور خواتین 81

❀ فرشتے اور دجال......آزمائش ہی آزمائش 81
❀ دجال کے سخت مخالف......بنی تمیم 82
❀ امت محمدیہ کا دجال سے جہاد 83
❀ دجال اور ملک شام 87
❀ ابن صیاد اور دجال......صحابہ کی کشمکش 87
❀ دجال مشرقی جزیرے میں 98
❀ تمیم داری اور دجال 100
❀ کفر کا شہر اسرائیل 110
❀ دجال کا گرم گوشت کا پہاڑ 110
❀ دجال کے جنت اور دوزخ 111
❀ یوم الخلاص 115
❀ تشہد کی دعا 122
❀ سورۃ کہف کی ابتدائی و آخری آیات 123
❀ شبہاتِ دجال 123
❀ دجال کے چالیس یوم 128
❀ عربوں میں طاقتوروں کی کمی 129
❀ منبر پر دجال کا ذکر 131
❀ مکہ و مدینہ کی حفاظت 132
❀ دجال اور حضرت خضر 135
❀ ایمان والے کا ایمان 142
❀ روئے زمین کا عظیم ترین فتنہ 143
❀ دجال اور غذائی مواد 152
❀ شریف اور خوبصوت 152
❀ دجال کی سواری 153
❀ اڑن طشتریاں 155

❀ اُڑن طشتریوں پر تبصرہ سے خطرہ 157
❀ اڑن طشتریوں کو دیکھنے والوں کی تعداد 158
❀ اُڑن طشتریاں اور برمودا تکون 163
❀ حقیقت پر پردہ آخر کیوں؟ 167
❀ برمودا ٹرائی اینگل 183
❀ سفید بادل...... برمودا مثلث اور اڑن طشتریاں 188
❀ برمودا تکون عجیب سے عجیب تر...... قوت کشش 209
❀ ڈریگن تکون 212
❀ ڈریگن اور جنگی طیارے 215
❀ مال بردار جہاز 216
❀ امریکی جدید ٹیکنالوجی کا ذریعہ 227
❀ دجال عراق میں 232
❀ دجال اور یہودیوں کا لدا نامی شہر 233
باب: 2...... امام مہدی رحمہ اللہ کے بیان میں، امام مہدی رضی اللہ عنہ 241
❀ ابتدائی تعارف و کردار 241
❀ قرآن مجید میں ذکر 242
❀ حضرت مہدی کا انکار کفر 243
❀ امت محمدیہ کی امامت 243
❀ فاتح ہند 245
❀ کل عرب کا حاکم 245
❀ عادل خلیفہ 246
❀ امام مہدی کی سخاوت 248
❀ سیاہ جھنڈے والوں کے امام 249
❀ ظہور امام مہدی 251
❀ اولاد فاطمہ سے 251

❀ صفات مہدی 253
❀ ظہور سے قبل کی نشانیاں 254
❀ پرندوں کی خوشی 255
❀ فتنوں کی برمار 256
❀ عمامہ پہنے 256
❀ اہل بدر کی بیعت 257
❀ بیعت امن 260
❀ اہل شام اور تین جھنڈے 260
❀ قسطنطنیہ کے حاکم 261
❀ فتنہ سفیانی 262
❀ سفیانیوں کا دھنسایا جانا 265
❀ سفیانی کا قریش پر ظلم وستم 266
❀ سفیانی اور ہاشمی 267
❀ دمشق کی تباہی 270
❀ اہل مشرق اور سفیانی لشکر 270
❀ انسانی گوشت کڑاہیوں میں 271
❀ سیاہ اور زرد جھنڈے والے 272
❀ سفیانی کے خروج سے پہلے 272
❀ قبائل کی لڑائیاں 273
❀ ابن صالح 273
❀ رومیوں سے چار بار صلح 274
❀ فاتح روم 275
❀ رومیوں کا عجیب بادشاہ 276
❀ رمضان، شوال، ذی قعد، ذی الحج اور محرم 279
❀ علامات مہدی 280

❀ اہل مشرق و مغرب کی جنگیں 288
❀ اہل تورات واہل انجیل 289
❀ تابوت سکینہ 290
❀ مہدی کا معنیٰ 290
❀ امام مہدی رضی اللہ عنہ کا جھنڈا 291
❀ حلیہ امام مہدی 291

باب: 3...... سیدنا عیسیٰ علیہ السلام اور جوج ماجوج کے بیان میں 293

فصل: 1...... سیدنا حضرت عیسیٰ علیہ السلام 293

❀ دوبارہ تشریف آوری 293
❀ قیامت کی تیسری بڑی نشانی 293
❀ مرزائیوں کو دعوت فکر 293
❀ کڑیل جوان 295
❀ مسلمانوں اور عیسائیوں کا عقیدہ 296
❀ غالب قوت 296
❀ سیدنا عیسیٰ کا حلیہ 297
❀ سیدنا عیسیٰ اور اہل کتاب 298
❀ مدفن روضۂ نبی صلی اللہ علیہ وسلم 299
❀ زکوۃ لینے والا 301
❀ علم قیامت اور سیدنا عیسیٰ 302
❀ قوم شعیب میں شادی 303
❀ حج وعمرہ اور مدینہ منورہ حاضری 304
❀ عدل سیدنا عیسیٰ اور وفات 305

فصل: 2...... یاجوج ماجوج کا بیان 306

❀ قرآن مجید میں یاجوج ماجوج کا تذکرہ 306
❀ تعارف 307

❀ برائی کے ستر حصے 307
❀ نبی کے قاتل 307
❀ دیوار میں سوراخ 308
❀ تیر و کمان کی کثرت 309
❀ فتنہ یاجوج ماجوج کا اختتام 309
باب: 4...... دجالی فتنے، دجالی فتنے اور دور حاضر 311
الدجال 348
❀ ابتدائیہ 348
❀ دجال کا نام 349
❀ دجال...... حقیقت یا افسانہ 350
❀ مسیح دجال کا معنی 351
❀ عیسیٰ مسیح کا مفہوم: 352
❀ تواتر احادیث 352
❀ دجال کا اعلانیہ بیان 353
❀ دجال اور قیامت 354
❀ دجال سے قبل 355
❀ ابن صیاد اور دجال 359
❀ حضرت تمیم داری اور دجال کا جزیرہ 370
❀ خروج کی جگہ 374
❀ دجال کا فتنہ 375
❀ دجال کے پیروکار 383
❀ دجال کی آنکھ اور ماتھا 385
❀ دجال کے ٹھہرنے کی مدت 387
❀ نزول عیسیٰ علیہ السلام 388
❀ دجال سے بچاؤ 391

باب نمبر1:

دور حاضر اور دجال
عظیم فتنہ......دجال لعین

دجال کا ابتدائی تعارف:

دجال بروزن قوال، مبالغہ کا صیغہ ہے جو کہ دجل سے بنا ہے جس کے معنی جھوٹ، فریب، ملمع سازی اور حق و باطل کا آپس میں غلط ملط کرنا ہے۔ چونکہ دجال میں یہ سارے عیب ہونگے اس لئے اسے دجال کہتے ہیں یعنی بہت زیادہ جھوٹ بولنے والا اور بہت زیادہ فریب دینے والا۔

یہ دجال موٹا اور بڑے ڈول والا ہوگا، جوان ہوگا، شکل وصورت سے شریف اور خوبصورت لگے گا، اس کا رنگ گندمی اور صاف ہوگا، قد پستہ یعنی ٹھگنا ہوگا، اس کا سر سانپ کی طرح ہوگا، سر کے بال گھنگریالے ہوں گے اور بہت زیادہ ہوں گے جو موٹے اور سخت ہوں گے جیسے درختوں کی شاخیں۔ سر اور دھڑ اتنا ملا ہوا ہوگا گویا کہ اس کی گدی ہی نہیں ہوگی، اس کی ٹانگیں ٹیڑھی یعنی قوسین کی طرح ہوں گی، اس کی پیشانی پر کافر لکھا ہوگا، آنکھ کی جگہ بالکل سپاٹ ہوگی، آنکھ سبز اور کنچے کی طرح چمکدار ہوگی۔ بائیں آنکھ سے کانا ہوگا جو کہ دیکھنے میں بدشکل لگے گی۔ آنکھ پر سخت ناخنہ ہوگا، دنی آنکھ پھولے ہوئے انگور کی طرح اور کھڑی آنکھ ہوگی، اس کی دونوں کلائیوں پر بال بہت زیادہ ہوں گے اور انگلیاں چھوٹی چھوٹی ہوں گی۔

دجال کا ظہور قیامت کی بڑی بڑی نشانیوں میں سے ایک ہے۔ حضرت امام مہدی رضی اللہ عنہ (دیگر فتنوں سمیت) عیسائیوں کے فتنہ کو مٹا کر فارغ ہوئے ہی ہوں گے کہ اس دجال کا ظہور ہو جائے گا جس کے خاتمہ کے لئے حضرت عیسٰی علیہ السلام تشریف لائیں گے۔

دجال کے بیان کی اہمیت امت کے اندر کتنی رہی ہے اس بات کا اندازہ آپ یوں لگا سکتے ہیں کہ مسلمانوں کے گھروں میں مائیں جہاں اپنے بچوں کو دیگر اسلامی عقائد اور بنیادی تعلیمات سے آگاہ کرتی ہیں انہی میں سے ایک دجال کا ذکر بھی ہے۔آپ جب چھوٹے ہونگے تو بچپن ہی سے اپنی ماؤں کی زبانی دجال کا خوف ناک کردار آپ کے لاشعور میں بٹھا دیا گیا ہوگا۔ یہ درحقیقت امت مسلمہ کی ماؤں کی وہ تربیت تھی جو بچے کو اسلامی عقائد سے ہٹنے نہیں دیتی لیکن اب شاید صورت حال تبدیل ہو رہی ہے اور''جاہلی تہذیب'' نے آج کی ماؤں کو اہم ذمہ داری سے کافی حد تک غافل کر دیا ہے۔ نیز یہ خروج دجال کی نشانیوں میں سے ایک نشانی ہے کہ اس وقت لوگ دجال کے ذکر کو بھول جائیں گے لہٰذا اگر آپ فتنہ دجال سے خود کو اور اپنے گھر والوں کو بچانے کا ارادہ رکھتے ہیں تو اس بات کی اشد ضرورت ہے کہ اپنے گھروں میں دجال کے تذکروں کو عام کیا جائے، تا کہ انکے آغوش میں تربیت پانے والی نسل کو اپنے سب سے بڑے دشمن سے بچپن ہی سے آگاہی حاصل ہو۔

فتنہ دجال کی ہولناکی کا اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ خود نبی کریم ﷺ اس فتنے سے پناہ مانگتے تھے اور جب نبی کریم ﷺ صحابہ کے سامنے اس فتنے کا تذکرہ فرماتے تو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے چہروں پر خوف کے اثرات نمودار ہو جایا کرتے تھے۔فتنہ دجال میں وہ کونسی چیز تھی جس نے صحابہ کو ڈرا دیا؟ خوفناک جنگ یا موت کا خوف؟ ان چیزوں سے صحابہ رضی اللہ عنہم کبھی ڈرنے والے نہ تھے۔صحابہ جس چیز سے ڈرے وہ دجال کا فریب اور دھوکہ تھا کہ وہ وقت اتنا خطرناک ہوگا کہ صورت حال سمجھ میں نہیں آئے گی۔گمراہ کرنے والے قائدین کی بہتات ہوگی۔ پھر پروپیگنڈہ کا یہ عالم ہوگا کہ لمحوں میں سچ کو جھوٹ اور جھوٹ کو سچ بنا کر دنیا کے کونے کونے میں پہنچا دیا جائے گا۔انسانیت کے دشمنوں کو نجات دہندہ اور ہمدردوں کو دہشت گرد ثابت کیا جائیگا۔

یہی وجہ تھی آپ نے فتنہ دجال کو کھول کر بیان فرمایا۔ اس کا ہیبت ناک نقشہ اور ظاہر ہونے کا مقام تک بیان فرمایا لیکن کیا کیا جائے امت کی اس غفلت کو کہ عوام تو عوام

خواص نے بھی اس فتنے کا تذکرہ بالکل ہی چھوڑ دیا ہے حالانکہ آپ ﷺ نے تاکیداً فرمایا:

''بار بار تم سے اس لئے بیان کرتا ہوں کہ تم اس کو بھول نہ جاؤ، اس کو سمجھو، اس میں غور کرو اور اس کو دوسروں تک پہنچاؤ۔''

دجال کے بارے میں یہودیوں کا نظریہ:

① دجال کے متعلق احادیث بیان کرنے سے پہلے مناسب معلوم ہوتا ہے کہ دجال کے بارے میں یہودیوں کے نظریات اور انکی (موجودہ تحریف شدہ) کتابوں میں بیان شدہ پیش گوئیاں بیان کی جائیں تاکہ اس وقت جو کچھ امریکہ اور دیگر کفار، یہودیوں کے اشاروں پر کر رہے ہیں اسکا پسِ منظر اور اصل مقصد سمجھ میں آسکے۔ دجال کے بارے میں یہودیوں کا یہ نظریہ ہے کہ وہ یہودیوں کا بادشاہ ہوگا، وہ تمام یہودیوں کو بیت المقدس میں آباد کرے گا، ساری دنیا پر یہودیوں کی حکومت قائم کرے گا، دنیا میں پھر کوئی خطرہ یہودیوں کے لئے باقی نہیں رہے گا، تمام دہشت گردوں (تمام یہودی مخالف قوتوں) کا خاتمہ کر دیا جائے گا اور ہر طرف امن و امان اور انصاف کا دور دورہ ہوگا۔

② انکی کتاب ایزاخیل میں لکھا ہے:

''اے صیہون کی بیٹی خوشی سے چلاؤ! اے یروشلیم کی بیٹی مسرت سے چیخو! دیکھو! تمہارا بادشاہ آرہا ہے۔ وہ عادل ہے اور گدھے پر سوار ہے۔ خچر یا گدھا کے بچے پر۔ میں یوفریم سے گاڑی کو اور یروشلیم سے گھوڑے کو علیحدہ کرونگا۔ جنگ کے پر توڑ دیئے جائینگے، اسکی حکمرانی سمندر اور دریا سے زمین تک ہوگی۔[1]

③ ''اس طرح اسرائیل کی ساری قوموں کو ساری دنیا سے جمع کرونگا، چاہے وہ جہاں کہیں بھی جا بسے ہوں اور انہیں انکی اپنی سرزمین میں جمع کرونگا، میں انہیں سرزمین میں ایک ہی قوم کی شکل دیدونگا۔ اسرائیل کی پہاڑی پر جہاں ایک ہی بادشاہ ان پر حکومت کرے گا۔''[2]

---

[1] زکریا: 10-9:9. ② ایزاخیل: 22-21:37.

④ سابق امریکی صدر ریگن نے 1983 میں امریکن اسرائیل پبلک افیرز کمیٹی (AIPAC) کے ٹام ڈائن سے بات کرتے ہوئے کہا:

''آپکو علم ہے کہ میں آپکے قدیم پیغمبروں سے رجوع کرتا ہوں، جنکا حوالہ قدیم صحیفے میں موجود ہے اور آرمیگڈن کے سلسلے میں پیش گوئیاں اور علامتیں بھی موجود ہیں اور میں یہ سوچ کر حیران ہوتا ہوں کہ کیا ہم ہی وہ نسل ہیں جو آئندہ حالات کو دیکھنے کے لئے زندہ ہیں۔ یقین کیجئے (یہ پیش گوئیاں) یقینی طور پر اس زمانے کو بیان کر رہی ہیں جس سے ہم گزر رہے ہیں۔''

⑤ صدر ریگن نے مبشر چرچ کے جم پیکر سے 1981 میں بات چیت کرتے ہوئے کہا:

''ذرا سوچئے کم سے کم بیس کروڑ سپاہی بلاد مشرق سے ہونگے اور کروڑوں مغرب سے۔ سلطنت روما کی تجدید نو کے بعد (مغربی یورپ) پھر مسیح (دجال) ان پر حملہ کرینگے جنہوں نے ان کے شہر یروشلم کو غارت کیا ہے۔ اسکے بعد وہ ان فوجوں پر حملہ کرینگے جو میگڈون یا آرمیگڈون کی وادی میں اکٹھی ہونگی۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ یروشلم تک اتنا خون بہے گا کہ دو گھوڑوں کی باگ کے برابر ہوگا۔ یہ ساری وادی جنگی سامان اور جانوروں اور انسانوں کے زندہ جسموں اور خون سے بھر جائے گی۔''

آرمیگڈون لفظ میگوڈو سے نکلا ہے یہ جگہ تل ادیب سے 55 میل شمال میں ہے اور بحیرہ طبریہ اور بحر متوسط کے درمیان واقع ہے۔

⑥ پال فنڈلے کہتا ہے:

''انسان دوسرے انسان کے ساتھ ایسے غیر انسانی عمل کا تصور بھی نہیں کر سکتا لیکن اس دن خدا انسانی فطرت کو یہ اجازت دیدیگا کہ اپنے آپکو پوری طرح ظاہر کردے۔ دنیا کے سارے شہر لندن، پیرس، ٹوکیو، نیویارک، لاس اینجلس، شکاگو سب صفحہ ہستی سے مٹ جائینگے۔ تقدیر عالم کے بارے میں مسیح دجال کا اعلان ایک عالم گیر پریس کانفرنس سے نشر ہوگا جسے سیٹیلائٹ کے

ذریعے ٹی وی پر دکھایا جائے گا۔"[1]

⑦ "مقدس سرزمین پر یہودیوں کی واپسی کو میں اس طرح دیکھتا ہوں کہ یہ مسیح (دجال) کے دور کی آمد کی نشانی ہے جس میں پوری انسانیت ایک مثالی معاشرہ کے فیض سے لطف اندوز ہوگی۔"[2]

⑧ Forcing god s hand کی مصنفہ گریس ہال سیل کہتی ہیں:

"ہمارے گائیڈ نے قبۃ الصخراء (TombStone) اور مسجد اقصیٰ کی جانب اشارہ کرتے ہوئے کہا کہ ہم اپنا تیسرا ہیکل وہاں بنائینگے۔ اسکی تعمیر کا ہمارا منصوبہ تیار ہے، تعمیراتی سامان تک آ گیا ہے، اسے ایک خفیہ جگہ رکھا گیا ہے۔ بہت سی دکانیں بھی جس میں اسرائیلی کام کررہے ہیں۔ وہ ہیکل کے لئے نادر اشیاء تیار کررہے ہیں۔ ایک اسرائیلی، خالص ریشم کا تار بن رہا ہے جس سے علماء یہود کے لباس تیار کئے جائینگے۔ (ممکن ہے یہ وہی تیجان یا سیجان والی چادریں ہوں جن کا ذکر حدیث میں آیا ہے) ہمارا گائیڈ کہتا ہے: ہاں تو ٹھیک ہے، ہم آخری وقت کے قریب آ پہنچے ہیں جیسا کہ میں نے کہا تھا کہ کٹر یہودی مسجد کو بم سے اُڑا دینگے جس سے مسلم دنیا بھڑک اٹھے گی۔ یہ اسرائیل کے ساتھ ایک مقدس جنگ ہوگی یہ بات مسیح (دجال) کو مجبور کریگی کہ وہ درمیان میں آ کر مداخلت کریں۔"

9 ۱۹۹۸ کے اواخر میں ایک اسرائیلی خبرنامہ کی ویب سائٹ پر کہا گیا کہ اسکا مقصد نوں کی عبادت گاہوں کو آزاد کرانا اور ان کی جگہ ہیکل کی تعمیر ہے۔ خبرنامہ میں لکھا ہے اس ہیکل کی تعمیر کا نہایت مناسب وقت آ گیا ہے۔ خبرنامہ میں اسرائیلی حکومت سے لبہ کیا گیا تھا کہ ملحدانہ اسلامی قبضے کو مسجد کی جگہ سے ختم کرائے۔ کیونکہ تیسرے ہیکل کی ۔ بہت قریب ہے۔[3]

ٹی وی پر ایونجیل قیصر هلٹن هسٹن. ② سابق سینیٹر مارک هیٹ فیلڈ.
بحوالہ Forcing god s hand ترجمہ: خوفناک جدید صلیبی جنگ.

⑩ ''میں نے لینڈ ا اور براؤن (یہودی) کے گھر (اسرائیل) میں قیام کیا۔ایک دن شام کو دوران گفتگو میں نے کہا کہ تعمیر کے لئے مسجد اقصیٰ کو تباہ کر دینے سے ایک ہولناک جنگ شروع ہو سکتی ہے تو اس یہودی نے فوراً کہا: ''ٹھیک بالکل یہی بات ہے ایسی ہی جنگ ہم چاہتے ہیں کیونکہ ہم اس میں جیتیں گے پھر ہم تمام عربوں کو اسرائیل کی سرزمین سے نکال دینگے اور تب ہم اپنی عبادت گاہ کو از سر نو تعمیر کرینگے۔(خوفناک جدید صلیبی جنگ) دریائے فرات خشک ہو جائے گا:(book of revealation)الہام کی کتاب کے سولویں انکشاف میں ہے کہ دریائے فرات خشک ہو جائیگا اور اس طرح مشرق کے بادشاہوں کو اجازت مل جائے گی کہ اسے پار کر کے اسرائیل پہنچ جائیں۔''

⑪ امریکی صدر نکسن نے اپنی کتاب وکٹری ود آؤٹ وار(Victory without war)میں لکھا ہے:

''۱۹۹۹ تک امریکی پوری دنیا کے حکمران ہونگے اور یہ فتح انھیں بلا جنگ حاصل ہوگی اور پھر امور مملکت مسیح (دجال) سنبھال لینگے۔''

گویا مذکورہ سال تک مسیح کے انتظامات مکمل ہو چکے ہیں اور امریکیوں کی ذمہ داری ان انتظامات کو مکمل کرنے تک تھی، اسکے بعد نظام مملکت دجال چلا رہا ہے۔''

⑫ لاکھوں بنیاد پرست(Fundamentalist)عیسائیوں کا عقیدہ یہ ہے کہ خدا اور ابلیس کے درمیان آخری معرکہ انکی زندگی میں ہی شروع ہوگا اور اگرچہ ان میں سے بیشتر کو امید ہے کہ انہیں جنگ کے آغاز سے پہلے ہی اٹھا کر بہشت میں پہنچا دیا جائیگا پھر بھی وہ اس امکان سے خوش نہیں کہ عیسائی ہوتے ہوئے وہ ایک ایسی حکومت کے ہاتھوں غیر مسلح کر دیئے جائینگے جو دشمنوں کے ہاتھوں میں بھی جا سکتی ہے۔اس انداز فکر سے ظاہر ہے کہ بنیاد پرست فوجی تیاریوں کی اتنی پر جوش حمایت کیوں کرتے ہیں وہ اپنے نقطہ نظر سے دو مقاصد پورے کرتے ہیں۔ایک تو امریکیوں کو انکی تاریخی بنیادوں ساتھ جوڑتے ہیں اور دوسرے انکو اس جنگ کے لئے تیار کرتے ہیں جو آئندہ ہوگی اور جسکی پیشن گوئی کی گئی

ہے۔اس سے یہ بات بھی واضح ہوجاتی ہے کہ بائبل پر یقین رکھنے والے لاکھوں کرسچن اپنے آپ کو اتنی پختگی کے ساتھ داؤدی (Davidians) یعنی ٹیکساس کے قدیم باشندوں کے ساتھ کیوں جوڑتے ہیں۔

⑬ ڈیمن تھامس کی تصنیف feath and fear with :The end of time shadows of milenium "ہچنگر لکھتا ہے:

"عرب دنیا ایک عیسیٰ دشمن دنیا ہے۔"①

⑭ کسی نجات دہندہ کیلئے عیسائی بھی منتظر ہیں اور یہودی اس معاملے میں سب سے زیادہ بے چین ہیں۔قیم اسرائیل 1948 اور بیت المقدس پر قبضے 1967 سے پہلے وہ یہ دعا کرتے تھے:

"اے خدا! یہ سال یروشلم میں۔"

جبکہ اب وہ دعا کرتے ہیں:

"اے خدا! ہمارا مسیح جلد آجائے۔"

غرض جو پیشن گوئیاں حضرت عیسی بن مریم علیہما السلام کے حوالے سے وارد ہوئی ہیں یہودی انکو دجال کے لئے ثابت کرنا چاہتے ہیں، وہ اس سلسلے میں عیسائیوں کو بھی دھوکہ دے رہے ہیں کہ ہم مسیح موعود کا انتظار کر رہے ہیں اور مسلمان Anti christ یعنی مسیح کے مخالف ہیں۔حالانکہ حقیقت اس کے برعکس ہے، مسلمان اور عیسائی حضرت بن مریم علیہما السلام کے منتظر ہیں جبکہ یہودی جس کا انتظار کر رہے ہیں وہ دجال ہے، جس کو سیدنا عیسیٰ علیہ السلام قتل کرینگے۔اس لئے عیسائی برادری کو موجودہ صورت حال میں مسلمانوں کا ساتھ دینا چاہئے نہ کہ یہودیوں کا کیونکہ یہودی انکے پرانے دشمن ہیں۔

دجال معین شخص ہے:

دجال ایک معین شخص ہوگا کیونکہ احادیث میں واضح طور پر اس بات کو بیان کیا گیا

① ویبرانیڈ ہیچنگو کیا یہ آخری صدی ہے Is this the last century.

ہے۔ لہٰذا کسی ملک، ادارے یا طاقت کو دجال سمجھنا درست نہیں، جیسا کہ خوارج اور دیگر باطل فرقوں کا خیال ہے۔

قاضی عیاض رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

"ھٰذہ الاحادیث التی ذکرھا مسلم وغیرہ فی قصۃ الدجال حجۃ فی صحۃ وجود الدّجال وانّہ شخص بعینہ" ①

''دجال کے واقعہ میں یہ ساری احادیث جن کو امام مسلم وغیرہ نے ذکر کیا ہے دجال کے وجود کے صحیح ہونے پر دلیل ہیں اور اس بات کی بھی دلیل ہیں کہ دجال ایک شخص معین ہوگا۔''

دجال کا ذکر قرآن مجید میں:

① دجال کا فتنہ اتنا زیادہ اہم ہے کہ قرآن مجید میں بھی اس فتنے کا تذکرہ ہے۔ بخاری کی شرح فتح الباری میں علامہ ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

''دجال کا ذکر قرآن کریم کی اس آیت میں کیا گیا ہے:

"یوم یاتی بعض ایات ربک لاینفع نفسا ایمانھا"

''جس دن آپ کے رب کی بعض نشانیاں آئیں گی تو کسی کو اس کا ایمان فائدہ نہ دے گا۔''

سنن ترمذی میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ تین چیزیں ایسی ہیں کہ جب وہ ظاہر ہو جائیں گے تو ایسے شخص کا ایمان لانا جو پہلے ایمان نہیں لایا تھا، اس کو فائدہ نہ دے گا (وہ تین چیزیں یہ ہیں) دجال، دابۃ الارض، سورج کا مغرب سے نکلنا۔''

یہ صحیح درجہ کی حدیث ہے۔ لہٰذا اس آیت میں دجال کا بھی ذکر ہے۔ نبی کریم علیہ السلام کی یہ حدیث مذکورہ آیت قرآنیہ کی تفسیر ہے۔ ②

---

① شرح صحیح مسلم، از علامہ نووی۔

② فتح الباری شرح بخاری، جلد نمبر: 13، صفحہ نمبر: 92۔

② ابوداؤد کی شرح عون المعبود میں ہے:

''اللہ تعالیٰ کا یہ قول:'' لینذر باسا شدیدا''(تا کہ ان کو سخت عذاب سے ڈرائے)
اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے لفظ باس کو شدت کے ساتھ اور اپنی جانب سے قرار دیا ہے۔لہٰذا
اس کے رب ہونے کا دعویٰ کرنے اور اس کے فتنے اور قوت کی وجہ سے یہ کہنا مناسب ہے
کہ اس آیت سے مراد دجال ہو۔''

دجال کے خروج سے پہلے:

① حضرت اسماء بنت یزید انصاریہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے گھر میں تشریف فرماتے تھے۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دجال کا بیان فرمایا۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''اس سے پہلے تین سال ہوں گے۔(جن کی تفصیل یہ ہے کہ) پہلے سال آسمان اپنی ایک تہائی بارش روک لے گا اور زمین میں اپنی ایک تہائی پیداوار روک لے گی۔دوسرے سال آسمان اپنی دو تہائی بارش روک لے گا اور زمین بھی اپنی دو تہائی پیداوار روک لے گی۔ تیسرے سال آسمان اپنی مکمل بارش روک لے گا اور زمین اپنی پوری پیداوار روک لے گی۔لہٰذا گھر والے اور باہر والے مویشی سب مرجائیں گے۔''[1]

مذکورہ روایت میں ہے کہ آسمان بارش روک لے گا اور زمین اپنی پیداوار روک لے گی۔مسند اسحٰق ابن راہویہ کی روایت میں ہے:

" تَرَى السماءَ تُمطِرُ وَهِيَ لَاتُمطِرُ وَتَرَى لَارضَ تُنبِتُ وَهِيَ لَاتَنبِتُ"

''تم آسمان کو بارش برساتا ہوا دیکھو گے حالانکہ وہ بارش نہیں برسا رہا ہوگا اور تم زمین کو پیداوار اُگاتا ہوا دیکھو گے حالانکہ وہ پیداوار نہیں اُگا رہی ہوگی۔''

اس کا مطلب یہ بھی ہوسکتا ہے کہ بارش بھی برسے اور زمین پیداوار بھی اُگائے لیکن اس کے باوجود لوگوں کو کوئی فائدہ نہ ہو اور لوگ قحط سالی کا شکار ہو جائیں۔جدید دور میں اس

[1] المعجم الکبیر :حدیث نمبر ۴۰۶

کی بے شمار صورتیں ہو سکتی ہیں، عالم زراعت کو اپنے قبضے میں کرنے کے لئے جو پالیسیاں یہودی دماغوں نے بنائی ہیں اس کے اثرات اب ہمارے ملک تک پہنچ چکے ہیں۔

② حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

''خروج دجال سے پہلے چند سال بڑے دھوکے والے ہوں گے' اُس میں سچا آدمی جھوٹ بولے گا اور جھوٹا آدمی سچ بولے گا' خائن امین ہو جائے گا امین خائن اور گھر میں رکھے ہوئے جوتے کا تسمہ لوگوں سے بات کرے گا۔''[1]

③ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم نبی کریم ﷺ کی خدمت اقدس میں بیٹھے ہوئے تھے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فتنوں کے بارے میں گفتگو فرمائی۔ حتی کہ احلاس (ٹاٹ) کے فتنہ کا ذکر فرمایا۔ کسی کہنے والے نے عرض کیا:

''فتنہ احلاس'' کیا ہے؟''

آپ نے فرمایا:

''وہ بھگدڑ اور جنگ ہے۔ اس کے بعد ''سراء'' ہوگا۔ جس کا فساد میرے اہل بیت میں سے ایک شخص کے قدموں کے نیچے سے ہوگا۔ وہ سمجھے گا کہ وہ مجھ سے ہے حالانکہ وہ مجھ سے نہیں میرے دوست تو صرف متقی ہیں (اللہ اور اس کا رسول ہی بہتر جانتا ہے کہ وہ ''سید'' کون ہوگا) پھر لوگ ایک ایسے آدمی پر صلح کر لیں گے جو پسلی پر گوشت کی طرح ہوگا۔ پھر کالا فتنہ ہوگا جو کسی کو تھپڑ مارے بغیر نہ رہے گا۔ پھر جب کہا جائے گا کہ فتنہ ختم ہو گیا تو وہ اور پھیلے گا۔ اس میں آدمی صبح کو مومن شام کو کافر ہوگا۔ لوگ دو خیموں کی طرف لوٹ جائیں گے، ایک خیمہ ایمان کا جس میں نفاق نہیں، دوسرا خیمہ نفاق کا جس میں ایمان نہیں تو جب یہ ہو جائے تو اس دن یا اس کے اگلے دن دجال کے خروج کا انتظار کرو۔''[2]

---

[1] الفتن لنعیم بن حماد' رقم الحدیث 1470 رقم الصفحة 523 الجزء الثانی مطبوعة مکتبة التوحید' القاهرة.

[2] المستدرک علی الصحیحین' رقم الحدیث 8440 رقم الصفحة 513 الجزء الرابع ' مطبوعة دار

4: "عَنِ ابنِ عُمَررضی اللّٰہ عنہماما قَال کُنتُ فی الحَطِیمِ مَعَ حُذیفته فَذَکَرَحَدِیثاًثُم قال لَتُنقضَن عُرَی اِلاسلامِ عُروَۃَ عروۃ وَلَیکُونَنَ ائِمَتہَ مُظِلُنَ وَلَیخرُ جنَ علی اَثرِ ذٰلِکَ اَلدجَالُنَ الثلاثته قُلستُ یااِبا عبدِ اللہ قَدسَمِعتُ ھٰذَاالَذِی تَقُولُ مِن رسولِ اللّٰہ ﷺ قال نَعَم سَمِعتُہُ وَسَمِعتہُ یَقُول یَخرُجُ الدَجالَ مِن یَھُودِیتہِ اَصبَھَان"[1]

"حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: "میں حطیم میں حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھا۔ انہوں نے حدیث ذکر کی پھر فرمایا: "اسلام کی کڑیوں کو ایک ایک کر کے توڑا جائے گا اور گمراہ کرنے والے قائدین ہوں گے اور اس کے بعد تین دجال نکلیں گے۔ میں نے پوچھا: "اے ابوعبداللہ (حذیفہ) آپ یہ جو کہہ رہے ہیں؟ کیا آپ نے یہ نبی کریم ﷺ ہی سے سنا ہے؟" انہوں نے جواب دیا: "جی ہاں! میں نے یہ حضور ﷺ سے سنا ہے اور میں نے نبی کریم ﷺ کو یہ بھی فرماتے ہوئے سنا کہ دجال اصفہان کی یہودیہ نامی بستی سے ظاہر ہوگا۔

یہ روایت کافی طویل ہے جس کا کچھ حصہ یہ ہے: "تین چیخیں ہونگی جس کو اہل مشرق و اہل مغرب سنیں گے۔ (اے عبداللہ!) جب تم دجال کی خبر سنو تو بھاگ جانا۔" حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: "میں نے حضرت حذیفہ سے دریافت کیا: "اپنے پیچھے والوں (اہل وعیال) کی حفاظت کس طرح کروں گا؟" حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: "ان

الکتب العلمیة' بیروت)(سنن ابی داؤد باب ذکر الفتن و دلائلها رقم الحدیث 4240 رقم الصفحة 94 الجزء الرابع' مطبوعة دار الفکر بیروت)(مسند احمد رقم الحدیث 6166 رقم الصفحة 133 الجزء الثانی' مطبوعة موسة قرطبة' مصر)(حلیة الاولیاء رقم الصفحة 158 الجزء الخامس' عة دارالکتاب العربی' بیروت)(تهذیب الکمال ' رقم الحدیث 4579 رقم الصفحة 526 الجزء 22 مطبوعة موسة الرسالة بیروت)(موضع ارهام الجمع والطریق ' رقم الصفحة 400 الجزء الثانی ' عة دار المعرفة' بیروت.

[1] مستدرک، ج:۴، ص:۵۲۳.

کو حکم کرنا کہ وہ پہاڑوں کی چوٹیوں پر چلے جائیں۔'' حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ''میں نے پوچھا کہ اگر وہ (گھر والے) یہ سب کچھ چھوڑ کر نہ جا سکیں؟'' فرمایا: ''ان کو حکم کرنا کہ وہ ہمیشہ گھروں میں ہی رہیں۔'' حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ''میں نے کہا کہ اگر وہ یہ (بھی) نہ کر سکیں تو پھر؟'' حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ''اے ابن عُمر! وہ خوف، فتنہ، فساد اور لوٹ مار کا زمانہ ہے۔'' حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ''میں نے پوچھا کہ اے عبداللہ (حذیفہ) کیا اس فتنہ وفساد سے کوئی نجات ہے؟'' حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ''کیوں نہیں، کوئی ایسا فتنہ وفساد نہیں جس سے نجات نہ ہو۔''

⑤ حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''میں اپنی امت کے بارے میں جس چیز سے سب سے زیادہ ڈرتا ہوں وہ گمراہ کرنے والے قائدین ہیں۔''

دجال کے وقت ان کی کثرت ہوگی اور یہ قائدین دجالی قوتوں کے دباؤ یا لالچ میں آکر خود تو حق سے منہ موڑ ینگے ہی ساتھ ساتھ اپنے ماننے والوں کو بھی حق سے دور کرنے کا سبب بنیں گے۔

⑥ حضرت کعب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

''جزیرۃ العرب خرابی سے محفوظ رہے گا جب تک کہ آرمینیا خراب نہ ہو جائے۔ مصر خرابی سے محفوظ رہے گا جب تک جزیرۃ العرب نہ خراب ہو جائے اور کوفہ خرابی سے محفوظ رہے گا جب تک کہ مصر خراب نہ ہو جائے۔ جنگ عظیم اس وقت تک نہیں ہوگی جب تک کہ کوفہ خراب نہ ہو جائے اور دجال اس وقت تک نہیں آئے گا جب تک کہ کفر کا شہر (اسرائیل) فتح نہ ہو جائے۔''[1]

⑦ حضرت انس ابن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

'' اِن امام الدجال سِنِینَ خَداعۃَ یکذب فِیہِ الصَادِق ویصَدق

[1] مستدرک حاکم، جلد نمبر: ۴، صفحہ نمبر: ۵۰۵۔

فِیها الکاذِب وَیَخون فِیهَا الا مِین وَیَتکَل، الرویضَتهَ مِنَ النَاسِ قِیلَ وَمَا الروَیَضته قَالَ اَلفُوَ یسِقُ یَتکَلُم فَی امرِ العا مته"①

"دجال کے خروج سے پہلے کے چند سال دھوکہ وفریب کے ہوں گے۔ سچے کو جھوٹا بنایا جائے گا اور جھوٹے کو سچا بنایا جائے گا۔ خیانت کرنے والے کو امانتدار بنا دیا جائے گا اور امانتدار کو خیانت کرنے والا قرار دیا جائے گا اور ان میں رویبضہ بات کرینگے۔" پوچھا گیا: "رویبضہ کون ہیں؟" آپ ﷺ نے فرمایا: "گھٹیا (فاسق وفاجر) لوگ۔ وہ لوگوں کے (اہم) معاملات میں بولا کریں گے۔"

اس دور پر یہ حدیث کتنی مکمل صادق آتی ہے کہ نام نہاد "مہذب دنیا" کا بیان کردہ وہ جھوٹ جس کو "پڑھے لکھے لوگ" بھی سچ مان چکے ہیں، اگر اس جھوٹ پر کتاب لکھی جائے تو شاید لکھنے والا لکھتے لکھتے اپنی قصہ کو پہنچ جائے، لیکن ان کے بیان کردہ جھوٹ کی فہرست ختم نہ ہو۔ کتنے ہی سچ ایسے ہیں جن کے اوپر مغرب کی "انصاف پسند" میڈیا نے اپنی لفاظی اور فریب کی اتنی تہیں جما دی ہیں کہ عام انداز میں ساری عمر بھی کوئی اس کو صاف کرنا چاہے تو صاف نہیں کر سکتا۔

مذکورہ حدیث میں خداعۃ کا لفظ ہے، اس کے معنی کم بارش کے بھی ہیں۔ چنانچہ شرح ابن ماجہ میں اس کی تشریح یوں کی ہے:

"ان سالوں میں بارشیں بہت ہوں گی لیکن پیداوار کم ہوگی۔ تو یہی ان سالوں میں دھوکہ ہے۔"

⑧ حضرت عمیر ابن ہانی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

" اِذاصَارَالناسُ فِی فُسطَاطَینِ فُسطَاطُ اَیمَانِ لَا نِفَاقَ فَیهِ فُسطاطُ نفاقِ لَا اِیمانَ فیه فَاِذا کَانَ ذَاکم فَانتَظِرُوا الدجالَ مِن یَومِهِ "②

---

① مسند احمد: حدیث نمبر: ۱۳۳۲)(مسندابی یعلی: حدیث نمبر: ۳۷۱۵.

② ابو دائود، جلدنمبر: ۳، صفحہ نمبر: ۹۴)(مستدرک، جلدنمبر: ۴، صفحہ نمبر: ۵۱۳.

''جب لوگ دو خیموں (جماعتوں) میں تقسیم ہو جائیں گے، ایک اہل ایمان کا خیمہ ہوگا جس میں بالکل نفاق نہیں ہوگا، دوسرا منافقین کا کا خیمہ جن میں بالکل ایمان نہیں ہوگا تو جب وہ دونوں اکٹھے ہو جائیں (اہل ایمان ایک طرف اور منافقین ایک طرف) تو تم دجال کا انتظار کرو کہ آج آئے یا کل آئے۔''

⑨ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''زوراء میں جنگ ہوگی۔''

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے پوچھا:

''یارسول اللہ! زوراء کیا ہے؟''

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''مشرق کی جانب ایک شہر ہے جو نہروں کے درمیان ہے۔ وہاں عذاب مسلط کیا جائے گا اسلحہ کا (مراد جنگیں ہیں) دھنس جانے کا، پتھروں کا اور شکلیں بگڑ جانے کا۔ جب سوڈان والے نکلیں گے اور عرب سے باہر آنے کا مطالبہ کریں گے یہاں تک کہ وہ (عرب) بیت المقدس یا اردن پہنچ جائیں گے۔ اسی دوران اچانک تین سو ساٹھ سواروں کے ساتھ سفیانی نکل آئے گا یہاں تک کہ وہ دمشق آئے گا۔ اس کا کوئی مہینہ ایسا نہیں گزرے گا جس میں بنی کلب کے تیس ہزار افراد اسکے ہاتھ میں بیعت نہ کریں۔ سفیانی ایک لشکر عراق بھیجے گا جس کے نتیجے میں زوراء میں ایک لاکھ افراد قتل کئے جائیں گے۔ اس کے فوراً بعد وہ کوفہ کی جانب تیزی سے بڑھیں گے اور اس کو لوٹائیں گے۔ اسی دوران مشرق سے ایک سواری (دابہ) نکلے گی جس کو بنو تمیم کا شعیب بن صالح نامی شخص چلا رہا ہوگا۔ چنانچہ یہ (شعیب بن صالح) سفیانی کے لشکر سے کوفہ کے قیدیوں کو چھڑا لے گا اور سفیانی کی فوج کو قتل کرے گا۔ سفیانی کے لشکر کا ایک دستہ مدینہ کی جانب نکلے گا اور وہاں تین دن تک لوٹ مار کرے گا۔ اس کے بعد یہ لشکر مکہ کی جانب چلے گا اور جب مکہ سے پہلے بیداء پہنچے گا تو اللہ تعالیٰ جبرائیل علیہ السلام کو بھیجے گا اور فرمائے گا: ''اے جبرائیل! ان کو عذاب دو۔'' چنانچہ

جبرائیل علیہ السلام اپنے پیر سے ایک ٹھوکر ماریں گے جس کے نتیجے میں اللہ تعالیٰ اس لشکر کو زمین میں دھنسا دے گا سوائے دو آدمیوں کے، ان میں سے کوئی بھی نہیں بچے گا۔ یہ دونوں سفیانی کے پاس آئیں گے اور لشکر کے دھنسنے کی خبر سنائیں گے تو وہ (یہ خبر سن کر) گھبرائے گا نہیں۔ اس کے بعد قریش قسطنطنیہ کی جانب آگے بڑھیں گے تو سفیانی رومیوں کے سردار کو یہ پیغام بھیجے گا کہ ان (مسلمانوں) کو میری طرف بڑے میدان میں بھیج دو۔ وہ (رومی سردار) ان کو سفیانی کے پاس بھیج دے گا لہٰذا سفیانی ان کو دمشق کے دروازے پر پھانسی دے دے گا۔ جب وہ (سفیانی) محراب میں بیٹھا ہوگا تو وہ عورت اس کی ران کے پاس آئے گی اور اس پر بیٹھ جائے گی چنانچہ ایک مسلمان کھڑا ہوگا اور کہے گا: ''تم ہلاک ہو۔ تم ایمان لانے کے بعد اللہ کے ساتھ کفر کرتے ہو؟ یہ تو جائز نہیں ہے۔'' اس پر سفیانی کھڑا ہوگا اور مسجد دمشق میں ہی اس مسلمان کی گردن اڑا دے گا اور ہر اس شخص کو قتل کر دے گا جو اس بات میں اس سے اختلاف کرے گا۔ (یہ واقعات حضرت مہدی کے ظہور سے پہلے ہوں گے۔) اس کے بعد اس وقت آسمان سے ایک آواز لگانے والا آواز لگائے گا: ''اے لوگو! اللہ تعالیٰ نے جابر لوگوں، منافقوں اور ان کے اتحادیوں اور ہمنواؤں کا وقت ختم کر دیا ہے اور تمہارے اوپر محمد کی امت کے بہترین شخص کو امیر مقرر کیا ہے۔ لہٰذا مکہ پہنچ کر اس کے ساتھ شامل ہو جاؤ۔ وہ مہدی ہیں اور ان کا نام احمد بن عبداللہ ہے۔''

اس پر حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور پوچھا:

''یارسول اللہ! ہم اس (سفیانی) کو کس طرح پہچانیں گے؟''

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''وہ بنی اسرائیل کے قبیلہ کنانہ کی اولاد میں سے ہوگا، اسکے جسم پر دو قطوانی چادریں ہوں گی، اسکے چہرے کا رنگ چمکدار ستارے کے مانند ہوگا، اس کے داہنے گال پر کالا تل ہوگا اور وہ چالیس سال کے درمیان ہوگا۔ (حضرت مہدی سے بیعت کے لئے) شام سے ابدال و اولیاء نکلیں گے اور مصر سے معزز افراد (دینی اعتبار سے) اور مشرق سے قبائل آئیں

گے یہاں تک کہ مکہ پہنچیں گے۔ اس کے بعد زمزم اور مقام ابراہیم کے درمیان ان کے ہاتھ پر بیعت کریں گے پھر شام کی طرف کوچ کریں گے۔ حضرت جبرائیل علیہ السلام ان کے ہراول دستہ پر مامور ہوں گے اور میکائیل علیہ السلام پچھلے حصے پر ہوں گے۔ زمین وآسمان والے' چرند و پرند اور سمندر میں مچھلیاں ان سے خوش ہوں گی۔ ان کے دور حکومت میں پانی کی کثرت ہو جائے گی' نہریں وسیع ہو جائیں گی، زمین اپنی پیداوار دگنی کر دے گی اور خزانے نکال دے گی۔ چنانچہ وہ شام آئیں گے اور سفیانی کو اس درخت کے نیچے قتل کریں گے جس کی شاخیں بحیرہ طبریہ (Tiberias) کی طرف ہیں۔ (اس کے بعد) وہ قبیلہ کلب کو قتل کریں گے۔ جو شخص جنگ کلب کے دن غنیمت سے محروم رہا وہ نقصان میں رہا خواہ اونٹ کی نکیل ہی کیوں نہ ملے۔''

میں نے دریافت کیا:

''یارسول اللہ! ان (سفیانی لشکر) سے قتال کس طرح جائز ہوگا حالانکہ وہ موحد ہوں گے؟''

آپ ﷺ نے جواب دیا:

''اے حذیفہ! اس وقت وہ ارتداد کی حالت میں ہوں گے۔ ان کا گمان یہ ہوگا کہ شراب حلال ہے، وہ نماز نہیں پڑھتے ہوں گے۔ حضرت مہدی اپنے ہمراہ ایمان والوں کو لے کر روانہ ہوں گے اور دمشق پہنچیں گے۔ پھر اللہ ان کی طرف ایک رومی کو (مع لشکر کے) بھیجے گا۔ یہ ہرقل (جو آپ ﷺ کے دور میں روم کا بادشاہ تھا) کی پانچویں نسل میں سے ہوگا۔ اس کا نام ''طبارہ'' ہوگا۔ وہ بڑا جنگجو ہوگا' سو تم ان سے سات سال کے لئے صلح کرو گے (لیکن رومی یہ صلح پہلے ہی توڑ دیں گے۔) چنانچہ تم اور وہ اپنے عقب کے دشمن سے جنگ کرو گے اور فاتح بن کر غنیمت حاصل کرو گے۔ اس کے بعد تم سرسبز سطح مرتفع میں آؤ گے۔ اسی دوران ایک رومی اٹھے گا اور کہے گا: ''صلیب غالب آئی ہے۔ (یہ فتح صلیب کی وجہ سے ہوئی ہے)'' (یہ سن کر) ایک مسلمان صلیب کی طرف بڑھے گا اور صلیب کو توڑ دے گا اور کہے گا: ''اللہ ہی غلبہ دینے والا ہے۔'' اس وقت رومی دھوکہ کرینگے اور وہ دھوکے

کے ہی زیادہ لائق تھے۔تو (مسلمانوں کی) وہ جماعت شہید ہو جائے گی' ان میں سے کوئی بھی نہ بچے گا۔اس وقت وہ تمہارے خلاف جنگ کرنے کے لئے عورت کی مدت حمل کے برابر تیاری کریں گے (پھر مکمل تیاری کرنے کے بعد) وہ آٹھ جھنڈوں میں تمہارے خلاف نکلیں گے (مسند احمد کی روایت میں اسی 80 جھنڈوں کا ذکر ہے' دونوں روایات میں تطبیق یوں ہوسکتی ہے کہ تمام کفار کل آٹھ جھنڈوں میں ہوں گے اور پھر ان میں سے ہر ایک کے تحت مزید جھنڈے ہوں گے اس طرح مل کر اسی جھنڈے ہوں گے۔) ہر جھنڈے کے تحت بارہ ہزار سپاہی ہوں گے۔ یہاں تک کہ وہ انطاکیہ کے قریب عمق (اعماق) نامی مقام پر پہنچ جائیں گے۔ حیرہ اور شام کا ہر نصرانی صلیب بلند کرے گا اور کہے گا:'' سنو! جو کوئی بھی نصرانی زمین پر موجود ہے وہ آج نصرانیت کی مدد کرے۔'' اب تمہارے امام مسلمانوں کو لے کر دمشق سے کوچ کریں گے اور انطاکیہ کے عمق (اعماق) علاقے میں آئیں گے' پھر تمہارے امام شام والوں کے پاس پیغام بھیجیں گے کہ میری مدد کرو۔ مشرق والوں کی جانب پیغام بھیجیں گے کہ ہمارے پاس ایسا دشمن آیا ہے جس کے ستر امیر (کمانڈر) ہیں ان کی روشنی آسمان تک جاتی ہے۔اعماق کے شہداء اور دجال کے خلاف شہداء میری امت کے افضل الشہداء ہوں گے۔لوہا لوہے سے ٹکرائے گا یہاں تک کہ ایک مسلمان کافر کو لوہے کی تیغ سے مارے گا اور اس کو پھاڑ دے گا اور دو ٹکڑے کر دے گا۔ باوجود اس کے کہ اس کافر کے جسم پر زرہ ہوگی۔تم ان کا اس طرح قتل عام کرو گے کہ گھوڑے خون میں داخل ہو جائیں گے۔اس وقت اللہ تعالیٰ ان پر غضبناک ہوگا۔ چنانچہ جسم میں پار اتر جانے والے نیزے سے مارے گا اور کاٹنے والی تلوار سے ضرب لگائے گا اور فرات کے ساحل سے ان پر خراسانی کمان سے تیر برسائے گا۔ چنانچہ وہ (خراسان والے) اس دشمن سے چالیس دن سخت جنگ کریں گے۔ پھر اللہ تعالیٰ مشرق والوں کی مدد فرمائے گا۔ چنانچہ ان (کافروں) میں سے نو لاکھ نناوے ہزار قتل ہو جائیں گے اور باقی کا ان کی قبروں سے پتہ لگے گا (کہ کل کتنے مردار ہوئے)۔ (دوسری جانب جو مشرق کے مسلمانوں کا محاذ ہوگا وہاں) پھر آواز

لگانے والا مشرق میں آواز لگائے گا: ''اے لوگو! شام میں داخل ہو جاؤ کیونکہ وہ مسلمانوں کی پناہ گاہ ہے اور تمہارے امام بھی وہیں ہیں۔'' اس دن مسلمان کا بہترین مال وہ سواریاں ہوں گی جن پر سوار ہو کر وہ شام کی طرف جائیں گے اور وہ خچر ہوں گے جن پر روانہ ہوں گے اور (وہ مسلمان حضرت مہدی کے پاس اعماق) شام پہنچ جائیں گے۔ تمہارے امام یمن والوں کو پیغام بھیجیں گے کہ میری مدد کرو۔ تو ستر ہزار یمنی عدن کی جوان اونٹنیوں پر سوار ہو کر اپنی بند تلواریں لٹکائے آئیں گے اور کہیں گے: ''ہم اللہ کے سچے بندے ہیں۔ نہ تو انعام کے طلبگار ہیں اور نہ روزی کی تلاش میں آئے ہیں' (بلکہ صرف اسلام کی سربلندی کے لئے آئے ہیں)'' یہاں تک کہ عمق انطاکیہ میں حضرت مہدی کے پاس آئیں گے (یمن والوں کو یہ پیغام جنگ شروع ہونے سے پہلے بھیجا جائے گا۔) اور وہ دوسرے مسلمانوں کے سات مل کر رومیوں سے گھمسان کی جنگ کریں گے۔ چنانچہ تیس ہزار مسلمان شہید ہو جائیں گے۔ کوئی رومی اس روز یہ (آواز) نہیں سن سکے گا۔ (یہ وہ آواز ہے جو مشرق والوں میں لگائی جائے گی جس کا ذکر اوپر گزرا ہے)۔ تم قدم بقدم چلو گے تو تم اس وقت اللہ تعالیٰ کے بہترین بندوں میں سے ہوں گے' اس دن نہ تم میں کوئی زانی ہو گا اور نہ مال غنیمت میں خیانت کرنے والا اور نہ کوئی چور۔ روم کے علاقے میں تم جس قلعے سے بھی گزرو گے اور تکبیر کہو گے تو اس کی دیوار گر جائے گی۔ چنانچہ تم ان سے جنگ کرو گے (اور جنگ جیت جاؤ گے) یہاں تک کہ تم کفر کے شہر قسطنطنیہ میں داخل ہو جاؤ گے۔ پھر تم چار تکبیریں لگاؤ گے جس کے نتیجے میں اس کی دیوار گر جائے گی۔ اللہ تعالیٰ قسطنطنیہ اور روم کو ضرور تباہ کرے گا' پھر تم اس میں داخل ہو جاؤ گے اور تم وہاں چار لاکھ کافروں کو قتل کرو گے۔ وہاں سے سونے اور جواہرات کا بڑا خزانہ نکالو گے' تم دار البلاط (While House) میں قیام کرو گے۔'' (حضرت امام مہدی رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں امریکہ بھی مسلمانوں کے قبضے میں آ جائے گا اور حضرت امام مہدی رضی اللہ عنہ وائٹ ہاؤس میں قیام فرمائیں گے۔)

پوچھا گیا:

''یارسول اللہ! یہ دارالبلاط کیا ہے؟''

آپ ﷺ نے فرمایا:

''بادشاہ کا محل۔'' اس کے بعد تم وہاں ایک سال رہو گے وہاں مسجدیں تعمیر کرو گے' پھر وہاں سے کوچ کرو گے اور ایک شہر میں آؤ گے جس کو ''قدد ماریہ'' کہا جاتا ہے' تو ابھی تم خزانے تقسیم کر رہے ہو گے کہ سنو گے کہ اعلان کرنے والا اعلان کر رہا ہے کہ دجال تمہاری غیرموجودگی میں ملک شام میں تمہارے گھروں میں گھس گیا ہے' لہٰذا تم واپس آؤ گے' حالانکہ یہ خبر جھوٹ ہوگی۔ سو تم بیسان کی کھجوروں کی رسی سے اور لبنان کے پہاڑ کی لکڑی سے کشتیاں بناؤ گے' پھر تم ایک شہر جس کا نام ''عکا'' Akko ہے۔ وہاں سے ایک ہزار کشتیوں میں سوار ہو گے (اس کے علاوہ) پانچ سو کشتیاں ساحل اردن سے ہوں گی۔ اس دن تمہارے چار لشکر ہوں گے' ایک مشرق والوں کا' دوسرا مغرب کے مسلمانوں کا' تیسرا شام والوں کا اور چوتھا اہل حجاز کا۔ (تم اتنے متحد ہو گے) گویا کہ تم سب ایک ہی باپ کی اولاد ہو۔ اللہ تعالیٰ تمہارے دلوں سے آپس کے کینہ اور بغض وعداوت کو ختم کر دیگا۔ چنانچہ تم (جہازوں میں سوار ہو کر) ''عکا'' سے ''روم'' کی طرف چلو گے۔ ہوا تمہارے اس طرح تابع کر دی جائے گی جیسے سلیمان ابن داؤد علیہما السلام کے لئے کی گئی تھی۔ (اس طرح) تم روم پہنچ جاؤ گے' جب تم شہر روم کے باہر پڑاؤ کئے ہو گے تو رومیوں کا ایک بڑا راہب جو صاحب کتاب بھی ہوگا (غالباً یہ ویٹی کن کا پاپ ہوگا) تمہارے پاس آئے گا اور پوچھے گا: ''تمہارا امیر کہاں ہے؟'' اسکو بتایا جائے گا کہ یہ ہیں۔ چنانچہ وہ راہب ان کے پاس بیٹھ جائے گا اور ان سے اللہ تعالیٰ کی صفت، فرشتوں کی صفت، جنت وجہنم کی صفت اور آدم علیہ السلام اور انبیاء کی صفت کے بارے میں سوال کرتے کرتے موسیٰ اور عیسیٰ علیہما السلام تک پہنچ جائے گا۔ (امیر المومنین کے جواب سن کر) وہ راہب کہے گا: ''میں گواہی دیتا ہوں کہ تمہارا مسلمانوں کا دین اللہ اور نبیوں والا دین ہے۔ وہ اللہ اس دین کے علاوہ کسی اور دین سے راضی نہیں ہے۔'' وہ (راہب مزید) سوال کرے گا: ''کیا جنت والے کھاتے

اور پیتے بھی ہیں؟'' وہ (امیر المومنین) جواب دیں گے: ''ہاں۔'' یہ سن کر راہب کچھ دیر کے لئے سجدے میں گر جائے گا۔ اسکے بعد کہے گا: ''اسکے علاوہ میرا کوئی دین نہیں ہے اور یہی موسیٰ کا دین ہے اور اللہ تعالیٰ نے اس کو موسیٰ اور عیسیٰ پر اتارا۔ نیز تمہارے نبی کی صفت ہمارے ہاں انجیل برقلیط میں اس طرح ہے کہ وہ نبی سرخ اونٹنی والے ہوں گے اور تم ہی اس شہر (روم) کے مالک ہو۔ سو مجھے اجازت دو کہ میں ان اپنے لوگوں کے پاس جاؤں اور ان کو اسلام کی دعوت دوں اس لئے کہ (نہ ماننے کی صورت میں) عذاب ان کے سروں پر منڈلا رہا ہے۔'' چنانچہ یہ راہب جائے گا اور شہر کے مرکز میں پہنچ کر زوردار آواز لگائے گا: ''اے روم والو! تمہارے پاس اسمٰعیل ابن ابراہیم کی اولاد آئی ہے جن کا ذکر توریت وانجیل میں موجود ہے' ان کا نبی سرخ اونٹنی والا تھا لہٰذا ان کی دعوت پر لبیک کہو اور ان کی اطاعت کرلو۔'' (یہ سن کر شہر والے غصے میں) اس راہب کی طرف دوڑیں گے اور اس کو قتل کردیں گے۔ اس کے فوراً بعد اللہ تعالیٰ آسمان سے ایسی آگ بھیجے گا جو لوہے کے ستون کے مانند ہوگی۔ یہاں تک کہ یہ آگ مرکز شہر تک پہنچ جائے گی' پھر امیر المومنین کھڑے ہوں گے اور کہیں گے: ''لوگو! راہب کو شہید کردیا گیا ہے۔'' وہ راہب تنہا ہی ایک جماعت کو بھیجے گا (اپنی شہادت سے پہلے ترتیب شاید یہ ہو کہ جب وہ شہر جا کر دعوت دے گا تو ایک جماعت اس کی بات مان کر شہر سے باہر مسلمانوں کے پاس آجائے گی اور باقی اسکو شہید کردیں گے' پھر امیر المومنین جنگ کے لئے اٹھ کھڑے ہوں گے۔) پھر مسلمان چار تکبیریں لگائیں گے جس کے نتیجہ میں شہر کی دیوار گر جائے گی۔ اس شہر کا نام روم اس لئے رکھا گیا ہے کہ یہ لوگوں سے اس طرح بھرا ہوا ہے جیسے دانوں سے بھرا ہوا انار ہوتا ہے (جب دیوار گر جائے گی مسلمان شہر میں داخل ہو جائیں گے) تو پھر چھ لاکھ کافروں کو قتل کریں گے اور وہاں سے بیت المقدس کے زیورات اور تابوت نکالیں گے۔ اس تابوت میں سکینہ (Ark the Covenant of) ہوگا، بنی اسرائیل کا دسترخوان ہوگا' موسیٰ علیہ السلام کا عصا اور (توریت کی) تختیاں ہوں گی' سلیمان علیہ السلام ایک منبر ہوگا اور ''من'' کی دو بوریاں

ہوں گے جو بنی اسرائیل پر اترتا تھا (وہ من جو سلویٰ کے ساتھ اترتا تھا) اور یہ من دودھ سے بھی زیادہ سفید ہوگا۔''

میں نے دریافت کیا:

''یارسول اللہ! یہ سب کچھ وہاں کیسے پہنچا؟''

آپ ﷺ نے فرمایا:

''بنی اسرائیل نے سرکشی کی اور انبیاء کو قتل کیا' پھر اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے ان پر رحم کیا اور فارس کے بادشاہ کے دل میں یہ بات ڈالی کہ وہ بنی اسرائیل کی طرف جائے اور ان کو بخت نصر سے نجات دلائے۔ چنانچہ اس نے ان کو چھڑایا اور بیت المقدس میں واپس لاکر آباد کیا۔ اس طرح وہ بیت المقدس میں چالیس سال تک اس کی اطاعت میں زندگی گزارتے رہے۔ اس کے بعد وہ دوبارہ وہی حرکت کرنے لگے۔ قرآن میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ''وان عدتم عدنا'' ''اے بنی اسرائیل! اگر تم دوبارہ جرائم کرو گے تو ہم بھی دوبارہ تم کو دردناک سزا دیں گے۔'' سو انہوں نے دوبارہ گناہ کیے تو اللہ تعالیٰ نے ان پر رومی بادشاہ طیطس (Titus) کو مسلط کر دیا جس نے ان کو قیدی بنایا اور بیت المقدس کو (70 قبل مسیح میں) تباہ و برباد کر کے تابوت خزانے وغیرہ ساتھ لے گیا۔ اس طرح مسلمان وہی خزانے نکال لیں گے اور اس کو بیت المقدس میں واپس لے آئیں گے۔ اس کے بعد مسلمان کوچ کریں گے اور ''قاطع'' نامی شہر پہنچیں گے۔ یہ شہر اس سمندر کے کنارے ہے جس میں کشتیاں نہیں چلتی ہیں۔''

کسی نے پوچھا:

''یارسول اللہ! اس میں کشتیاں کیوں نہیں چلتی ہیں؟''

آپ ﷺ نے فرمایا:

''کیونکہ اس میں گہرائی نہیں ہے اور یہ جو تم سمندر میں موجیں دیکھتے ہو اللہ نے ان کو انسانوں کے لئے نفع حاصل کرنے کا سبب بنایا ہے۔ سمندروں میں گہرائیاں اور موجیں

ہوتی ہیں چنانچہ انہی گہرائیوں کی وجہ سے جہاز چلتے ہیں۔''

حضرت عبداللہ ابن سلام رضی اللہ عنہ نے عرض کیا:

''اس ذات کی قسم! جس نے آپ کو حق دے کر بھیجا ہے، توریت میں اس شہر کی تفصیل یہ ہے اس کی لمبائی ہزار میل اور انجیل میں اس کا نام ''فرع'' یا ''قرع'' ہے اور اس کی لمبائی (انجیل کے مطابق) ہزار میل اور چوڑائی پانچ سو میل ہے۔''

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''اس کے تین سو ساٹھ دروازے ہیں، ہر دروازے سے ایک لاکھ جنگجو نکلیں گے' مسلمان وہاں چار تکبیریں لگائیں گے تو اس کی دیوار گر جائے گی' اسطرح مسلمان جو کچھ وہاں ہوگا سب غنیمت بنالیں گے۔ پھر تم وہاں سات سال رہو گے' پھر تم وہاں سے بیت المقدس واپس آؤ گے تو تمہیں خبر ملے گی کہ اصفہان میں یہودیہ نامی جگہ میں دجال نکل آیا ہے، اسکی ایک آنکھ ایسی ہوگی جیسے خون اس پر جم گیا ہو (دوسری روایت میں اسکو پھلی کہا گیا ہے) اور دوسری اس طرح ہوگی جیسے گویا ہے ہی نہیں (جیسے ہاتھ پھیر کر پچکا دی گی ہو) وہ ہوا میں ہی پرندوں کو (پکڑ کر) کھائے گا۔ اس کی جانب سے تین زوردار چیخیں ہوں گی جس کو مشرق مغرب والے سب سنیں گے۔ وہ دم کٹے گدھے پر سوار ہوگا جس کے دونوں کانوں کے درمیان کا فاصلہ چالیس گز ہوگا۔ اس کے دونوں کانوں کے نیچے ستر ہزار افراد آجائیں گے۔ ستر ہزار یہودی دجال کے پیچھے ہوں گے جن کے جسموں پر تیجانی چادریں ہوں گی (تیجانی بھی طیلسان کی طرح سبز چادر کو کہتے ہیں) چنانچہ جمعہ کے دن صبح کی نماز کے وقت جب نماز کی اقامت ہو چکی ہوگی تو جیسے ہی مہدی متوجہ ہوں گے تو عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام کو پائیں گے کہ وہ آسمان سے تشریف لائے ہیں۔ ان کے جسم پر دو کپڑے ہوں گے، ان کے بال اتنے چمکدار ہوں گے کہ ایسا لگ رہا ہوگا کہ سر سے پانی کے قطرے ٹپک رہے ہیں۔''

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا:

''یا رسول اللہ! اگر میں ان کے پاس جاؤں تو کیا ان سے گلے ملوں گا؟''

آپ ﷺ نے فرمایا:

''اے ابو ہریرہ! ان کی یہ آمد پہلی آمد کی طرح نہیں ہوگی کہ جس میں وہ بہت نرم مزاج تھے بلکہ تم ان سے اس ہیبت کے عالم میں ملو گے جیسے موت کی ہیبت ہوتی ہے۔ وہ لوگوں کو جنت میں درجات کی خوشخبری دیں گے۔ اب امیر المومنین ان سے کہیں گے کہ آگے بڑھیئے اور لوگوں کو نماز پڑھایئے تو وہ فرمائیں گے کہ نماز کی اقامت آپ کے لئے ہوئی ہے (سو آپ ہی نماز پڑھایئے) اس طرح حضرت عیسیٰ علیہ السلام ان کے پیچھے نماز پڑھیں گے۔ وہ امت کامیاب ہوگئی جس کے شروع میں میں ہوں اور آخر میں عیسیٰ ہیں۔''

پھر فرمایا:

''دجال آئے گا، اس کے پاس پانی کے ذخائر اور پھل ہوں گے۔ آسمان کو حکم دے گا کہ برس تو وہ برس پڑے گا' زمین کو حکم دے گا کہ اپنی پیداوار اگا تو وہ اگا دے گی، اس کے پاس ثرید کا پہاڑ ہوگا (اس سے مراد تیار کھانا ہوسکتا ہے' ممکن ہے جس طرح آج ڈبہ بیک تیار کھانا بازار میں دستیاب ہے اسی طرح ہو۔) جس میں گھی کا چشمہ ہوگا یا بڑی نالی ہوگی۔ (اس میں بھی اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ وہ تیار شدہ کھانا ہوگا۔) اس کا ایک فتنہ یہ ہوگا کہ وہ ایک دیہاتی ہے پاس سے گزرے گا جس کے والدین مر چکے ہوں گے تو وہ دجال اس دیہاتی سے کہے گا: ''کیا خیال ہے اگر میں تیرے والدین کو زندہ کر کے اٹھادوں تو کیا تو میرے رب ہونے کی گواہی دے گا؟'' وہ (دیہاتی) کہے گا: ''کیوں نہیں۔'' اب دجال دو شیطانوں سے کہے گا: ''اس کے ماں باپ کی شکل اس کے سامنے بنا کر پیش کردو۔'' چنانچہ وہ دونوں تبدیل ہوجائیں گے۔ ایک اس کے باپ کی شکل میں اور دوسرا اس کی ماں کی شکل میں۔ پھر وہ دونوں کہیں گے: ''اے بیٹے! اس کے ساتھ ہوجا یہ تیرا رب ہے۔'' وہ (دجال) تمام دنیا میں گھومے گا سوائے مکہ مدینہ اور بیت المقدس کے۔ اس کے بعد عیسیٰ ابن مریم علیہما السلام اس کو فلسطین کے لد (Lydd) نامی شہر میں قتل کریں گے۔''[1]

[1] السنن الواردة في الفتن، جلد نمبر: 5، صفحہ نمبر: 110.

اس حدیث میں زوراء میں جنگ ہونے کا بیان ہے' لغت میں زوراء بغداد کو کہا گیا ہے یہ نہروں (دجلہ وفرات) کے درمیان واقع ہے۔ تاریخی اعتبار سے دونہروں کے درمیان کا علاقہ وہ تمام علاقہ ہے جو اس وقت ترکی سے لے کر شام ہوتا ہوا بصرہ تک جاتا ہے یعنی فرات اور دجلہ کے درمیان کا مکمل علاقہ جس کو انگلش میں میسپو ٹیمپا (Mespotamia) کہتے ہیں۔ دریائے دجلہ وفرات کا زیادہ حصہ عراق سے ہی گزرتا ہے۔

حضرت مہدی کو جنگ اعماق کے موقع پر تین جنگوں سے مدد آئے گی۔ شام سے، مشرق سے، خراسان اور یمن سے، حالانکہ ان کے علاوہ بھی کتنے مسلم ممالک ہیں لیکن آپ غور کریں حضرت مہدی کو مدد انہی جگہوں سے آرہی ہے جہاں اس وقت بھی مجاہدین اللہ کے راستے میں جہاد میں مصروف ہیں۔

اس روایت میں رومیوں سے صلح ٹوٹنے کے بعد عمق میں جنگ کا ذکر ہے۔ اس سے مراد اعماق ہی ہے۔ اس میں یہ ذکر ہے کہ اللہ کافروں پر ان خراسانی کمانوں کے ذریعے تیر برسائے گا جو ساحل فرات پر ہوں گی' آپ اگر نقشے میں دیکھیں تو اعماق سے دریائے فرات کا قریب ترین ساحل بھی بحیرہ اسد بنتا ہے اور یہاں سے اعماق کا فاصلہ پچھتر 75 کلومیٹر ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ خراسان سے آنے والی کمانوں سے مراد توپ یا مارٹر ہو سکتی ہے اور یہ وہی خراسان کا لشکر ہوگا جس کے بارے میں فرات کے کنارے جنگ کرنے کا ذکر ہے۔

اس روایت سے پتہ چلتا ہے کہ فتح روم کے لئے بحری جہاد بھی کیا جائے گا۔

دجال کی آمد کا انکار:

حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے خطبہ دیتے ہوئے فرمایا:

"انه سَیَكون فِی هذه الامته قوم یكذبون بالرجم ویكذبون بالدجال و یكذبون بعذاب القبر ویكذبون بالشفاعة ویكذبون

بقوم یخرجون من النار."

"اِس اُمت میں کچھ ایسے لوگ ہونگے جو رجم (سنگسار) کا انکار کرینگے، دجال (کی آمد) کا انکار کرینگے، عذاب قبر کا انکار کریں گے، شفاعت کا انکار کرینگے اور لوگوں (گنہگار مسلمانوں) کے جہنم سے نکالے جانے کا انکار کریں گے۔"①

خروجِ دجال:

① حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
"دجال مشرق کی اُس سرزمین سے نکلے گا جسے خراسان کہا جائے گا۔ اس کے پیچھے ایسی قومیں ہوں گی جن کے چہرے تہہ بہ تہہ ڈھال کی طرح ہوں گے۔"②

② حضرت سعید بن میسّب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے دریافت فرمایا کہ کیا عراق میں کوئی ایسا علاقہ ہے جسے خراسان کہا جاتا ہے۔؟

---

① فتح الباری علی البخاری، جلدنمبر ۱۱، صفحہ نمبر ۱۲۴.

② سنن الترمذی' باب ماجاء من اين يخرج الدجال رقم الحديث 2237 رقم الصفحة 509 الجزء الرابع مطبوعة داراحياء التراث العربی' بيروت)(المستدرک علی الصحيحين رقم الحديث 8608 رقم الصفحة 573 الجزء الرابع مطبوعة دار الكتب العلمية' بيروت)(سنن ابن ماجة' باب فتنة الدجال وخروج عيسىٰ ابن مريم وخروج ياجوج وماجوج' رقم الحديث 4072 رقم الصفحة 1353 الجزء الثانی مطبوعة دار الفكر بيروت)(مسند احمد رقم الحديث 12 رقم الصفحة 4 رقم الصفحة 30 الجزء الاول مطبوعة مكتبة السنة قاهرة)(تاريخ بغداد رقم الحديث 8 9 1 5 رقم الصفحة 4 8 الجزء 0 0 1 مبوعة دارالكتب العلمية بيروت)(الاحاديث المختارة رقم الحديث 33 رقم الصفحة 116 الجزء الاول مطبوعة مكتبة النهضة الحديثة مكة)(مسند البزار رقم الحديث 47' رقم الصفحة 113 الجزء الاول مطبوعة مكتبة العلوم والحكم مدينة منورة)(مسند الشامين' رقم الحديث 1285 رقم الصفحة 251 الجزء الثانی مطبوعة موسة الرسالة بيروت)(مسند ابی يعلیٰ' رقم الحديث 33 رقم الصفحة 38 الجزء الاول مطبوعة دارالمامون للتراث' دمشق)(السنن الواردة فی الفتن رقم الحديث 628 رقم الصفحة 1155 الجزء السادس مطبوعة دارالعاصمة' رياض)(الفتن لنعيم بن حماد' باب خروج الدجال وسيرته رقم الحديث 1508 رقم الصفحة 533 الجزء الثانی مطبوعة مكتبة التوحيد' قاهره)(الفردوس بماثور الخطاب ' رقم الحديث 8926 رقم الصفحة 512 الجزء الخامس مطبوعة دارالكتب العلمية بيروت.

لوگوں نے کہا:

''جی ہاں۔''

آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

''دجال وہیں سے نکلے گا۔''[1]

عراق سے مراد سرزمین فارس ہے جس میں آج عراق' ایران' آذربائیجان اور بلوچستان کے بعض علاقے مثلاً مکران وغیرہ شامل تھے۔ اُس وقت کا خراسان آج کے افغانستان و ایران اور بلوچستان کے بعض حصوں پر مشتمل ہے۔

③ حضرت ہیثم بن اسود فرماتے ہیں کہ مجھ سے حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ نے پوچھا اور اس وقت وہ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ کیا تم اس علاقہ کو پہچانتے ہو جو تمہاری طرف ہے؟ وہ بہت نمکین اور دلدلی زمین ہے جس پر کائی کی طرح کی کوئی چیز جمی ہوئی ہے' اس علاقے کا نام کوثی ہے؟ میں نے کہا: ''ہاں پہچانتا ہوں۔'' انہوں نے فرمایا: ''دجال وہیں سے نکلے گا۔''[2]

④ "عَنْ إِسحاق بْن عَبدِ الله قال سَمِعتُ أنَسَ بنُ مَالِكَ يَقُولُ يَتَّبِعُ الدَّجَالَ سَبعُونَ ألفاً مِن يَهُودِ أصبَهَانَ عَلَيهِم الطَّيَالِسَةُ"[3]

''حضرت اسحاق ابن عبداللہ سے روایت ہے کہ میں نے انس ابن مالک کو فرماتے ہوئے سنا کہ اصفہان کے ستر ہزار یہودی دجال کے پیروکار ہونگے، جن کے جسموں پر سبز رنگ کی چادریں ہونگے۔''

⑤ حضرت عمرو بن حُریث حضرت ابوبکر صدیق سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

---

① مصنف ابن ابی شیبہ' رقم الحديث37499رقم الصفحة494الجزء السابع مطبوعة مكتبة الرشد' رياض.

② الفتن لنعيم بن حماد' رقم الحديث 1504رقم الصفحة 532 الجزء الثانى مطبوعة مكتبة التوحيد' القاهرة.

③ صحیح مسلم، جلدنمبر: ۳، صفحہ نمبر: ۲۲۶۶.

''دجال روئے زمین کے ایک ایسے حصہ سے نکلے گا جو مشرق میں واقع ہے اور جس کو خراسان کہا جاتا ہے، اس کے ساتھ لوگوں کے کتنے ہی گروہ ہونگے اور ان (میں سے ایک گروہ کے) لوگوں کے چہرے تہہ بتہ پھولی ہوئی ڈھال کو مانند ہونگے۔''①

دجال کے ساتھ ایک گروہ ایسا ہوگا جن کے چہرے پھولی ہوئی ڈھال کے مانند ہونگے۔ کیا واقع ان کے چہرے ایسے ہونگے یا پھر انھوں نے اپنے چہروں پر کوئی ایسی چیز پہن رکھی ہوگی جس سے وہ اس طرح نظر آرہے ہونگے؟

اس حدیث میں خراسان کو دجال کے نکلنے کی جگہ بتایا گیا ہے، دجال کا خروج پہلی روایت میں اصفہان اور اس روایت میں خراسان سے بتایا گیا ہے۔ اس میں کوئی تعارض نہیں کیونکہ اصفہان اور ایران ایک صوبہ ہے اور ایران بھی پہلے خراسان میں شامل تھا۔

خراسان کے بارے میں اس لشکر کا بیان گزر چکا ہے جو امام مہدی کی حمایت کے لئے آئے گا۔ لہٰذا حضرت مہدی کے لشکر کے آثار اگر ہم پورے خراسان میں تلاش کریں تو وہ افغانستان کے اس خطہ میں نظر آتے ہیں جہاں اس وقت پختون آبادی زیادہ ہے۔ یہاں دجال کے نکلنے کا مقام اصفہان میں یہودیہ نامی جگہ بتایا گیا ہے۔ بختِ نصر نے جب بیت المقدس پر حملہ کیا تو بہت سے یہودی اصفہان کے اس علاقے میں آکر آباد ہو گئے تھے، چنانچہ اس علاقہ کا نام یہودیہ پڑ گیا۔ یہودیوں کے اندر اصفہانی یہودیوں کا ایک خاص مقام ہے۔ ان کی اہمیت کا اندازہ اس حدیث سے لگایا جا سکتا ہے جس میں ہے کہ دجال کے ساتھ ستر ہزار اصفہانی یہودی ہونگے۔ پرنس کریم آغا خان فیملی کا تعلق بھی اصفہان سے ہے اور اس خاندان نے برصغیر میں جو خدمات اپنی قوم کے لئے انجام دی ہیں اور دے رہے ہیں وہ اس پائے کی ہیں کہ اگر اس دور میں دجال آجائے تو یہ خاندان دجال کے بہت قریبی لوگوں میں شامل ہوگا۔ اس کے علاوہ اور بھی بہت سی شخصیات ہیں جو اصفہانی یہودی ہیں اور

---

① السنن الترمذی، جلد نمبر ۲)(مسند احمد، جلد نمبر: ۱، صفحہ نمبر: ۷)(ابن ماجہ، جلد نمبر: ۲، صفحہ نمبر: ۱۳۵۳) (مسند ابی یعلی، جلد نمبر: ۱، صفحہ نمبر: ۳۸.

اس وقت عالم اسلام کے معاملات میں بہت اثر ورسوخ رکھتی ہیں۔

آنکھ سے کانا:

① حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ایک روز لوگوں میں دجال کا ذکر کیا اور فرمایا:

''اللہ تعالیٰ تو کانا نہیں ہے جبکہ مسیح دجال کانا ہوگا۔ اس کی دائیں طرف کی آنکھ ایسی ہوگی جیسے پھولا ہوا انگور۔''[1]

② ''دجال کی آنکھیں سبز اور کنچے کی طرح چمکدار ہوں گی۔''[2]

③ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

''کوئی نبی ایسا نہیں گزرا جس نے اپنی امت کو کانے کذاب سے نہ ڈرایا ہو۔ آگاہ ہو جاؤ کہ وہ دجال کانا ہے اور تمہارا رب کانا نہیں ہے۔ اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان

---

① صحيح بخاری، باب ذكر الدجال رقم الحديث6709رقم الصفحة 2606الجزء السادس مطبوعة دارابن كثير ، اليمامة، بيروت)(صحيح مسلم، باب ذكر الدجال وما معه ، رقم الحديث169رقم الصفحة 2247الجزء الرابع مطبوعة دار احياء التراث العربي ، بيروت)(مسند ابی عوانه ٢، رقم الصفحة 148الجزء الاول مطبوعة دارالمعرفة، بيروت)(مصنف ابن ابی شيبه، رقم الحديث37456رقم الصفحة 488الجزء السابع مطبوعة مكتبة الرشيد ، رياض)(مسند احمد رقم الحديث 4948رقم الصفحة 37الجزء الثانی مطبوعة موسة قرطبة مصر)(السنة لعبدالله بن احمد رقم الحديث1000رقم الصفحة 446الجزء الثانی مطبوعة دارابن القيم، الدمام.

② صحيح ابن حبان رقم الحديث6795رقم الصفحة 206الجزء 15مطبوعة موسة الرسالة بيروت)(الاحاديث المختارة رقم الحديث1203رقم الصفحة 406الجزء الثالث، مطبوعة مكتبة النهضة الحديثة، مكة المكرمة)(مسند احمد رقم الحديث 21184رقم الصفحة 124الجزء الخامس مطبوعة موسة قرطبة مصر)(الفردوس بما ثور الخطاب رقم الحديث3135 رقم الصفحة 237الجزء الثانی مطبوعة دارالكتب العلمية بيروت)(التاريخ الكبير رقم الحديث1615رقم الصفحة 39الجزء الثانی مطبوعة دارالفكر بيروت)(طبقات المحدثين باصبهان رقم الحديث 45رقم الصفحة 374الجزء الاول مطبوعة موسة الرسالة بيروت.

لفظ کافر لکھا ہوا ہے۔"[1]

④ حضرت عبادۃ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"میں نے تمہیں دجال کے متعلق اتنی ڈھیر ساری باتیں بتائی ہیں کہ تمہاری عقل میں نہ سمانے کا خدشہ لاحق ہونے لگا ہے۔ بیشک دجال پستہ قد، ٹیڑھی ٹانگوں والا، گھنگھریالے بالوں والا، کانا اور برابر آنکھوں والا ہوگا۔ نہ اس کی آنکھیں باہر نکلی ہوئی ہوں گی اور نہ اندر دھنسی ہوئی ہوں گی۔ اگر تمہیں ان باتوں میں شک رہے تو خوب یاد رکھنا کہ تمہارا رب کانا نہیں ہے۔"[2]

⑤ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"مَابُعِث نبیٌ اِلا انذَرَامّتَهُ الاعورَالکذّ اب الااِنَّهُ اعُوَرٌ وَاِن رَبکم لَیسَ بِاعوَروَاِن بَینَ عَینَیهِ مَکتُوب کَفِر"[3]

"کوئی نبی ایسا نہیں بھیجا گیا جس نے اپنی امت کو کانے کذاب سے نہ ڈرایا ہو۔ سنو! بیشک وہ کانا ہوگا اور تمہارا رب یقیناً کانا نہیں ہے اور اس کی

---

① صحیح بخاری' باب ذکر الدجال رقم الحدیث 6712رقم الصفحة 2608جزء 6مطبوعة داربن کثیر' الیمامة بیروت)(صحیح مسلم باب ذکر الدجال وصفته رمامعه رقم الحدیث 2933رقم الصفحة 2248جزء 4مطبوعة داراحیاء التراث العربی' بیروت.

② سنن ابوداؤد' باب خروج الدجال' رقم الحدیث4320رقم الصفحة 115 الجزء الرابع مطبوعة دار الفکر' بیروت)(الاحادیث المختارة رقم الحدیث320 رقم الصفحة 264 الجزء الثانی مطبوعة مکتبة النهضة الحدیثة' مکة المکرمة)(مجمع الزوائد' رقم الصفحة 348الجزء السابع مطبوعة دارالریال للتراث ' قاهره)(مسندالبزار' رقم الحدیث2681رقم الصفحة 129الجزء السابع مطبوعة مکتبة العلوم والحکم ' مدینة منورة)(مسنداحمد' رقم الحدیث 22816رقم الصفحة 324الجزء الخامس مطبوعة موسة قرطبة ' مصر)(السنة لابن ابی عاصم' رقم الحدیث428رقم الصفحة 186الجزء الاول مطبوعة المکتب الاسلامی بیروت)(الفتن لنعیم بن حماد' رقم الحدیث 1454 رقم الصفحة 519الجزء الثانی مطبوعة مکتبة التوحید' القاهرة)(حلیة الاولیاء' رقم الحدیث 157الجزء الخامس مطبوعة دارالکتاب العربی' بیروت)(السنن الکبری رقم الحدیث 7764 رقم الصفحة419الجزء الرابع مطبوعة دارالکتب العلمیة' بیروت. ③ بخاری شریف:۱۵۹۸۔

دونوں آنکھوں کے درمیان کافر لکھا ہوگا۔''[1]

⑥ حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

''اعوَرُالعَینِ الیُمنیٰ کَانھَاعِنَبَۃٌ طَافِیَۃٌ ''[2]

''(دجال) دائیں آنکھ سے کانا ہوگا۔ اس کی آنکھ ایسی ہوگی گویا پچکا ہوا انگور۔''

⑦ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

'' اَلدَجاَلُ اعوَرُالعَینِ الیُسریٰ جُفَالُ الشَعَرِمَعَہٗ جَنَۃٌ وَنارٌفَنَارُہٗ جَنَتہٗ وَجَنَتُہٗ نَاراً''[3]

''دجال بائیں آنکھ سے کانا ہوگا، گھنے اور بکھرے بالوں والا ہوگا، اس کے ساتھ جنت اور آگ ہوگی، بس اس کی آگ (درحقیقت) جنت ہوگی اور اس کی جنت آگ ہوگی۔''

دجال کے بالوں کے بارے میں فتح الباری میں ہے:

'' کان راسہ اغصان شجرۃ''

''بالوں کی زیادتی اور الجھے ہوئے ہونے کی وجہ سے اس کا سر اس طرح نظر آتا ہوگا گویا کسی درخت کی شاخیں ہوں۔''

⑧ مسلم کی دوسری روایت ہے کہ دجال کی ایک آنکھ بیٹھی ہوئی ہوگی (جیسے کسی چیز پر ہاتھ پھیر کر اس کو پچکا دیا جاتا ہے) اور دوسری آنکھ پر موٹا دانہ ہوگا (پھلی ہوگی) اس کی آنکھوں کے درمیان کافر لکھا ہوگا۔ ہر مومن خواہ پڑھا لکھا ہو یا ان پڑھ اس کو پڑھ لے گا۔''[4]

⑨ حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ہمیں خطبہ دیا اور اس میں دجال کا حال بھی بیان کیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا:

''جب سے اللہ تعالیٰ نے اولاد آدم کو پیدا کیا ہے اس وقت سے اب تک دجال کے

---

① مسند اسحاق ابن راھویہ، جلدنمبر: ۱، صفحہ نمبر: ۱۲۹.

② الصحیح البخاری: حدیث نمبر: ۲۵۹۰ ③ الصحیح المسلم: صفحہ نمبر: ۲۲۸.

• مشکوۃ المصابیح، جلدسوئم، حدیث نمبر ۵۲۳۳.

فتنے سے بڑھ کر کوئی فتنہ پیدا نہیں فرمایا۔ تمام انبیاء کرام اپنی اپنی امتوں کو دجال کے فتنہ سے خوف دلاتے رہے ہیں۔ اب میں چونکہ تمام انبیاء کے آخر میں ہوں اور تم بھی آخری امت ہو اس لئے دجال تم ہی لوگوں میں نکلے گا۔ اگر وہ میری زندگی میں ظاہر ہو جاتا تو میں تم سب کی جانب سے اس کا مقابلہ کرتا لیکن وہ میرے بعد ظاہر ہوگا اس لئے ہر شخص اپنا بچاؤ خود کرے۔ اللہ تعالیٰ میری جانب سے اس کا محافظ ہو۔ سنو! دجال شام و عراق کے درمیان خلہ نامی جگہ سے نکلے گا اور اپنے دائیں بائیں ملکوں میں فساد پھیلائے گا۔ اے اللہ کے بندو! ایمان پر ثابت قدم رہنا۔ میں تمہیں اس کی وہ حالت بتاتا ہوں جو مجھ سے پہلے کسی نے نہیں بیان کی پہلے تو وہ نبوت کا دعویٰ کرے گا پھر (کچھ عرصہ کے بعد) کہے گا میں خدا ہوں (نعوذ باللہ) حالانکہ تم مرنے سے پہلے خدا کو نہیں دیکھ سکتے (تو پھر دجال کیسے خدا ہوا؟) اس کے علاوہ وہ کانا ہوگا جبکہ تمہارا رب کانا بھی نہیں، اس کی پیشانی پر کافر لکھا ہوگا جسے ہر مومن خواہ عالم ہو یا جاہل پڑھ سکے گا۔ اس کے ساتھ دوزخ اور جنت بھی ہوگی لیکن حقیقت میں جنت دوزخ ہوگی اور دوزخ جنت ہوگی تو جو شخص اس کی دوزخ میں ڈالا جائے اسے چاہئے کہ سورہ کہف کی ابتدائی آیات پڑھے (اس کی برکت سے) وہ دوزخ اس کے لئے ایسا ہی باغ ہو جائے گی جیسے حضرت ابراہیم علیہ السلام پر ہوئی تھی۔ اس کا ایک فتنہ یہ بھی ہے کہ وہ ایک دیہاتی سے کہے گا: ''اگر میں تیرے ماں باپ کو زندہ کردوں تو کیا تو مجھے خدا مانے گا؟'' وہ کہے گا: ''ہاں۔'' تو دو شیطان اس کے ماں باپ کی صورت میں نمودار ہوں گے اور اس سے کہیں گے کہ بیٹا اس کی اطاعت کر یہ تیرا رب ہے۔ اس کا ایک فتنہ یہ بھی ہوگا کہ ایک شخص کو قتل کر کے اس کے دو ٹکڑے کر دے گا اور کہے گا ''دیکھو میں اس شخص کو اب دوبارہ زندہ کرتا ہوں کیا کوئی پھر بھی میرے علاوہ کسی اور کو رب مانے گا؟'' خدا تعالیٰ اس دجال کا فتنہ پورا کرنے کے لئے اسے دوبارہ زندہ کر دے گا۔ دجال اس سے پوچھے گا: ''تیرا رب کون ہے؟'' وہ کہے گا ''میرا رب اللہ ہے اور تو خدا کا دشمن دجال ہے۔ خدا کی قسم اب تو تیرے دجال ہونے کا مجھے کامل یقین ہو گیا۔ دجال کا ایک فتنہ یہ بھی ہوگا کہ وہ آسمان کو پانی

برسانے اور زمین کا اناج اگانے کا حکم دے گا اور اس روز چرنے والے جانور خوب موٹے تازے ہوں گے کوکھیں بھری ہوئی اور تھن دودھ سے لبریز ہوں گے۔ زمین کا کوئی خطہ ایسا نہ ہوگا جہاں دجال نہ پہنچے گا' سوائے مکہ معظمہ و مدینہ منورہ کے، کیونکہ فرشتے ننگی تلواریں لئے اسے وہاں داخل ہونے سے روکیں گے۔ پھر وہ ایک سرخ پہاڑی کے قریب ٹھہرے گا جو کھاری زمین کے قریب ہے۔ اس وقت مدینہ منورہ میں تین مرتبہ زلزلے آئیں گے۔ جس کی وجہ سے مدینہ منورہ کے منافق مرد اور عورتیں اس کے پاس چلے جائیں گے۔ مدینہ منورہ میل کچیل کو ایسے نکال کر پھینک دے گا جیسے بھٹی لوہے کے زنگ کو جلا کر نکال دیتی ہے۔ اس دن کا نام یوم الخلاص ہوگا۔''

ام شریک بنت ابی العسکر نے عرض کیا:

''یارسول اللہ! اس روز عرب جو بہادری اور شوق شہادت میں ضرب المثل ہیں کہاں ہوں گے؟''

آپ ﷺ نے فرمایا:

''عرب کے مومنین اس روز بہت کم ہوں گے اور ان میں سے بھی اکثر لوگ بیت المقدس میں ایک امام کے ماتحت ہوں گے۔ ایک روز ان کا امام (امام مہدی) لوگوں کو صبح کی نماز پڑھانے کے لیے کھڑا ہوگا کہ اتنے میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام نزول فرمائیں گے۔ وہ امام آپ کو دیکھ کر پیچھے ہٹنا چاہیں گے تاکہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام امامت فرمائیں مگر حضرت عیسیٰ علیہ السلام ان کے کندھوں پر ہاتھ رکھ کر فرمائیں گے یہ حق تمہارا ہی ہے اس لیے کہ تمہارے لیے ہی تکبیر کہی گئی ہے لہٰذا تم ہی نماز پڑھاؤ۔ وہ امام لوگوں کو نماز پڑھائیں گے۔ نماز کے بعد حضرت عیسیٰ علیہ السلام قلعہ والوں سے فرمائیں گے:'' دروازہ کھول دو۔'' اس وقت دجال ستر ہزار یہودیوں کے ساتھ شہر کا محاصرہ کیے ہوگا۔ ہر یہودی کے پاس ایک تلوار مع ساز و سامان اور ایک چادر ہوگی۔ جب دجال حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو دیکھے گا تو اس طرح پگھلنے لگے گا جس طرح پانی نمک میں پگھلتا ہے اور آپ کو دیکھ

کر بھاگنے کی کوشش کرے گا لیکن حضرت عیسیٰ علیہ السلام اس سے فرمائیں گے: ''تجھے میرے ہی ہاتھ سے چوٹ کھا کر مرنا ہے تو پھر اب بھاگ کر کہاں جائے گا۔؟'' آخر کار حضرت عیسیٰ علیہ السلام اسے باب لد کے پاس پکڑ لیں گے اور قتل کر دیں گے۔ اس طرح اللہ تعالیٰ یہودیوں کو شکست عطا فرمائے گا اور خدا کی مخلوقات میں سے کوئی چیز ایسی نہ ہو گی جس کے پیچھے یہودی چھپے اور وہ مسلمانوں کو اس کے بارے میں نہ بتائے۔ چاہے وہ شجر ہو یا حجر یا کوئی جانور، ہر شے کہے گی: ''اے اللہ کے بندے! اے مسلم! یہ دیکھ یہ رہا یہودی یہ میرے پیچھے چھپا ہوا ہے اسے آ کر قتل کر۔'' سوائے غرقد درخت کے کہ وہ انہی میں سے ہے اس لئے وہ نہیں بتائے گا۔''

نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''دجال چالیس برس تک رہے گا۔ جس میں سے ایک برس چھ ماہ کے برابر، ایک برس ایک مہینہ کے برابر، ایک برس ایک ہفتہ کے برابر اور باقی دن ایسے گزر جائیں گے جیسے ہوا میں چنگاڑی اڑ جاتی ہے۔ اگر تم میں سے کوئی شخص مدینہ منورہ کے ایک دروازہ پر ہو گا تو اسے دوسرے دروازے پر پہنچتے پہنچتے شام ہو جائے گی۔''

لوگوں نے عرض کیا:

''یارسول اللہ ﷺ! اتنے چھوٹے دنوں میں ہم نماز کیسے پڑھیں گے؟''

آپ ﷺ نے فرمایا:

''جس طرح بڑے دنوں میں حساب کر کے پڑھتے ہو اسی طرح ان چھوٹے دنوں میں بھی حساب کر کے پڑھنا۔''

پھر نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''حضرت عیسیٰ علیہ السلام اس وقت ایک حاکم عادل کی طرح احکام جاری فرمائیں گے۔ صلیب (عیسائیوں کا مذہبی نشان) توڑ دیں گے، سور کو قتل کر دیں گے، جزیہ اٹھا دیں گے، صدقہ لینا معاف کر دیں گے۔ اس دور میں نہ بکری پر زکوٰۃ ہو گی نہ اونٹ پر۔ لوگوں

کے دلوں سے کینہ وحسد اور بغض بالکل اٹھ جائے گا۔ ہر قسم کے زہریلے جانوروں کا زہر جاتا رہے گا حتی کہ اگر بچہ سانپ کے منہ میں ہاتھ دے گا تو اسے کوئی نقصان نہیں پہنچے گا۔ ایک چھوٹی سی بچی شیر کو بھگا دے گی، بکریوں میں بھیڑیا اس طرح رہے گا جس طرح محافظ کتا بکریوں میں رہتا ہے۔ تمام زمین صلح اور انصاف سے ایسے بھر جائے گی جیسے برتن پانی سے بھر جاتا ہے۔ تمام لوگوں کا ایک کلمہ ہوگا، دنیا سے لڑائی اٹھ جائے گی، قریش کی سلطنت جاتی رہے گی، زمین چاندی کی ایک طشتری کی طرح ہوگی اور اپنے میوے ایسے اگائے گی جس طرح آدم علیہ السلام کے عہد میں اگایا کرتی تھی۔ اگر انگور کے ایک خوشے پر ایک جماعت جمع ہو جائے گی تو سب شکم سیر ہو جائیں گے، ایک انار بہت سے آدمی پیٹ بھر کر کھالیں گے، بیل مہنگے ہوں گے اور گھوڑے چند درہموں میں ملیں گے۔''

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا:

''یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم گھوڑے کیوں سستے ہوں گے؟''

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''چونکہ جنگ وغیرہ ہوگی نہیں اس لیے گھوڑے کی کوئی وقعت نہ ہوگی۔''

انہوں نے عرض کیا:

''بیل کیوں مہنگا ہوگا؟''

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''تمام زمین میں کھیتی ہوگی کہیں بنجر زمین میں نہ ہوگی۔ دجال کے ظہور سے پہلے تین سال تک قحط ہوگا، پہلے سال اللہ تعالیٰ آسمان کو تہائی بارش روکنے اور دو تہائی پیداوار روکنے کا حکم دے گا، تیسرے سال اسے حکم ہوگا کہ پانی کا ایک قطرہ بھی زمین پہ نہ برسائے نہ زمین کچھ اُگائے، پھر ایسا ہی ہوگا۔ چنانچہ تمام چوپائے ہلاک ہو جائیں گے۔''

صحابہ نے عرض کیا:

''یارسول اللہ! پھر لوگ کس طرح زندہ رہیں گے؟''

آپ ﷺ نے فرمایا:

''مومنین کے لئے تسبیح وتہلیل اور تکبیر ہی غذا کا کام دے گی۔ کسی مومن کو کھانے کی ضرورت نہ ہوگی۔''①

⑩ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''دجال بائیں آنکھ سے کانا ہے، اس کے سر پر بال بہت زیادہ ہوں گے' اس کے ساتھ جنت اور دوزخ ہوگی لیکن اس کی دوزخ (حقیقتاً) جنت ہوگی اور اس کی جنت دوزخ۔''②

⑪ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''دجال بائیں آنکھ سے کانا ہے، اس کے سر پر بال بہت زیادہ ہوں گے' اس کے ساتھ جنت اور دوزخ ہوگی لیکن اس کی دوزخ (حقیقتاً) جنت ہوگی اور اس کی جنت دوزخ۔''③

---

① سنن ابن ماجة ' باب فتنة الدجال وخروج عيسى بن مريم وخروج ياجوج وماجوج' رقم الحديث 4077رقم الصفحة 1359الجزء الثاني مطبوعة دار الفكر' بيروت)(مسند روياني رقم الحديث 1239رقم الصفحة 295الجزء الثاني مطبوعة موسة قرطبة قاهره)(مسند الشامين ' رقم الحديث 861رقم الصفحة 28الجزء الثاني مطبوعة موسة الرسالة بيروت)(الاحاد والمثاني ' رقم الحديث1249رقم الصفحة 447الجزء الثاني مطبوعةدارالراية رياض)(المعجم الكبير' رقم الحديث 7644رقم الصفحة 146الجزء الثامن مطبوعة مكتبة العلوم والحكم موصل)(السنة لابن ابى عاصم' رقم الحديث 391 رقم الصفحة 171الجزء الاول مطبوعة المكتب الاسلامى ' بيروت)(فضائل بيت المقدس' باب مقام المسلمين بيت المقدس وقت خروج الدجال وحصاره لهم بها' رقم الحديث37رقم الصفهة 64الجزء الاول مطبوعة دارالفكر' سورية.

② صحيح مسلم' باب ذكر الدجال وصفته ومامعه ' رقم الحديث2934رقم الصفحة 2248 الجزء الرابع مطبوعة دار احياء التراث العربى ' بيروت)(سنن ابن ماجة باب فتنة الدجال وخروج عيسى بن مريم و خروج ياجوج وماجوج رقم الحديث 4071رقم الصفحة 1353الجزء الثانى مطبوعة دار الفكر' بيروت)(مسند احمد رقم الحديث 23298رقم الصفحة 383 الجزء الخامس مطبوعة موسة قرطبة' مصر) (الايمان لابن مندة رقم الحديث1038رقم الصفحة 942الجزء الثاني مطبوعة موسة الرسالة بيروت)(الفتن لنعيم بن حماد' رقم الحديث 1532 رقم الصفحة 547 الجزء الثاني مطبوعة مكتبة التوحيد' القاهرة.

③ صحيح مسلم' باب ذكر الدجال وصفته ومامعه ' رقم الحديث2934رقم الصفحة 2248 الجزء الرابع مطبوعة دار احياء التراث العربى ' بيروت)(سنن ابن ماجة باب فتنة الدجال وخروج عيسى بن مريم ◄◄

⑫ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے دجال کے بارے میں فرمایا کہ وہ کانا ہے، شریف اور خوبصورت لگتا ہوگا، صاف رنگ والا ہوگا، اس کا سر گویا کہ سانپ کی طرح ہوگا، شکل وصورت میں عبدالعزیٰ بن قطن سے مشابہت رکھتا ہوگا۔ مگر تم لوگ یاد رکھو! بیشک تمہارا رب کانا نہیں ہے۔"[1]

⑬ ایک روایت میں ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ میں نے دجال کو شریفوں جیسے حلیہ میں دیکھا ہے۔ موٹا اور بڑے ڈول والا گویا کہ اس کے بال درخت کی شاخیں ہیں، کانا ہے گویا اس کی آنکھیں صبح کا ستارہ ہے۔ عبدالعزیٰ بن قطن جو کہ خزاعہ کے ایک شخص ہیں سے مشابہ ہے۔[2]

وخروج یاجوج وماجوج رقم الحدیث 4071 رقم الصفحة 1353 الجزء الثانی مطبوعة دار الفکر' بیروت)(مسند احمد رقم الحدیث 23298 رقم الصفحة 383 الجزء الخامس مطبوعة موسة قرطبة' مصر) (الایمان لابن مندة رقم الحدیث 1038 رقم الصفحة 942 الجزء الثانی مطبوعة موسة الرسالة بیروت)(الفتن لنعیم بن حماد' رقم الحدیث 1532 رقم الصفحة 547 الجزء الثانی مطبوعة مکتبة التوحید' القاهرة.

1 صحیح ابن حبان ' رقم الحدیث 6796 رقم الصفحة 207 الجزء الخامس عشر' مطبوعة موسة الرسالة' بیروت)(مجمع الزوائد باب ماجاء فی الدجال رقم الصفحة 337 الجزء السابع مطبوعة دار الریان للتراث' القاهرة)(موارد الظمان' رقم الحدیث 1900 رقم الصفحة 468 الجزء الاول' مطبوعة دارالکتب العلمیة' بیروت)(مسند احمد ' رقم الحدیث 2148 رقم الصفحة 240 الجزء الاول مطبوعة موسة قرطبة ' مصر)(المعجم الکبیر' رقم الحدیث 11711 رقم الصفحة 273 الجزء الاحادی العشر' مطبوعة مکتبة العلوم والحکم ' الموصل)(السنة لعبداللہ بن احمد' رقم الحدیث 1003 رقم الصفحة 447 الجزء الثانی' مطبوعة دارابن القیم' الدمام.

2 صحیح ابن حبان ' رقم الحدیث 6796 رقم الصفحة 207 الجزء الخامس عشر' مطبوعة موسة الرسالة' بیروت)(مجمع الزوائد باب ماجاء فی الدجال رقم الصفحة 337 الجزء السابع مطبوعة دار الریان للتراث' القاهرة)(موارد الظمان' رقم الحدیث 1900 رقم الصفحة 468 الجزء الاول' مطبوعة دارالکتب العلمیة' بیروت)(مسند احمد ' رقم الحدیث 2148 رقم الصفحة 240 الجزء الاول مطبوعة موسة قرطبة ' مصر)(المعجم الکبیر' رقم الحدیث 11711 رقم الصفحة 273 الجزء الاحادی العشر' مطبوعة مکتبة العلوم والحکم ' الموصل)(السنة لعبداللہ بن احمد' رقم الحدیث 1003 رقم الصفحة 447 الجزء الثانی' مطبوعة دارابن القیم' الدمام.

⑭ دجال کی دونوں آنکھیں عیب دار ہوں گی۔اس بارے میں کئی روایات وارد ہوئی ہیں۔بائیں آنکھ ممسوح اور بے نور بجھی ہوئی اور دائیں آنکھ انگور کی طرح باہر کو نکلی ہو گی۔

چنانچہ حافظ ابن حجر عسقلانی نے فرماتے ہیں:

''دجال کی دائیں آنکھ باہر کو نکلی ہوئی ہو گی۔''[1]

⑮ حضرت ابی ابن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"الدجال عينه خضعاء كالز جاجة"[2]

''دجال کی آنکھ شیشے کے مانند سبز ہو گی۔''

موجودہ دور میں مختلف بڑی کمپنیوں کے نشانات (LogoS) میں آپ کو ایک آنکھ کا رنگ سبز دکھایا جاتا ہے، جیسے سبز شیشہ۔کیا یہ محض اتفاق ہے کہ یہ کمپنیاں ایک عیب دار آنکھ کو اپنی کمپنی کا نشان بناتی ہیں یا ابھی سے دنیا والوں کو اس عیب دار آنکھ سے مانوس کیا جا رہا ہے۔نیز سب کو ایک آنکھ سے دیکھنے کا محاورہ بھی تقریباً ہر زبان میں موجود ہے، جو کہ سب کو برابر حقوق دینے والے کے لئے استعمال ہوتا ہے۔

⑯ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے تو میں اس وقت بیٹھی ہوئی رو رہی تھی۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے رونے کا سبب پوچھا تو میں نے کہا:

''یارسول اللہ! دجال یاد آ گیا تھا۔!''

اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''اگر وہ میری زندگی میں نکلا تو میں تمہاری طرف سے کافی ہوں اور اگر دجال میرے بعد نکلا تو پھر بھی تمہیں خوف زدہ ہونے کی ضرورت نہیں کیونکہ اس کا جھوٹا ہونے کے لئے اتنا ہی کافی ہے کہ وہ کانا ہو گا اور تمہارا رب کانا نہیں ہے۔وہ اصفہان کے ایک

---

① فتح الباری، جلد نمبر: ۱۳، صفحہ نمبر: ۳۲۵.

② مسند احمد: حدیث نمبر: 21184 (صحیح ابن حبان: حدیث نمبر: 6795.

مقام یہودیہ سے نکلے گا۔''[1]

پیشانی پر کافر:

① حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

''دجال کی دونوں کلائیوں پر بہت زیادہ بال ہوں گے، اس کی انگلیاں چھوٹی ہوں گی، اس کی گدی اور ایک آنکھ نہ ہوگی، اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان کافر لکھا ہوگا۔''[2]

② حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''دجال کے پاس جو کچھ ہوگا میں اس کو دجال سے زیادہ جانتا ہوں۔ اس کے پاس دو بہتی ہوئی نہریں ہوں گی، ایک دیکھنے میں سفید پانی ہوگی اور دوسری دیکھنے میں بھڑکتی ہوئی آگ، لہٰذا اگر کوئی شخص اس کو پالے تو وہ اس نہر کے پاس جائے جو آگ نظر آرہی ہو اور آنکھیں بند کرلے، پھر سر کو نیچے کر کے اس سے پی لے تو وہ ٹھنڈا پانی ہوگا۔ بیشک دجال کی آنکھ کی جگہ سپاٹ ہے جس پر ناخنہ کی طرح سخت چیز ہوگی، اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان کافر لکھا ہوگا جسے ہر پڑھا لکھا اور ان پڑھ مومن پڑھ سکے گا۔''[3]

③ حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

''دجال کی پیشانی پر ''ک ف ر'' لکھا ہوگا جس کو ہر مومن خواہ جاہل ہو یا پڑھا لکھا دونوں پڑھ سکیں گے۔

④ حدیث میں ہے کہ دجال کی پیشانی پر کافر لکھا ہوگا۔ یہاں اس کے حقیقی معنی مراد ہیں، لہٰذا یہ خیال درست نہیں کہ اس سے مراد کسی کمپنی، ادارے یا قوت کا نام یا کسی ملک کا نشان

---

① مسند امام احمد، جلد نمبر: ۲، صفحہ نمبر: ۱۷۵۔

② الفتن لنعیم بن حماد' خروج الدجال وسیرتہ ومایجری علی یدیہ من الفساد' رقم الحدیث1519رقم الصفحة 539الجزء الثانی مطبوعة مکتبة التوحید' القاھرة۔

③ صحیح مسلم' باب ذکر الدجال وصفتہ ومامعہ' رقم الحدیث2934رقم الصفحة 2249الجزء الرابع مطبوعة داراحیاء التراث العربی' بیروت۔

ہے۔ چنانچہ امام نووی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

"الصحيح الذى عليه المحققون اَن الكتابة المذ كورة حقيقة جعلها الله علامةً قاطعةً بكذب الدَجال"[1]

''(اس بحث میں) درست بات جس پر محققین کا اتفاق ہے، وہ یہ ہے کہ (دجال کی پیشانی پر) مذکورہ (لفظ کافر) لکھا ہوا حقیقت میں ہوگا۔ اللہ نے اس کو دجال کے جھوٹ کی ناقابل تردید علامت بنایا ہے۔''

اس لکھے ہوئے لفظ کافر کو ہر مومن پڑھ لے گا۔ پھر سوال یہ ہے کہ جب ہر ایک پڑھ لے گا تو اس کے فتنے میں کوئی کس طرح مبتلا ہو سکتا ہے؟ اس کا ایک جواب تو حدیث ہے کہ بہت سے لوگ اس کو پہچاننے کے باوجود بھی اپنے گھربار اور مالی فائدہ کے لئے اس کے ساتھ ہونگے۔ دوسرا جواب یہ ہو سکتا ہے کہ پڑھنے اور اس کو سمجھ کر عمل کرنے میں فرق ہوتا ہے۔ آج کتنے ہی مسلمان ہیں جو قرآن کے احکامات کو پڑھتے تو ہیں لیکن عمل سے اس کو نہیں مانتے۔ وہ یہ جانتے ہیں کہ سودی نظام اللہ سے کھلی جنگ ہے لیکن عملاً اس میں ملوث ہیں۔ دجال کے وقت بھی بہت سے لوگ جو اپنے ایمان ڈالر اور دنیا وی حسن کے بدلے بیچ چکے ہونگے، جنھوں نے ایمان کو چھوڑ کر دنیا کو اختیار کر لیا ہوگا، جنھوں نے اللہ کے نام پر کٹنے کے بجائے دجال کی طاقت کے سامنے سر جھکا دیا ہوگا تو وہ اس کا کفر نہیں پڑھ پائیں گے۔ بلکہ اس کو وقت کا مسیحا اور انسانیت کا نجات دہندہ ثابت کر رہے ہوں گے اور اس کے لئے دلائل ڈھونڈ کر لا رہے ہوں گے۔ دجال کے خلاف لڑنے والوں کو گمراہ کہا جا رہا ہوگا۔ پھر بھی ان کا اپنے بارے میں یہی دعویٰ ہوگا کہ وہ مسلمان ہیں۔ حالانکہ ان کا اسلام سے کوئی تعلق نہ ہوگا۔ یہ سب اس لئے ہوگا کہ ان کی بداعمالیوں اور شقاوت قلبی کے باعث ان کی ایمانی بصیرت ختم ہو چکی ہوگی۔ چنانچہ شارح بخاری حافظ ابن حجر عسقلانی فتح الباری میں فرماتے ہیں:

---

1 شرح مسلم نووی۔

"فیطھر اللہ المومن علیھا ویُخفیھا علیٰ من اراد شقاوتہ"

''اللہ تعالیٰ مومن کو اس (لفظ کافر) پر مطلع کر دے گا اور جو شقاوت چاہتا ہو اس پر اس کو مخفی رکھے گا۔''

جنگ عظیم اور خروج دجال:

① حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''جنگ عظیم، فتح قسطنطنیہ اور خروج دجال سات مہینوں میں ہوگا۔''[1]

② حضرت کعب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

''فتح قسطنطنیہ کے بعد مال غنیمت تقسیم کرتے وقت دجال کے نکلنے کی جو خبر ملے گی وہ جھوٹی ہوگی کیونکہ دجال فتح قسطنطنیہ کے چھ سال بعد ساتویں سال ظاہر ہوگا۔ اس لیے تم اطمینان سے مال غنیمت آپس میں تقسیم کرنا۔''[2]

③ حضرت عبداللہ ابن بسر رضی اللہ عنہ سے راویت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''جنگ عظیم اور قسطنطنیہ کی فتح کے درمیان چھ برس کا فاصلہ ہوگا اور دجال کا ظہور

---

1 سنن الترمذی' باب ماجاء فی علامات خروج الدجال' رقم الحدیث2238 رقم الصفحة 509الجزء الرابع مطبوعة داراحیاء التراث العربی' بیروت)(المستدرک علی الصحیحین رقم الحدیث8313 رقم الصفحة 473الجزء الرابع مطبوعة دارالکتب العلمیة' بیروت)(سنن ابی داؤد ' باب فی تواتر الملاحم رقم الحدیث4295رقم الصفحة 110الجزء الرابع مطبوعة دار الفکر' بیروت)(سنن ابن ماجة رقم الحدیث 4092رقم الصفحة 1370الجزء الثانی مطبوعة دار الفکر بیروت)(مسند احمد رقم الحدیث22.98رقم الصفحة234الجزء الخامس ' مطبوعة موسة قرطبة مصر)(مسند الشامیین رقم الحدیث 691رقم الصفحة 398الجزء الاول مطبوعة موسة الرسالة' بیروت)(المعجم الکبیر' رقم الحدیث173رقم الصفحة 91الجزء 200مطبوعة مکتبة العلوم والحکم ' موصل)(السنن الواردة فی الفتن رقم الحدیث بن حماد' رقم الحدیث 1474رقم الصفحة 524 الجزء الثانی مطبوعة مکتبة التوحید' القاهرة)(تهذیب الکمال رقم الحدیث 1442رقم الصفحة 133الجزء السابع مطبوعة موسة الرسالة بیروت.

2 الفتن لنعیم بن حماد' رقم الحدیث1465رقم الصفحة522الجزء الثانی' مطبوعة مکتبة التوحید' القاهرة.

ساتویں سال ہوگا۔"[1]

④ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"بیت المقدس کی آبادی میں یثرب کی بربادی ہے اور یثرب کی بربادی میں جھگڑوں کا پیدا ہونا ہے اور جھگڑوں کے پیدا ہونے میں قسطنطنیہ کی فتح ہے اور قسطنطنیہ کی فتح میں دجال کا نکلنا ہے۔"

پھر اپنا دست مبارک روایت کرنے والے کی ران یا کندھے پہ مار کر فرمایا:

"یہ (سب کچھ) اسی طرح یقینی ہے جیسے تمہارا یہاں ہونا یا جیسے تم یہاں بیٹھے ہو۔"[2]

---

① سنن ابن ماجة باب الملاحم' رقم الحديث4093رقم الصفحة 1370الجزء الثاني مطبوعة دار الفكر' بيروت)(الاحاديث المختارة رقم الحديث55رقم الصفحة 72 الجزء التاسع مطبوعة مكتبة النهضة الحديث' مكة.)(سنن ابو داؤد باب في تواتر الملاحم ' رقم الحديث 4296 رقم الصفحة110 الجزء الرابع مطبوعة دار الفكر' بيروت)(مسند البزار' رقم الحديث 3505 رقم الصفحة 432 الجزء التاسع مطبوعة مكتبة العلوم والحكم مدينة منورة. مسند احمد' رقم الصفحة 189 الجزء الرابع مطبوعة موسة قرطبة' مصر)(مسند الشامين' رقم الحديث 1179 رقم الصفحة 196 الجزء الثاني مطبوعة موسة الرسالة' بيروت)(السنن الوردة في الفتن' رقم الحديث 613 رقم الصفحة 1131 الجزء السادس مطبوعة دارالعاصمة' رياض)(التاريخ الكبير' رقم الحديث 3604رقم الصفحة 431الجزء 8مطبوعة دارالفكر' بيروت.

② سنن ابو دئود' كتاب الملاحم' باب في امارات الملاحم' رقم الحديث 4294 رقم الصفحة110 الجزء الرابع مطبوعة دارالفكر' بيروت)(مصنف ابن ابي شيه' رقم الحديث 37477 رقم الصفحة 491 الجزء السابع مطبوعة مكتبة الرشد' رياض)(معتصر المختصر' رقم الصفهة 249 الجزء الاول مطبوعة مكتبة الخامس ' القاهرة)(مسند احمد' رقم الحديث22076رقم الصفحة 232 الجزء الخامس مطبوعة موسة قرطبة ' مصر)(مسند الشامين ' رقم الحديث190رقم الصفحة 122 الجزء الاول مطبوعة موسة الرسالة' بيروت)(مسند ابن الجعد' رقم الحديث3405رقم الصفحة 489رقم الصفحة 108 الجزء الاول مطبوعة موسة نادر' بيروت)(المعجم الكبير' رقم الحديث 214 رقم الصفحة 108 الجزء20مطبوعة مكتبة العلوم والحكم ' موصل)(السنن الواردة في الفتن' رقم الحديث 489رقم الصفحة 930الجزء الرابع مطبوعة دار العاصمة' رياض)(ميزان الاعتدال في نقد الرجال ' رقم الصفحة 265الجزء الرابع مطبوعة درالكتب العلمية' بيروت)(تاريخ بغداد' رقم الصفحة 223الجزء 10مطبوعة دارالكتب العلمية بيروت)(فضائل بيت المقدس باب في ذكر عمران بيت المقدس ' رقم الحديث43رقم الصفحة 71 الجزء الاول مطبوعة دارالفكر' سوريه. الفردوس بمالور الخطاب رقم الحديث 4127 رقم الصفحة 50 الجزء الثالث «

⑤ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''جنگ عظیم اور قسطنطنیہ کی فتح اور دجال کا نکلنا یہ تینوں سات مہینے کے اندر اندر ہوجائیں گے۔''①

⑥ حضرت عبداللہ بن بسر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''جنگ عظیم اور فتح قسطنطنیہ کے درمیان چھ سال کا وقفہ ہے اور ساتویں سال دجال ملعون نکلے گا۔''②

⑦ حضرت عبدالرحمٰن بن ابوبکرۃ کہتے ہیں کہ میں جب عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے ملنے ان کے گھر گیا تو وہاں لوگوں کی دو قطاریں لگی ہوئی تھیں جو سب کے سب ان سے ملنے کے

مطبوعة دارالكتب العلمية' بيروت)(التاريخ الكبير' رقم الحديث 613رقم الصفحة 193 الجزء الخامس مطبوعة دارالفكر' بيروت)(المستدرك على الصحيحين' رقم الحديث8297رقم الصفحة 467 الجزء الرابع مطبوعة دارالكتب العلمية' بيروت.

① سنن الترمذى ' باب ماجاء فى علامات خروج الدجال ' رقم الحديث 2238 رقم الصفحة 509 الجزء الرابع' مطبوعة دار احياء التراث العربى' بيروت)(سنن ابوداؤد' باب فى تواتر الملاحم رقم الحديث4295 رقم الصفحة 110 الجزء الرابع' مطبوعة دارالفكر ' بيروت)(سنن ابن ماجة' باب الملاحم رقم الحديث 4092رقم الصفحة 1370الجزء الثانى مطبوعة دار الفكر' بيروت)(مسند احمد' رقم الحديث22098رقم الصفحة 234الجزء الخامس' مطبوعة موسة قرطبة' مصر)(مسند الشاميين ' رقم الحديث691رقم الصفحة 398الجزء الاول مطبوعة موسة الرسالة' بيروت)(المستدرك على الصحيحين كتبا الفتن والملاحم ' رقم الحديث8313 رقم الصفحة 473 الجزء الرابع' مطبوعة دارالكتب العلمية' بيروت)(المعجم الكبير' رقم الحديث173 رقم الصفحة 91الجزء العشرون' مطبوعة مكتبة العلوم والحكم' الموصل)(السنن الوردة فى الفتن' بما ماجاء فى الملاحم ' رقم الحديث 590رقم الصفحة930الجزء الرابع ' مطبوعة دار العاصمة' الرياض)(الفتن لنعيم بن حماد ' العلامات قبل خروج الدجال' رقم الحديث1474 رقم الصفحة 524 الجزء الثانى' مطبوعة مكتبة التوحيد'القاهرة) (الفردوس بمالور الخطاب رقم الحديث 6692رقم الصفحة 231 الجزء الرابع' مطبوعة دار الكتب العلمية' بيروت.

② سنن ابوداؤد' باب فى تواتر الملاحم ' رقم الحديث 4296رقم الصفحة 110 الجزء الرابع' مطبوعة دارالفكر' بيروت)(مسند الشاميين ' رقم الحديث 1179رقم الصفحة 196الجزء الثانى ' مطبوعة موسة الرسالة' بيروت.

مشتاق تھے اور ان کے فراش (بستر) پر کوئی نہیں تھا۔ میں جا کے ان کے بستر کے پاس بیٹھ گیا۔ کچھ دیر بعد ایک سرخ اور بڑے پیٹ والے آدمی آئے، انہوں نے کہا:

''یہ آدمی کون ہے؟''

میں نے کہا:

''عبدالرحمٰن بن ابو بکرۃ''

انہوں نے کہا:

''ابو بکرۃ کون ہے؟''

لوگوں نے کہا:

''آپ کو وہ آدمی یاد نہیں جو طائف کی چار دیواری (قلعہ) سے رسول اللہ ﷺ کی طرف کودا تھا؟''

انہوں نے کہا:

''کیوں نہیں؟''

پھر ہم سے باتیں کرنے لگے۔ انہوں نے دوران گفتگو فرمایا:

''قریب ہے کہ ''حمل الضان'' کا بیٹا نکلے۔''

میں نے کہا:

''حمل الضان کیا ہے؟''

انہوں نے کہا:

''ایک شخص جس کے ماں باپ میں سے ایک شیطان ہے۔ روم پر حکومت کرے گا اور دس لاکھ آدمیوں میں آئے گا۔ پانچ لاکھ خشکی میں اور پانچ لاکھ سمندر میں۔ پھر وہ ایک سرزمین پر اتریں گے جس کو عمیق کہا جاتا ہے۔ وہ اس کے باشندوں سے کہے گا کہ تمہاری کشتیوں میں میرے کچھ افراد ہیں۔ پھر انہیں آگ سے جلا دے گا اور کہے گا کہ آج اگر تم میں سے کوئی بھاگنا چاہے تو اس کے لئے جائے فرار نہ روم ہے اور نہ قسطنطنیہ۔ مسلمان

ایک دوسرے سے مدد چاہیں گے یہاں تک کہ اہل عدن ان کو مدد دیں گے۔ مسلمان ان سے کہیں گے کہ ان سے مل کر متحد ہو جاؤ۔ اس کے بعد ایک مہینہ تک جنگ کریں گے یہاں تک کہ اس کے اطراف میں خون ہی خون پھیل جائے گا۔ اس دن مومن کے لئے دُگنا اجر ہوگا سوائے صحابہ کرام کے۔ پھر جب مہینہ کا آخری دن ہوگا تو اللہ تبارک وتعالیٰ فرمائے گا کہ آج میں اپنی تلوار سونتوں گا، اپنے دین کی مدد کروں گا اور اپنے دشمن سے انتقام لوں گا۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ ان کو فتح یاب فرمائے گا اور ان کو شکست دے گا یہاں تک کہ قسطنطنیہ بھی فتح ہو جائے گا۔ ان کا امیر کہے گا آج کوئی دھوکہ نہیں ہے۔ ابھی وہ اسی حال میں ہوں گے یعنی سونا چاندی وغیرہ تقسیم کر رہے ہوں گے کہ اچانک آواز آئے گی کہ تمہاری غیر موجودگی میں تمہارے شہروں میں دجال آ گیا ہے۔ چنانچہ لوگوں کے ہاتھوں میں جو کچھ ہوگا وہ اسے چھوڑ دیں گے (اور دجال سے جنگ کی تیاری کریں گے)۔[1]

⑧ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''اس کے بعد قیامت قائم نہیں ہوگی یہاں تک کہ رومی اعماق یا وابق میں اتریں گے اور اہل مدینہ کی طرف سے ایک لشکر آئے گا (جس کے مجاہدین) اس دن اہل زمین میں سب سے بہتر ہوں گے۔ پھر جب دونوں طرف صف بندی ہو جائے گی تو رومی کہیں گے :''ہمارے اور ان کے درمیان سے ہٹ جاؤ جنہوں نے ہمارے کچھ لوگوں کو قید کر لیا ہے تا کہ ہم ان سے جنگ کریں اور اپنے لوگوں کو چھڑا لیں۔'' مسلمان کہیں گے :''نہیں خدا کی قسم! ہم تمہیں اپنے بھائیوں کے خلاف راستہ نہیں دیں گے۔'' تب وہ ان سے جنگ کریں گے جس سے ایک تہائی شکست کھا جائیں گے، ان کی توبہ اللہ تعالیٰ کبھی قبول نہیں کرے گا۔ پھر ان کا ایک تہائی قتل کیا جائے گا، وہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے افضل شہداء ہوں گے اور تہائی لشکر فتحیاب ہوگا۔ پھر وہ لوگ قسطنطنیہ کو فتح کریں گے۔ وہ لوگ اپنی تلواروں کو

---

① مجمع الزوائد' رقم الصفحة 319 الجزء السابع دار الكتاب العربي' بيروت)(مسند البزار 4-9' رقم الحديث 2486 رقم الصفحة 447 الجزء السادس' مطبوعة مكتبة العلوم والحكم ' المدينة.

زیتون کے درختوں سے لٹکائے ہوئے ابھی مال غنیمت تقسیم کر ہی رہے ہوں گے کہ اچانک ان میں شیطان چیخ کر کہے گا: ''لوگو! مسیح دجال تمہاری غیر موجودگی میں تمہارے گھر والوں پر حملہ آور ہو چکا ہے۔ جب مسلمان وہاں پہنچیں گے تو پتہ چلے گا کہ خبر جھوٹی تھی۔ بعد ازاں وہ لوگ وہاں سے ملک شام آجائیں گے اس کے بعد دجال نکلے گا۔ پھر وہ لوگ (دجال سے) جنگ کی تیاری میں مصروف ہو جائیں گے۔ (اس دوران نماز کا وقت ہو جائے گا) وہ صفیں درست کر رہے ہوں گے اور جماعت کھڑی ہو چکی ہوگی (عین اسی وقت) حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام نزول فرمائیں گے۔ جب اللہ کا دشمن ان کو دیکھے گا تو ایسا گھلے گا جیسے پانی میں نمک گھلتا ہے۔ اگر عیسیٰ علیہ السلام اس کو اس کے حال پر ویسے ہی چھوڑ دیں تب بھی وہ پگھل پگھل کر ہلاک ہو جائے گا لیکن اللہ تعالیٰ عیسیٰ علیہ السلام کے ہاتھوں سے اس کو قتل کرائے گا اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام لوگوں کو اس کا خون اپنے نیزے پر دکھائیں گے۔''[1]

مذکورہ حدیث میں اعماق سے مراد مدینہ منورہ سے متصل ایک میدان ہے اور دابق مدینہ منورہ کا ایک بازار ہے اور حلب کے قریب ایک بستی کا نام بھی دابق ہے۔ یہاں اعماق سے مراد دمشق کے علاقہ کی ایک بستی اور دابق سے مراد حلب کے پاس کی بستی ہے۔

اس جنگ میں مسلمانوں کے تین حصے ہو جائیں گے' ایک حصہ تو بزدل ہو کر بھاگ جائے گا' دوسرا حصہ جنگ میں شہید ہو جائے گا' تیسرا حصہ غازی اور فاتح ہوگا۔ بھاگنے والے اول درجہ کے بدنصیب ہوں گے' شہید ہونے والے اول درجہ کے شہید ہوں گے' اور فاتحین اول درجہ کے غازی۔ غرضکہ ہر جماعت اول درجہ کی ہوگی' کوئی بدنصیبی میں اول کوئی خوش نصیبی میں اول۔

---

[1] صحیح ابن حبان ' رقم الحدیث 6813 رقم الصفحة 224 الجزء 15 مطبوعة موسة الرسالة ' بیروت)(صحیح مسلم شریف ' باب فی فتح قسطنطنیه وخروج الدجال ونزول عیسیٰ بن مریم' رقم الحدیث 2897 رقم الصفحة 2221 الجزء الرابع مطبوعة داراحیاء التراث العربی' بیروت.

⑨ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''تم (مسلمان) بہت جلد اہل عرب سے جنگ کرو گے جس میں اللہ تعالیٰ تمہیں فتح عنایت فرمائے گا۔ پھر (وہ وقت بھی آئے گا کہ) تم رومیوں (عیسائیوں) سے جنگ کرو گے اس پر بھی اللہ تعالیٰ تمہیں فتح عنایت فرمائے گا۔ پھر دجال سے جنگ کرو گے تو اللہ تعالیٰ اس جنگ میں بھی تمہیں فتح عنایت فرمائے گا۔''

حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

''جب تک روم فتح نہ ہوگا تب تک دجال کا ظہور نہ ہوگا۔''

اس حدیث سے صاف ظاہر ہے کہ یہ واقعات ہفتہ پندرہ روز میں واقع نہیں ہوں گے بلکہ یہ دو تین ادوار پر مشتمل ہیں۔ اسی طرح دوسری احادیث کو پڑھتے وقت بھی قاری یہ بات ذہن میں رکھے کہ اگر ایک حدیث میں چند باتوں کا ذکر ہے تو ان واقعات کے ظہور پذیر ہونے میں مختلف عرصہ لگ سکتا ہے۔ ①

---

① صحیح مسلم' باب مایکون منفتوحات المسلمین قبل الدجال رقم الحدیث 2900 رقم الصفحة 2225 الجزء الرابع مطبوعة دار احیاء التراث العربی' بیروت)(سنن ابن ماجة' باب الملاحم رقم الحدیث 4091 رقم الصفحة 1370 الجزء الثانی' مطبوعة دار الفکر بیروت)(مصنف ابن ابی شیبہ' رقم الحدیث 37504 رقم الصفحة 494 الجزء السابع مطبوعة مکتبة الرشد' ریاض)(معتصر المختصر' رقم الصفحة 249 الجزء الاول مطبوعة مکتبة المتنبی 'القاهرة)(مسند احمد رقم الحدیث 1540 رقم الصفحة 178 الجزء الاول مطبوعة موسة قرطبة مصر)(الاحاد والمثانی' رقم الحدیث 642 رقم الصفحة 462 الجزء الاول مطبوعة دار الرایة' ریاض)(تهذیب الکمال' رقم الحدیث 6365 رقم الصفحة 284 الجزء 290 مطبوعة موسة الرسالة' بیروت)(صحیح ابن حبان' رقم الحدیث 6672 رقم الصفحة 62 الجزء 15 مطبوعة موسة الرسالة' بیروت)(مستدرک علی الصحیحین' رقم الحدیث 5822 رقم الصفحة 487 الجزء الثالث مطبوعة دار الکتب العلمیة' بیروت)(المعجم الاوسط رقم الحدیث 3691 رقم الصفحة 93 الجزء الرابع مطبوعة دار الحرمین' القاهرة)(التاریخ الکبیر' رقم الحدیث 2254 رقم الصفحة 81 الجزء الثامن مطبوعة دار الفکر' بیروت)(حلیة الاولیاء رقم الصفحة 256 الجزء الثامن مطبوعة دار الکتاب العربی' بیروت)(معجم الصحابة رقم الحدیث 1111 رقم الصفحة 139 الجزء الثالث مطبوعة مکتبة الغرباء الاثریة' مدینة منورة)(دلائل النبوة للاصبهانی' رقم الحدیث 323 رقم الصفحة 226 الجزء الاول مطبوعة دار طیبه' ریاض۔

⑩ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

" ملاحم الناس خمس فشنتان قد مضتا وثلاث فی هذه الامته ملحمته الترک وملحمته الروم وملحمته الدجال ملحمته"[1]

''دنیا کی ابتداء سے آخر دنیا تک کل پانچ جنگ عظیم ہیں جن میں سے دو تو (اس امت سے پہلے) گزر چکیں اور تین اس اُمت میں ہونگی۔ ترک کی جنگِ عظیم، رومیوں سے جنگِ عظیم اور دجال سے جنگِ عظیم۔ دجال والی جنگِ عظیم کے بعد کوئی جنگِ عظیم نہ ہوگی۔''

اگر چہ مسلمان اپنی سستی اور کاہلی کی وجہ سے ایک ہونے والی حقیقت کے لئے خود کو تیار نہیں کرر ہے لیکن کفر اس کا اعلان واضح اور دوٹوک الفاظ میں کرر ہا ہے۔ اگر کوئی اس انتظار میں ہے کہ حضرت مہدی رحمۃ اللہ علیہ آنے کے بعد جنگِ عظیم کا اعلان کرینگے تو ایسا شخص بس انتظار ہی کرتا رہ جائے گا کیونکہ حضرت مہدی رحمۃ اللہ علیہ کا خروج ایک ایسے وقت میں ہوگا جب جنگ چھڑ چکی ہوگی۔

⑪ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''زوراء میں جنگ ہوگی۔''

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے پوچھا:

''یارسول اللہ! زوراء کیا ہے؟''

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''مشرق کی جانب ایک شہر ہے جو نہروں کے درمیان ہے۔ وہاں عذاب مسلط کیا جائے گا اسلحہ کا (مراد جنگیں ہیں) دھنس جانے کا، پتھروں کا اور شکلیں بگڑ جانے کا۔ جب سوڈان والے نکلیں گے اور عرب سے باہر آنے کا مطالبہ کریں گے یہاں تک کہ وہ (عرب) بیت المقدس یا اردن پہنچ جائیں گے۔ اسی دوران اچانک تین سو ساٹھ سواروں

---

[1] الفتن نعیم ابن حماد، ج: ۲، ص ۴۵ ۸، السنن الواردته فی الفتن.

کے ساتھ سفیانی نکل آئے گا یہاں تک کہ وہ دمشق آئے گا۔ اس کا کوئی مہینہ ایسا نہیں گزرے گا جس میں بنی کلب کے تیس ہزار افراد اسکے ہاتھ میں بیعت نہ کریں۔ سفیانی ایک لشکر عراق بھیجے گا جس کے نتیجے میں زوراء میں ایک لاکھ افراد قتل کیے جائیں گے۔ اس کے فوراً بعد وہ کوفہ کی جانب تیزی سے بڑھیں گے اور اس کو لوٹائیں گے۔ اسی دوران مشرق سے ایک سواری (دابہ) نکلے گی جس کو بنو تمیم کا شعیب بن صالح نامی شخص چلا رہا ہوگا۔ چنانچہ یہ (شعیب بن صالح) سفیانی کے لشکر سے کوفہ کے قیدیوں کو چھڑا لے گا اور سفیانی کی فوج کو قتل کرے گا۔ سفیانی کے لشکر کا ایک دستہ مدینہ کی جانب نکلے گا اور وہاں تین دن تک لوٹ مار کرے گا۔ اس کے بعد یہ لشکر مکہ کی جانب چلے گا اور جب مکہ سے پہلے بیداء پہنچے گا تو اللہ تعالیٰ جبرائیل علیہ السلام کو بھیجے گا اور فرمائے گا: ''اے جبرائیل! ان کو عذاب دو۔'' چنانچہ جبرائیل علیہ السلام اپنے پیر سے ایک ٹھوکر ماریں گے جس کے نتیجے میں اللہ تعالیٰ اس لشکر کو زمین میں دھنسا دے گا سوائے دو آدمیوں کے، ان میں سے کوئی بھی نہیں بچے گا۔ یہ دونوں سفیانی کے پاس آئیں گے اور لشکر کے دھنسنے کی خبر سنائیں گے تو وہ (یہ خبر سن کر) گھبرائے گا نہیں۔ اس کے بعد قریش قسطنطنیہ کی جانب آگے بڑھیں گے تو سفیانی رومیوں کے سردار کو یہ پیغام بھیجے گا کہ ان (مسلمانوں) کو میری طرف بڑے میدان میں بھیج دو۔ وہ (رومی سردار) ان کو سفیانی کے پاس بھیج دے گا لہٰذا سفیانی ان کو دمشق کے دروازے پر پھانسی دے دے گا۔ جب وہ (سفیانی) محراب میں بیٹھا ہوگا تو وہ عورت اس کی ران کے پاس آئے گی اور اس پر بیٹھ جائے گی چنانچہ ایک مسلمان کھڑا ہوگا اور کہے گا: ''تم ہلاک ہو۔ تم ایمان لانے کے بعد اللہ کے ساتھ کفر کرتے ہو؟ یہ تو جائز نہیں ہے۔'' اس پر سفیانی کھڑا ہوگا اور مسجد دمشق میں ہی اس مسلمان کی گردن اڑا دے گا اور ہر اس شخص کو قتل کر دے گا جو اس بات میں اس سے اختلاف کرے گا۔ (یہ واقعات حضرت مہدی کے ظہور سے پہلے ہوں گے۔) اس کے بعد اس وقت آسمان سے ایک آواز لگانے والا آواز لگائے گا: ''اے لوگو! اللہ تعالیٰ نے جابر لوگوں، منافقوں اور ان کے اتحادیوں اور ہمنواؤں کا وقت ختم کر دیا ہے۔

اور تمہارے اوپر محمد کی امت کے بہترین شخص کو امیر مقرر کیا ہے۔ لہٰذا مکہ پہنچ کر اس کے ساتھ شامل ہو جاؤ۔ وہ مہدی ہیں اور ان کا نام احمد بن عبداللہ ہے۔''

اس پر حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور پوچھا:

''یارسول اللہ! ہم اس (سفیانی) کو کس طرح پہچانیں گے؟''

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''وہ بنی اسرائیل کے قبیلہ کنانہ کی اولاد میں سے ہوگا، اسکے جسم پر دو قطوانی چادریں ہوں گی' اسکے چہرے کا رنگ چمکدار ستارے کے مانند ہوگا، اس کے داہنے گال پر کالا تل ہوگا اور وہ چالیس سال کے درمیان ہوگا۔ (حضرت مہدی سے بیعت کے لئے) شام سے ابدال واولیاء نکلیں گے اور مصر سے معزز افراد (دینی اعتبار سے) اور مشرق سے قبائل آئیں گے یہاں تک کہ مکہ پہنچیں گے۔ اس کے بعد زمزم اور مقام ابراہیم کے درمیان ان کے ہاتھ پر بیعت کریں گے پھر شام کی طرف کوچ کریں گے۔ حضرت جبرائیل علیہ السلام ان کے ہراول دستہ پر مامور ہوں گے اور میکائیل علیہ السلام پچھلے حصے پر ہوں گے۔ زمین وآسمان والے چرند و پرند اور سمندر میں مچھلیاں ان سے خوش ہوں گی۔ ان کے دور حکومت میں پانی کی کثرت ہو جائے گی' نہریں وسیع ہو جائیں گی، زمین اپنی پیداوار دگنی کر دے گی اور خزانے نکال دے گی۔ چنانچہ وہ شام آئیں گے اور سفیانی کو اس درخت کے نیچے قتل کریں گے جس کی شاخیں بحیرہ طبریہ (Tiberias) کی طرف ہیں۔ (اس کے بعد) وہ قبیلہ کلب کو قتل کریں گے۔ جو شخص جنگ کلب کے دن غنیمت سے محروم رہا وہ نقصان میں رہا خواہ اونٹ کی نکیل ہی کیوں نہ ملے۔''

میں نے دریافت کیا:

''یارسول اللہ! ان (سفیانی لشکر) سے قتال کس طرح جائز ہوگا حالانکہ وہ موحد ہوں گے؟''

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب دیا:

''اے حذیفہ! اس وقت وہ ارتداد کی حالت میں ہوں گے۔ ان کا گمان یہ ہوگا کہ

شراب حلال ہے، وہ نماز نہیں پڑھتے ہوں گے۔ حضرت مہدی اپنے ہمراہ ایمان والوں کو لے کر روانہ ہوں گے اور دمشق پہنچیں گے۔ پھر اللہ ان کی طرف ایک رومی کو (مع لشکر کے) بھیجے گا۔ یہ ہرقل (جو آپ ﷺ کے دور میں روم کا بادشاہ تھا) کی پانچویں نسل میں سے ہوگا۔ اس کا نام ''طبارہ'' ہوگا۔ وہ بڑا جنگجو ہوگا' سو تم ان سے سات سال کے لئے صلح کرو گے (لیکن رومی یہ صلح پہلے ہی توڑ دیں گے۔) چنانچہ تم اور وہ اپنے عقب کے دشمن سے جنگ کرو گے اور فاتح بن کر غنیمت حاصل کرو گے۔ اس کے بعد تم سرسبز سطح مرتفع میں آؤ گے۔ اسی دوران ایک رومی اٹھے گا اور کہے گا: ''صلیب غالب آئی ہے۔ (یہ فتح صلیب کی وجہ سے ہوئی ہے)'' (یہ سن کر) ایک مسلمان صلیب کی طرف بڑھے گا اور صلیب کو توڑ دے گا اور کہے گا: ''اللہ ہی غلبہ دینے والا ہے۔'' اس وقت رومی دھوکہ کرینگے اور وہ دھوکے کے ہی زیادہ لائق تھے۔ تو (مسلمانوں کی) وہ جماعت شہید ہوجائے گی' ان میں سے کوئی بھی نہ بچے گا۔ اس وقت وہ تمہارے خلاف جنگ کرنے کے لئے عورت کی مدت حمل کے برابر تیاری کریں گے (پھر مکمل تیاری کرنے کے بعد) وہ آٹھ جھنڈوں میں تمہارے خلاف نکلیں گے (مسند احمد کی روایت میں اسی 80 جھنڈوں کا ذکر ہے' دونوں روایات میں تطبیق یوں ہوسکتی ہے کہ تمام کفار کل آٹھ جھنڈوں میں ہوں گے اور پھر ان میں سے ہر ایک کے تحت مزید جھنڈے ہوں گے اس طرح مل کر اسی جھنڈے ہوں گے۔) ہر جھنڈے کے تحت بارہ ہزار سپاہی ہوں گے۔ یہاں تک کہ وہ انطاکیہ کے قریب عمق (اعماق) نامی مقام پر پہنچ جائیں گے۔ حیرہ اور شام کا ہر نصرانی صلیب بلند کرے گا اور کہے گا: ''سنو! جو کوئی بھی نصرانی زمین پر موجود ہے وہ آج نصرانیت کی مدد کرے۔'' اب تمہارے امام مسلمانوں کو لے کر دمشق سے کوچ کریں گے اور انطاکیہ کے عمق (اعماق) علاقے میں آئیں گے' پھر تمہارے امام شام والوں کے پاس پیغام بھیجیں گے کہ میری مدد کرو۔ مشرق والوں کی جانب پیغام بھیجیں گے کہ ہمارے پاس ایسا دشمن آیا ہے جس کے ستر امیر (کمانڈر) ہیں ان کی روشنی آسمان تک جاتی ہے۔ اعماق کے شہداء اور دجال کے خلاف شہداء میری امت کے

افضل الشہداء ہوں گے۔ لوہا لوہے سے ٹکرائے گا یہاں تک کہ ایک مسلمان کافر کو لوہے کی تیغ سے مارے گا اور اس کو پھاڑ دے گا اور دو ٹکڑے کر دے گا۔ باوجود اس کے کہ اس کافر کے جسم پر زرہ ہوگی۔ تم ان کا اس طرح قتل عام کرو گے کہ گھوڑے خون میں داخل ہو جائیں گے۔ اس وقت اللہ تعالیٰ ان پر غضبناک ہوگا۔ چنانچہ جسم میں پار اتر جانے والے نیزے سے مارے گا اور کاٹنے والی تلوار سے ضرب لگائے گا اور فرات کے ساحل سے ان پر خراسانی کمان سے تیر برسائے گا۔ چنانچہ وہ (خراسان والے) اس دشمن سے چالیس دن سخت جنگ کریں گے۔ پھر اللہ تعالیٰ مشرق والوں کی مدد فرمائے گا۔ چنانچہ ان (کافروں) میں سے نولاکھ نناوے ہزار قتل ہو جائیں گے اور باقی کا ان کی قبروں سے پتہ لگے گا (کہ کل کتنے مردار ہوئے)۔ (دوسری جانب جو مشرق کے مسلمانوں کا محاذ ہوگا وہاں) پھر آواز لگانے والا مشرق میں آواز لگائے گا: ''اے لوگو! شام میں داخل ہو جاؤ کیونکہ وہ مسلمانوں کی پناہ گاہ ہے اور تمہارے امام بھی وہیں ہیں۔'' اس دن مسلمان کا بہترین مال وہ سواریاں ہوں گی جن پر سوار ہو کر وہ شام کی طرف جائیں گے اور وہ خچر ہوں گے جن پر روانہ ہوں گے اور (وہ مسلمان حضرت مہدی کے پاس اعماق) شام پہنچ جائیں گے۔ تمہارے امام یمن والوں کو پیغام بھیجیں گے کہ میری مدد کرو۔ تو ستر ہزار یمنی عدن کی جوان اونٹنیوں پر سوار ہو کر اپنی بند تلواریں لٹکائے آئیں گے اور کہیں گے: ''ہم اللہ کے سچے بندے ہیں۔ نہ تو انعام کے طلبگار ہیں اور نہ روزی کی تلاش میں آئے ہیں' (بلکہ صرف اسلام کی سربلندی کے لئے آئے ہیں)'' یہاں تک کہ عمق انطاکیہ میں حضرت مہدی کے پاس آئیں گے (یمن والوں کو یہ پیغام جنگ شروع ہونے سے پہلے بھیجا جائے گا۔) اور وہ دوسرے مسلمانوں کے ساتھ مل کر رومیوں سے گھمسان کی جنگ کریں گے۔ چنانچہ تیس ہزار مسلمان شہید ہو جائیں گے۔ کوئی رومی اس روز یہ (آواز) نہیں سن سکے گا۔ (یہ وہ آواز ہے جو مشرق والوں میں لگائی جائے گی جس کا ذکر اوپر گزرا ہے)۔ تم قدم بقدم چلو گے تو تم اس وقت اللہ تعالیٰ کے بہترین بندوں میں سے ہوں گے' اس دن نہ تم میں کوئی زانی ہوگا اور

نہ مال غنیمت میں خیانت کرنے والا اور نہ کوئی چور۔ روم کے علاقے میں تم جس قلعے سے بھی گزرو گے اور تکبیر کہو گے تو اس کی دیوار گر جائے گی۔ چنانچہ تم ان سے جنگ کرو گے (اور جنگ جیت جاؤ گے) یہاں تک کہ تم کفر کے شہر قسطنطنیہ میں داخل ہو جاؤ گے۔ پھر تم چار تکبیریں لگاؤ گے جس کے نتیجے میں اس کی دیوار گر جائے گی۔ اللہ تعالیٰ قسطنطنیہ اور روم کو ضرور تباہ کرے گا' پھر تم اس میں داخل ہو جاؤ گے اور تم وہاں چار لاکھ کافروں کو قتل کرو گے۔ وہاں سے سونے اور جواہرات کا بڑا خزانہ نکالو گے' تم دارالبلاط (White House) میں قیام کرو گے۔''

پوچھا گیا:

''یارسول اللہ! یہ دارالبلاط کیا ہے؟''

آپ ﷺ نے فرمایا:

''بادشاہ کا محل۔'' اس کے بعد تم وہاں ایک سال رہو گے وہاں مسجدیں تعمیر کرو گے' پھر وہاں سے کوچ کرو گے اور ایک شہر میں آؤ گے جس کو ''قدد ماریہ'' کہا جاتا ہے' تو ابھی تم خزانے تقسیم کر رہے ہو گے کہ سنو گے کہ اعلان کرنے والا اعلان کر رہا ہے کہ دجال تمہاری غیر موجودگی میں ملک شام میں تمہارے گھروں میں گھس گیا ہے' لہٰذا تم واپس آؤ گے' حالانکہ یہ خبر جھوٹ ہوگی۔ سو تم بیسان کی کھجوروں کی رسی سے اور لبنان کے پہاڑ کی لکڑی سے کشتیاں بناؤ گے' پھر تم ایک شہر جس کا نام ''عکا'' Akko ہے۔ وہاں سے ایک ہزار کشتیوں میں سوار ہو گے (اس کے علاوہ) پانچ سو کشتیاں ساحل اردن سے ہوں گی۔ اس دن تمہارے چار لشکر ہوں گے' ایک مشرق والوں کا' دوسرا مغرب کے مسلمانوں کا' تیسرا شام والوں کا اور چوتھا اہل حجاز کا۔ (تم اتنے متحد ہو گے) گویا کہ تم سب ایک ہی باپ کی اولاد ہو۔ اللہ تعالیٰ تمہارے دلوں سے آپس کے کینہ اور بغض وعداوت کو ختم کر دیگا۔ چنانچہ تم (جہازوں میں سوار ہو کر) ''عکا'' سے ''روم'' کی طرف چلو گے۔ ہوا تمہارے اس طرح تابع کر دی جائے گی جیسے سلیمان ابن داؤد علیہما السلام کے لئے کی گئی تھی۔ (اس طرح) تم

روم پہنچ جاؤ گے' جب تم شہر روم کے باہر پڑاؤ کئے ہو گے تو رومیوں کا ایک بڑا راہب جو صاحب کتاب بھی ہوگا (غالبا یہ ویٹی کن کا پاپ ہوگا) تمہارے پاس آئے گا اور پوچھے گا: ''تمہارا امیر کہاں ہے؟'' اسکو بتایا جائے گا کہ یہ ہیں۔ چنانچہ وہ راہب ان کے پاس بیٹھ جائے گا اور ان سے اللہ تعالیٰ کی صفت، فرشتوں کی صفت، جنت وجہنم کی صفت اور آدم علیہ السلام اور انبیاء کی صفت کے بارے میں سوال کرتے کرتے موسیٰ اور عیسیٰ علیہما السلام تک پہنچ جائے گا۔ (امیر المومنین کے جواب سن کر) وہ راہب کہے گا: ''میں گواہی دیتا ہوں کہ تمہارا مسلمانوں کا دین اللہ اور نبیوں والا دین ہے۔ وہ اللہ اس دین کے علاوہ کسی اور دین سے راضی نہیں ہے۔'' وہ (راہب مزید) سوال کرے گا: ''کیا جنت والے کھاتے اور پیتے بھی ہیں؟'' وہ (امیر المومنین) جواب دیں گے: ''ہاں۔'' یہ سن کر راہب کچھ دیر کے لئے سجدے میں گر جائے گا۔ اسکے بعد کہے گا: ''اسکے علاوہ میرا کوئی دین نہیں ہے اور یہی موسیٰ کا دین ہے اور اللہ تعالیٰ نے اس کو موسیٰ اور عیسیٰ پر اتارا۔ نیز تمہارے نبی کی صفت ہمارے ہاں انجیل برقلیط میں اس طرح ہے کہ وہ نبی سرخ اونٹنی والے ہوں گے اور تم ہی اس شہر (روم) کے مالک ہو۔ سو مجھے اجازت دو کہ میں ان اپنے لوگوں کے پاس جاؤں اور ان کو اسلام کی دعوت دوں اس لئے کہ (نہ ماننے کی صورت میں) عذاب ان کے سروں پر منڈلا رہا ہے۔'' چنانچہ یہ راہب جائے گا اور شہر کے مرکز میں پہنچ کر زور دار آواز لگائے گا: ''اے روم والو! تمہارے پاس اسمٰعیل ابن ابراہیم کی اولاد آئی ہے جن کا ذکر توریت وانجیل میں موجود ہے' ان کا نبی سرخ اونٹنی والا تھا لہٰذا ان کی دعوت پر لبیک کہو اور ان کی اطاعت کرلو۔'' (یہ سن کر شہر والے غصے میں) اس راہب کی طرف دوڑیں گے اور اس کو قتل کر دیں گے۔ اس کے فوراً بعد اللہ تعالیٰ آسمان سے ایسی آگ بھیجے گا جو لوہے کے ستون کے مانند ہوگی۔ یہاں تک کہ یہ آگ مرکز شہر تک پہنچ جائے گی' پھر امیر المومنین کھڑے ہوں گے اور کہیں گے: ''لوگو! راہب کو شہید کر دیا گیا ہے۔'' وہ راہب تنہا ہی ایک جماعت کو بھیجے گا (اپنی شہادت سے پہلے ترتیب شاید یہ ہو کہ جب وہ شہر جا کر دعوت دے گا تو ایک

جماعت اس کی بات مان کر شہر سے باہر مسلمانوں کے پاس آ جائے گی اور باقی اسکو شہید کر دیں گے' پھر امیر المومنین جنگ کے لئے اٹھ کھڑے ہوں گے۔) پھر مسلمان چار تکبیریں لگائیں گے جس کے نتیجہ میں شہر کی دیوار گر جائے گی۔ اس شہر کا نام روم اس لئے رکھا گیا ہے کہ یہ لوگوں سے اس طرح بھرا ہوا ہے جیسے دانوں سے بھرا ہوا انار ہوتا ہے (جب دیوار گر جائے گی مسلمان شہر میں داخل ہو جائیں گے) تو پھر چھ لاکھ کافروں کو قتل کریں گے اور وہاں سے بیت المقدس کے زیورات اور تابوت نکالیں گے۔ اس تابوت میں سکینہ (Ark the Covenant of) ہوگا، بنی اسرائیل کا دستر خوان ہوگا' موسیٰ علیہ السلام کا عصا اور (توریت کی) تختیاں ہوں گی' سلیمان علیہ السلام ایک منبر ہوگا اور ''من'' کی دو بوریاں ہوں گے جو بنی اسرائیل پر اترتا تھا (وہ من جو سلویٰ کے ساتھ اترتا تھا) اور یہ من دودھ سے بھی زیادہ سفید ہوگا۔''

میں نے دریافت کیا:

''یارسول اللہ! یہ سب کچھ وہاں کیسے پہنچا؟''

آپ ﷺ نے فرمایا:

''بنی اسرائیل نے سرکشی کی اور انبیاء کو قتل کیا' پھر اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے ان پر رحم کیا اور فارس کے بادشاہ کے دل میں یہ بات ڈالی کہ وہ بنی اسرائیل کی طرف جائے اور ان کو بخت نصر سے نجات دلائے۔ چنانچہ اسنے ان کو چھڑایا اور بیت المقدس میں واپس لاکر آباد کیا۔ اس طرح وہ بیت المقدس میں چالیس سال تک اس کی اطاعت میں زندگی گزارتے رہے۔ اس کے بعد وہ دوبارہ وہی حرکت کرنے لگے۔ قرآن میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ''وان عدتم عدنا'' ''اے بنی اسرائیل! اگر تم دوبارہ جرائم کرو گے تو ہم بھی دوبارہ تم کو دردناک سزا دیں گے۔'' سو انہوں نے دوبارہ گناہ کئے تو اللہ تعالیٰ نے ان پر رومی بادشاہ طیطس (Titus) کو مسلط کر دیا جس نے ان کو قیدی بنایا اور بیت المقدس کو (70 قبل مسیح میں) تباہ و برباد کر کے تابوت خزانے وغیرہ ساتھ لے گیا۔ اس طرح مسلمان

وہی خزانے نکال لیں گے اور اس کو بیت المقدس میں واپس لے آئیں گے۔ اس کے بعد مسلمان کوچ کریں گے اور ''قاطع'' نامی شہر پہنچیں گے۔ یہ شہر اس سمندر کے کنارے ہے جس میں کشتیاں نہیں چلتی ہیں۔''

کسی نے پوچھا:

''یارسول اللہ! اس میں کشتیاں کیوں نہیں چلتی ہیں؟''

آپ ﷺ نے فرمایا:

''کیونکہ اس میں گہرائی نہیں ہے اور یہ جو تم سمندر میں موجیں دیکھتے ہو اللہ نے ان کو انسانوں کے لئے نفع حاصل کرنے کا سبب بنایا ہے۔ سمندروں میں گہرائیاں اور موجیں ہوتی ہیں چنانچہ انہی گہرائیوں کی وجہ سے جہاز چلتے ہیں۔''

حضرت عبداللہ ابن سلام رضی اللہ عنہ نے عرض کیا:

''اس ذات کی قسم! جس نے آپ کو حق دے کر بھیجا ہے، توریت میں اس شہر کی تفصیل یہ ہے اس کی لمبائی ہزار میل اور انجیل میں اس کا نام ''فرع'' یا ''قرع'' ہے اور اس کی لمبائی (انجیل کے مطابق) ہزار میل اور چوڑائی پانچ سو میل ہے۔''

آپ ﷺ نے فرمایا:

''اس کے تین سو ساٹھ دروازے ہیں، ہر دروازے سے ایک لاکھ جنگجو نکلیں گے' مسلمان وہاں چار تکبیریں لگائیں گے تو اس کی دیوار گر جائے گی' اسطرح مسلمان جو کچھ وہاں ہوگا سب غنیمت بنالیں گے۔ پھر تم وہاں سات سال رہو گے' پھر تم وہاں سے بیت المقدس واپس آؤ گے تو تمہیں خبر ملے گی کہ اصفہان میں یہودیہ نامی جگہ میں دجال نکل آیا ہے، اسکی ایک آنکھ ایسی ہوگی جیسے خون اس پر جم گیا ہو (دوسری روایت میں اسکو پھلی کہا گیا ہے) اور دوسری اس طرح ہوگی جیسے گویا ہے ہی نہیں (جیسے ہاتھ پھیر کر پچکا دی گئی ہو) وہ ہوا میں ہی پرندوں کو (پکڑ کر) کھائے گا۔ اس کی جانب سے تین زوردار چیخیں ہوں گی جس کو مشرق مغرب والے سب سنیں گے۔ وہ دم کٹے گدھے پر سوار ہوگا جس کے دونوں کانوں

کے درمیان کا فاصلہ چالیس گز ہوگا۔ اس کے دونوں کانوں کے نیچے ستر ہزار ا
گے۔ ستر ہزار یہودی دجال کے پیچھے ہوں گے جن کے جسموں پر تیجانی چاد
(تیجانی بھی طیلسان کی طرح سبز چادر کو کہتے ہیں) چنانچہ جمعہ کے دن صبح کی نم
جب نماز کی اقامت ہو چکی ہوگی تو جیسے ہی مہدی متوجہ ہوں گے تو عیسیٰ ابن
پائیں گے کہ وہ آسمان سے تشریف لائے ہیں۔ ان کے جسم پر دو کپڑے ہوں
بال اتنے چمک دار ہوں گے کہ ایسا لگ رہا ہوگا کہ سر سے پانی کے قطرے ٹپک ر

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا:

''یارسول اللہ! اگر میں ان کے پاس جاؤں تو کیا ان سے گلے ملوں گا؟''

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''اے ابو ہریرہ! ان کی یہ آمد پہلی آمد کی طرح نہیں ہوگی کہ جس میں وہ بہ
تھے بلکہ تم ان سے اس ہیبت کے عالم میں ملو گے جیسے موت کی ہیبت ہوتی ہے۔
جنت میں درجات کی خوشخبری دیں گے۔ اب امیر المومنین ان سے کہیں گے کہ آ
اور لوگوں کو نماز پڑھایئے تو وہ فرمائیں گے کہ نماز کی اقامت آپ کے لئے ہو
آپ ہی نماز پڑھایئے) اس طرح حضرت عیسیٰ علیہ السلام ان کے پیچھے نماز پڑھیں
امت کامیاب ہوگئی جس کے شروع میں میں ہوں اور آخر میں عیسیٰ ہیں۔''

پھر فرمایا:

''دجال آئے گا، اس کے پاس پانی کے ذخائر اور پھل ہوں گے۔ آسمان ک
کہ برس تو وہ برس پڑے گا' زمین کو حکم دے گا کہ اپنی پیداوار اگا تو وہ اگا دے گ
پاس ثرید کا پہاڑ ہوگا (اس سے مراد تیار کھانا ہوسکتا ہے' ممکن ہے جس طرح آ
تیار کھانا بازار میں دستیاب ہے اسی طرح ہو۔) جس میں گھی کا چشمہ ہوگا یا بڑی
(اس میں بھی اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ وہ تیار شدہ کھانا ہوگا۔) اس کا ایک
کہ وہ ایک دیہاتی ہے پاس سے گزرے گا جس کے والدین مر چکے ہوں گے ت

ہیں دیہاتی سے کہے گا: ''کیا خیال ہے اگر میں تیرے والدین کو زندہ کر کے اٹھادوں تو کیا میرے رب ہونے کی گواہی دے گا؟'' وہ (دیہاتی) کہے گا: ''کیوں نہیں۔'' اب دجال شیطانوں سے کہے گا: ''اس کے ماں باپ کی شکل اس کے سامنے بنا کر پیش کردو۔'' چنانچہ وہ دونوں تبدیل ہوجائیں گے۔ایک اس کے باپ کی شکل میں اور دوسرا اس کی ماں کی شکل میں۔ پھر وہ دونوں کہیں گے: ''اے بیٹے! اس کے ساتھ ہوجا یہ تیرا رب ہے۔'' وہ (دجال) تمام دنیا میں گھومے گا سوائے مکہ مدینہ اور بیت المقدس کے۔اس کے بعد عیسیٰ ابن مریم علیہما السلام اس کو فلسطین کے لد (Lydd) نامی شہر میں قتل کریں گے۔ (پہلے لد شہر فلسطین میں تھا لیکن اس وقت لد اسرائیل میں ہے)''[1]

⑫ حضرت کعب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

''جزیرۃ العرب خرابی سے محفوظ رہے گا جب تک کہ آرمینیا خراب نہ ہوجائے۔ مصر خرابی سے محفوظ رہے گا جب تک جزیرۃ العرب نہ خراب ہوجائے اور کوفہ خرابی سے محفوظ رہے گا جب تک کہ مصر خراب نہ ہوجائے۔ جنگ عظیم اس وقت تک نہیں ہوگی جب تک کہ کوفہ خراب نہ ہو جائے اور دجال اس وقت تک نہیں آئے گا جب تک کہ کفر کا شہر (اسرائیل) فتح نہ ہوجائے۔''[2]

عرب کا پانی اور دجال:

حضرت کعب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ دجال سب سے پہلے عرب کے جس پانی پر (جنگ کے ذریعے) قبضہ کرے گا وہ بصرہ کے آس پاس کے ایک اونچے پہاڑ کا پانی ہے جسے ''سنام'' کہا جاتا ہے۔اس کے بعد اسی پہاڑ کی دوسری جانب اُس پانی پر قبضہ کرے گا جس میں ریت ملی ہوئی ہے۔ یہی دونوں وہ پانی ہیں جن پر دجال سب سے

① السنن الواردۃ فی الفتن، جلد نمبر:5، صفحہ نمبر:110۔

② مستدرک حاکم، جلد نمبر:۴، صفحہ نمبر:۵۰۹۔

پہلے قبضہ کرے گا۔''①

پانی پر جنگ: جہاں تک پانی کا ذکر ہے ممکن ہے کہ ابھی لوگوں کی سمجھ میں نہ آئے کہ پا
کے بارے میں دجال کی کیا جنگ ہو سکتی ہے۔ پانی ہر جگہ مل جاتا ہے؟ اس کو سمجھنے کے لۓ
اس وقت دنیا میں پانی کی صورت حال کو سمجھنا ہوگا۔

دنیا میں پینے کے پانی (Potable Water) کے دو بڑے ذخیرے (Reservoir) ہیں:

① برفانی پہاڑ جس کے ذخائر 28 ملین کیوبک کلومیٹر ہیں۔

② زیرزمین پانی کے ذخائر جو 8 ملین کیوبک کلومیٹر ہیں۔

اس طرح دنیا میں موجود پانی کی بڑی مقدار برف ہوتی ہے جو پگھل کر مختلف دریاؤں کے ذریعے انسانوں تک پہنچتی ہے۔ جبکہ زیرزمین پانی اس کے مقابلے میں کم ہوتا ہے۔ برف کے یہ ذخیرے انٹارٹیکا اور گرین لینڈ میں زیادہ ہیں۔ ان دونوں جگہوں پر کسی مسلم ملک کا کوئی حق نہیں ہے۔

اب رہے زیرزمین پانی کے ذخائر تو اس میں بھی دو قسم کے علاقے ہوتے ہیں:

① ایک ہموار (Plain) علاقے۔

② پہاڑی علاقے۔

ہموار علاقوں (شہروں) میں پینے کے پانی پر قبضہ کرنا کوئی مشکل نہیں ہے کیونکہ شہروں میں پانی کا تمام انحصار کسی جھیل یا سرکاری ٹیوب ویل سے پائپ لائین کے ذریعے آنے والے پانی پر ہوتا ہے۔ لہٰذا شہری لوگ پانی کے لئے مکمل طور پر وہاں کی انتظامیہ کے رحم و کرم پر ہوتے ہیں۔ یہاں یہ بات یاد رہے کہ دجال کا فتنہ شہروں میں زیادہ سخت ہوگا اور شہروں کی

① الفتن لنعیم بن حماد' خروج الدجال وسیرته وما یجری علی یدیه من الفساد' رقم الحدیث 1507 رقم الصفحة 533 الجزء الثانی' مطبوعة مکتبة التوحید' القاهرة)(حلیة الاولیاء، رقم الصفحة 13، الجزء السادس' مطبوعة دارالکتاب العربی بیروت.

اکثر آبادی اس فتنے میں مبتلا ہو جائے گی۔ البتہ دیہی علاقوں کے پانی پر قبضے کے لئے دجال قوتیں اپنی تمام توانائیاں لگا دیں گی۔

مستقبل میں دنیا میں پانی پر جنگوں کی افواہیں آپ سنتے ہی رہتے ہیں۔ اسرائیل کا اردن، فلسطین، لبنان اور شام کے ساتھ۔ ترکی کا عراق کے ساتھ اور بھارت کا پاکستان اور بنگلہ دیش کے ساتھ پانی کے بارے میں تنازع زندگی اور موت کی حیثیت رکھتا ہے۔ یہود و ہنود دونوں کی ہی یہ فطرت ہے کہ وہ صرف خود جینے پر اکتفاء نہیں کرتے بلکہ پڑوسی کو مٹا کر جینے کے نظریے پر یقین رکھتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ بھارت کی طرح اسرائیل نے بھی پہلے ہی بحیرہ طبریہ کا رخ مکمل اپنی طرف کر لیا ہے اور مسلمانوں کو پانی سے محروم کر کے اپنے صحرا میں اس کو گراتا ہے۔

عالم اسلام میں بہنے والے دریاؤں پر اگر دجال قوتیں ڈیم بنا دیں اور ان ڈیموں پر ان قوتوں کا کنٹرول ہو جائے تو دریاؤں کا پانی بند کر کے پورے کے پورے ملک کو صحراء میں تبدیل کیا جا سکتا ہے۔ جب دریا بند ہو جائیں گے تو زیر زمین پانی بہت نیچے چلا جائے گا اور ایک وقت آئے گا کہ لوگوں کے پاس پینے کا پانی بھی نہیں ہوگا اور وہ قطرے قطرے کے محتاج ہو جائیں گے۔ شام، اردن اور فلسطین کے پانی کی صورت حال ہم آگے بیان کریں گے۔ یہاں ہم عراق، مصر اور پاکستان کا ذکر کرتے ہیں:

① عراق: عراق میں دو بڑے دریا دریائے دجلہ (Tigris) اور دریائے فرات بہتے ہیں اور دونوں ہی ترکی سے آتے ہیں۔ دریائے فرات پر ترکی نے اَتا ترک ڈیم بنایا ہے جو دنیا کے بڑے ڈیموں میں سے ایک ہے۔ جس کے پانی ذخیرہ کرنے کی جگہ (Reservoir) 816 مربع کلو میٹر ہے۔ اس کو بھرنے کے لئے دریائے فرات کو برسات کے موسم میں ایک مہینے تک مکمل اس میں گرانا ہوگا یعنی ترکی اپنی ضرورت پوری کرنے کے لئے ایک مہینے تک فرات کے پانی کو عراق نہیں جانے دے گا۔ اسلامی حوالے سے ترکی حکومت کی صورت حال سب کے سامنے ہے اور حالات یہ بتا رہے ہیں کہ مستقبل

میں ان کا مزید جھکاؤ عالمی دجالی اتحاد کی طرف ہوگا۔

② مصر: مصر کا سب سے بڑا دریا دریائے نیل (Nile) ہے لیکن یہ بھی وکٹوریہ جھیل (یوگینڈا اسینٹرل افریقہ) سے آتا ہے۔ دریائے روانڈا اور دریائے نیل کے پانی کا سب سے بڑا ذریعہ ہے۔

③ پاکستان: پاکستان کے اکثر بڑے دریا بھارت سے آتے ہیں اور بھارت ان پر ڈیم بنا رہا ہے۔ دریائے چناب پر بنگلہ ڈیم بھارت مکمل کر چکا ہے۔ اسی طرح دریائے نیلم پر بھی کشن گنگا ڈیم بنایا جا رہا ہے۔ اس طرح بھارت پاکستان کا پانی روک کر ہماری زمینوں کو صحراء میں تبدیل کرنا اور ہمیں پیاس کی مار مارنا چاہتا ہے۔

چشموں کا میٹھا پانی یا نیسلے منرل واٹر؟: اب رہا یہ سوال کہ دجال پہاڑی علاقوں کے بے شمار چشموں اور نالوں کو کس طرح اپنے کنٹرول میں کر سکتا ہے؟

یہاں یہ بات ذہن نشین رہے کہ دجال کا فتنہ پہاڑوں میں کم ہوگا اور جو پہاڑ جدید جاہلی تہذیب سے بالکل پاک ہوں گے وہاں اس کا فتنہ نہیں ہوگا۔ لہٰذا پہاڑی علاقوں کے لوگ پانی کے حوالے سے کم پریشان ہوں گے۔ اس کا یہ مطلب نہیں کہ ان قوتوں کی جانب سے پہاڑی علاقوں میں کچھ محنت نہیں ہو رہی، بلکہ اس وقت ان کا سارا زور پہاڑی علاقوں کے پانی کو کنٹرول کرنے پر ہے۔ آپ نے تاریخ میں پڑھا ہوگا بلکہ صحرائی اور پہاڑی علاقوں میں دیکھا بھی ہوگا کہ آپ کو آبادیاں ان جگہوں پر نظر آئیں گی جہاں پانی کے قدرتی ذخائر مثلاً: دریا چشمے یا برفانی نالے بہتے تھے۔

پہلے لوگ سڑک اور بازار کو دیکھ کر کسی جگہ آباد نہیں ہوتے تھے بلکہ ان جگہوں پر آباد ہوتے تھے جہاں پانی موجود ہو۔ خواہ اس کے لئے انھیں پہاڑوں کی بلند چوٹیوں پر ہی کیوں نہ آباد ہونا پڑتا ہو لیکن آج پہاڑی علاقوں میں بھی یہ بات دیکھنے میں آتی ہے کہ لوگ ان جگہوں پر آباد ہونے کو ترجیح دیتے ہیں جہاں انسانوں کی بھیڑ بھاڑ زیادہ ہو۔ اب گھر بنانے کے حوالے سے ان کی پہلی ترجیح قدرتی پانی کے ذخیرے نہیں ہوتے بلکہ ان کا انحصار

پانی کی ان ٹینکوں پر ہوتا ہے جو مختلف ممالک کے فنڈ سے ان علاقوں میں بنائے جارہے ہیں۔

یہی وہ سوچ کی تبدیلی ہے جو عالمی یہودی ادارے پہاڑی لوگوں میں لانا چاہتے ہیں تا کہ یہ لوگ ان قدرتی پانی کے ذخیروں پر انحصار کرنا چھوڑ دیں جس پر کسی کا قبضہ کرنا انتہائی مشکل ہے۔سوچوں کے اس انقلاب کے لئے پہاڑی علاقوں میں مغرب کے فنڈ سے چلنے والی این جی اوز کی جانب سے جو محنت ہو رہی ہے اس کا مشاہدہ آپ کو پہاڑی علاقوں میں جا کر ہوسکتا ہے۔

یہود چاہتے ہیں کہ دور دراز کے پہاڑی علاقوں میں جدید جاہلی تہذیب کے اثرات پہنچادیئے جائیں۔اس کے لئے عالمی یہودی اداروں کا خصوصی فنڈ ہے جو سیاحت وفلاحی کاموں، تعلیم نسواں اور علاقائی ثقافت کے فروغ کے نام پر دیا جاتا ہے۔دور دراز کے پہاڑی علاقوں میں سڑک اور بجلی کی فراہمی بھی آئی ایم ایف اور ورلڈ بینک کی خصوصی ہدایات کا حصہ ہوتی ہیں۔ پہاڑی علاقوں میں موجود چشموں کے پانی کے بارے میں یہ پروپیگنڈہ شروع کیا جاچکا ہے کہ اس پانی کو پینے سے بیماریاں لگ جاتی ہیں۔اس طرح وہ پہاڑوں میں رہنے والوں کو جڑی بوٹیوں سے بھرپور پانی سے محروم کر کے نیسلے (Nestle) کی بوتلوں میں بند پرانے پانی کا عادی بنانا چاہتے ہیں، جو مکمل یہودیوں کا ہے۔

سال 2003 کو تازہ پانی کا عالمی سال قرار دیا گیا تھا۔(اوران کے ہاں تازہ پانی کی تعریف یہ ہے کہ وہ پانی جو کثیر القومی کمپنیوں کے ذرائع سے حاصل کیا جائے) اس کے تحت انتہائی زور وشور سے اس بات کا پروپیگنڈا کیا گیا کہ دنیا سے پینے کا پانی ختم ہونا چاہئے۔نیسلے منرل واٹر کا بڑھتا ہوا استعمال اسی پروپیگنڈے کا اثر ہے۔تعجب ہے کہ ان پڑھے لکھے لوگوں کی عقلوں پر جو پہاڑی علاقوں میں صاف شفاف چشموں کا پانی چھوڑ کر وہاں بھی بوتلوں میں بند پرانا پانی استعمال کرتے ہیں حالانکہ چشموں کا پانی صرف پانی ہی نہیں بلکہ اس میں پیٹ کے امراض سے شفاء بھی ہے۔اس کے جواب میں کہا جاتا ہے کہ ڈاکٹروں نے کہا ہے کہ چشموں کا پانی نقصان دہ ہے۔جب پوچھا جاتا ہے کہ کون سے

ڈاکٹر؟ تو کہتے ہیں عالمی ادارہ صحت (W.H.O) کے ڈاکٹر۔ اب مجھ جیسے کم علم کو پتہ نہیں کہ W.H.O کس چیز کا مخفف (Abbriviation) ہے؟

یہ مخفف ہے ''World Hebrew Organization'' (عالمی سیہونی تنظیم) یا پھر ''world Health Organization'' (عالمی ادارہ صحت) کا۔ کاش یہ لوگ ان کے بارے میں ذرا بھی غور کر لیتے کہ یہ W.H.O کے ڈاکٹر ہر اس چیز کے بارے میں اعلان کرتے ہیں جو یہودی سرمایہ داروں کے مفاد میں ہو۔

مذکورہ بحث کا خلاصہ یہ ہے دنیا کے میٹھے پانی کے ذخائر پر کنٹرول کرنے کے لئے اس وقت عالمی مالیاتی ادارے اور این جی اوز مستقل لگے ہوئے ہیں اور مختلف حیلے بہانوں سے ان کو کنٹرول کرنے کی کوشش کی جارہی ہے۔

دجال کی پیش رُو:

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

'' دجال کے ساتھ طیبہ نامی ایک عورت ہوگی جو اس کے کسی جگہ جانے سے پہلے وہاں پہنچے گی اور وہاں کے لوگوں کو دجال سے ڈرائے گی (تاکہ لوگ ڈر جائیں، اس کی باتوں میں آکر دجال کے جال میں پھنس جائیں اور اپنا ایمان گنوا بیٹھیں)۔''[1]

دجال کا نمائندہ بش:

طیبہ نامی عورت کی طرح بش بھی دجال کا نمائندہ ہے اور اسکی ہدایات پر عمل کر رہا ہے۔ یہاں ایمان والوں کی خدمت میں ہم اللہ کے دشمنوں کے عزائم بیان کر رہے ہیں تاکہ انکی سمجھ میں آجائے کہ وہ جس جنگ کو کوئی اہمیت ہی نہیں دے رہے اور جسکو خطوں یا سیاست کا نام دیکر اپنا دامن بچانے کی کوشش کی جارہی ہے، عالم کفر اس جنگ کو کس نظر سے دیکھ رہا ہے۔ سابقہ امریکی صدر بش نے عراق پر حملے سے پہلے کہا تھا کہ اس جنگ کے

[1] الفتن لنعیم بن حماد، رقم الحدیث 1457 رقم الصفحة 520 الجزء الثانی، مطبوعة مکتبة التوحید، القاھرة.

بعد انکا مسیح موعود (دجال) آنے والا ہے۔ اسکے بعد بش نے اسرائیل کا دورہ کیا۔ ماسکو ٹائمز کے مطابق اس دورے کے دوران ایک مجلس میں سابق فلسطینی وزیر اعظم محمود عباس اور حماس کے لیڈر بھی شریک تھے۔

بقول محمود عباس بش نے دعوے کئے کہ:

① ''میں نے (اپنے حالیہ اقدامات کے لئے) براہِ راست خدا (دجال) سے قوت حاصل کی ہے۔''

② ''خدا (دجال) نے مجھے حکم دیا کہ القاعدہ پر ضرب لگاؤ۔ اسلئے میں نے اس پر ضرب لگائی اور مجھے ہدایت کی کہ میں صدام پر ضرب لگاؤں جو میں نے لگائی اور اب میرا پختہ ارادہ ہے کہ میں مشرق وسطی کے مسئلے کو حل کروں۔ اگر تم لوگ (یہودی) میری مدد کرو گے تو میں اقدام کرونگا ورنہ میں آنے والے الیکشن پر توجہ دونگا۔''

بش کا یہ بیان ہر ایمان والے کی آنکھوں کھول دینے کے کئے کافی ہے، جو دنیا میں جاری جہادی تحریکوں کو مختلف نام دیکر بدنام کر رہے ہیں یا ان سے خود کو لاتعلق رکھے ہوئے ہیں۔

بش اپنی نبوت کا دعویٰ اکثر کرتا رہتا ہے۔ وہ کہتا ہے:

''I am messenger''

''میں خدا کا پیغمبر ہوں۔''

بش کا خدا ابلیس یا دجال ہے جو اس کو براہ راست حکم دیتا ہوگا۔ قرآن کریم نے اس طرف اس طرح اشارہ فرمایا ہے:

''ان الشیاطین لیوحون الیٰ اولیاء ھم''

''بیشک شیاطین اپنے دوستوں کو حکم دیتے ہیں۔''

فری تھاٹ ٹوڈے کے مدیر کا خیال ہے:

''صدر بش جیسا مذہبی صدر ہم نے پہلے کبھی نہیں دیکھا۔ وہ ایک مذہبی مشن

پر ہیں اور آپ مذہب کو ان کے عسکریت (Militarism) سے علیحدہ نہیں کر سکتے۔''

جب بش کے ناقدین نے اس پر تنقید کی کہ آپ اس جنگ میں خدا کو درمیان میں کیوں گھسیٹ رہے ہیں تو بش نے کہا:

God is not neutral in thi war on terrorism

''خدا دہشت گردی کی اس جنگ میں غیر جانب دار نہیں ہے۔''

ڈیوڈ فرم اپنی کتاب ''دی رائٹ مین'' (The right man) میں لکھتا ہے:

''اس جنگ نے اس (بش) کو پکا کروسیڈ (صلیبی جنگجو) بنا دیا ہے۔''

بش کا یہ حال گیارہ ستمبر کا ردعمل نہیں بلکہ یہ ابتداء ہی سے ایک مذہبی جنونی ہے۔ جس وقت وہ ٹیکساس کا گورنر تھا اس وقت اس نے کہا تھا:

''میں اگر تقدیر کے لکھے پر جو تمام انسانی منصوبوں کو پیچھے چھوڑ جاتا ہے یقین نہ رکھتا تو میں کبھی بھی گورنر نہیں بن سکتا تھا۔''

بش پر لکھنے والوں کا کہنا ہے کہ ان (بش) کے ہر بیان اور ہر انٹرویو سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ وہ اپنے آپ کو یہ سمجھتے ہیں کہ وہ ایک میسینک مشن (دجالی مشن) پر ہیں۔ واضح رہے کہ عیسائی عیسیٰ علیہ السلام کا انتظار کرتے ہیں جبکہ یہودی عیسیٰ علیہ السلام (jesus) کے بجائے مسیحا (Messah) دجال کا انتظار کرتے ہیں۔ لہذا بش بھی یہودیوں کا حق نمک ادا کرتے ہوئے خود کو عیسوی مشن (Jesus/Christ Mission) پر کہنے کے بجائے مسیحی مشن (Messianic Mission) پر کہتا ہے اور الفاظ کا یہ پھیر کر کے وہ تمام عیسائی برادری کو دھوکہ دے رہا ہے۔

دجال کے اول دستے کی طاقت:

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

''دجال کا ہراول دستہ ستر ہزار فوجیوں پر مشتمل ہوگا جو چیتے سے زیادہ تیز دپھرتیلے اور بہادر ہوں گے۔''

ایک شخص نے پوچھا:

''ان سے کون مقابلہ کر سکے گا۔؟''

انہوں نے فرمایا: ''اللہ کے سوا کوئی نہیں۔''①

دجال کا پہلا حملہ:

حضرت عبداللہ نے فرمایا کہ دجال سب سے پہلے کوفہ پر حملہ آور ہوگا۔②

پہاڑ کا چلنا:

حضرت کعب الاحبار رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

''دجال جب اردن آئے گا تو کوہ طور وکوہ ثابور اور کوہ جودی نامی پہاڑوں کو بلائے گا تو وہ آپس میں ایسے لڑیں گے جیسے مینڈھے اور بیل سینگوں سے لڑتے ہیں اور یہ سب کچھ لوگ اپنی آنکھوں سے دیکھ رہے ہوں گے۔ پھر وہ انہیں واپس جانے کو بھی کہے گا۔''③

شیاطین دجال کے ساتھی:

① حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

---

① الفتن لنعيم بن حماد' خروج الدجال وسيرته ومايجرى على يديه من الفساد رقم الحديث 1521رقم الصفحة 539الجزء الثاني' مطبوعة مكتبة التوحيد' القاهرة.

② الفتن لنعيم بن حماد' خروج الدجال وسيرته ومايجرى على يديه من الفساد ' رقم الحديث1513رقم الصفحة534الجزء الثاني مطبوعة مكتبة التوحيد' القاهرة)(المعجم الكبير ' رقم الحديث8509رقم الصفحة 93الجزء 13مطبوعة مكتبة العلوم والحكم ' موصل)(مجمع الزوائد ' رقم الصفحة 351الجزء السابع' مطبوعة دارالريان للتراث القاهرة.

③ الفتن لنعيم بن حماد' خروج الدجال وسيرته ومايجرى على يديه من الفساد' رقم الحديث 1517رقم الصفحة 537الجزء الثاني ' مطبوعة مكتبة التوحيد القاهرة.

''اللہ کا دشمن دجال نکلے گا اور اس کے ساتھ یہودیوں کا ایک لشکر اور بہت سے لوگ ہوں گے۔ اس کے ساتھ اس کی جنت اور دوزخ بھی ہوگی۔ وہ بہت سوں کو مارے گا اور بہت سوں کو زندہ کر کے دکھائے گا۔ اس کے ساتھ ثرید (ایک قسم کے کھانے) کا ایک پہاڑ ہوگا اور پانی کی نہر ہوگی۔ میں تمہیں اس کی مزید نشانیاں بتاتا ہوں کہ اس کی آنکھ کی جگہ سپاٹ ہے' اس کی پیشانی پر کافر لکھا ہوگا جسے ہر پڑھا لکھا اور جاہل پڑھ سکے گا۔ اس کی جنت درحقیقت دوزخ ہوگی اور دوزخ درحقیقت جنت ہوگی' اس کا لقب مسیح کذاب ہے۔ تیرہ ہزار یہودی عورتیں اس کی پیروکار ہوں گی۔ اللہ تعالیٰ اس شخص پر رحم فرمائے جس کی عقل اسے دجال کذاب کی پیروی کرنے سے بچائے۔ اس دن اس کے خلاف صرف قرآن کریم ہی ایک بڑی طاقت ثابت ہوگا کیونکہ اس کا فتنہ بہت سخت ہے (جس کا مقابلہ کرنے کی ہر ایک شخص میں طاقت نہیں) اس کے پاس مشرق ومغرب کے شیاطین آجائیں گے اور کہیں گے کہ ہم سے جس طرح چاہو کام لو۔ وہ ان سے کہے گا کہ جاؤ اور لوگوں میں یہ خبر عام کردو کہ میں ان کا خدا ہوں اور میں اپنی جنت ودوزخ بھی لیکر آیا ہوں۔ چنانچہ شیاطین یہ بات پھیلانے لگیں گے اور یہ طریقہ اختیار کریں گے کہ ایک آدمی کے پاس سو کے قریب شیطان آئیں گے اور اس کے والدین، بھائیوں، بہنوں، دوستوں اور غلاموں کے حلیہ میں آئیں گے (جو کہ مر چکے ہوں گے) اور کہیں گے کہ ارے کیا تم نے ہمیں پہچانا؟ وہ کہے گا کہ ہاں! یہ میرا باپ ہے اور یہ میری ماں ہے، یہ میرا بھائی ہے، یہ میری بہن ہے اور یہ فلاں ہے اور یہ فلاں ہے۔ پھر ان سے پوچھے گا: تمہارا کیا حال ہے؟ وہ کہیں گے: بلکہ تم اپنا حال بتاؤ۔ وہ شخص کہے گا: ہمیں تو یہ بتایا گیا ہے کہ اللہ کا دشمن ظاہر ہو چکا ہے۔ اس پر وہ شیاطین کہیں گے: اس بات کو چھوڑو یہ نہ کہو کیونکہ وہ دجال نہیں بلکہ تمہارا رب ہے (معاذ اللہ) اور وہ اپنی جنت ودوزخ بھی ساتھ لایا ہے' اس کے پاس نہریں اور ہر قسم کے کھانے ہیں' اس میں سے کوئی نہیں کھا سکتا سوائے اُس کے جس کو وہ چاہے۔ وہ شخص کہے گا: تم لوگ جھوٹ بولتے ہو (لگتا ہے) تم لوگ شیطان ہو۔ وہ بہت بڑا جھوٹا ہے، اس بارے میں رسول اللہ ﷺ نے

ہمیں پہلے ہی بہت اچھی طرح آگاہ فرما دیا تھا لہٰذا میں تم کو خوش آمدید نہیں کہتا، تم شیطان ہو اور وہ اللہ کا دشمن، اللہ تعالیٰ عنقریب حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو بھیجے گا وہ اس کو قتل فرمائیں گے۔ یہ بات سن کر وہ شیاطین ناکام اور نامراد واپس لوٹ جائیں گے۔''

حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

''میں یہ باتیں اس لئے بتا رہا ہوں کہ تم ان کو سمجھو اور سمجھاؤ، ان کو یاد کرو اور ان پر عمل کرو۔ اپنی آنے والی نسلوں کو بتاؤ اور ہر شخص ایک دوسرے سے یہ باتیں بیان کرتا رہے کیونکہ اُس کا فتنہ بہت سخت ہوگا (لہٰذا ان سب باتوں کی روشنی میں تم اس سے بچنے کا طریقہ اختیار کرنا)۔''[1]

② حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

''دجال کے گدھے (سواری) کے دونوں کانوں کے درمیان چالیس گز کا فاصلہ ہوگا اور اس کا ایک قدم تین دن کے سفر کے برابر (بیاسی 82 کلومیٹر فی سیکنڈ۔ اس طرح اس کی رفتار 295200 کلومیٹر فی گھنٹہ ہوگی) وہ اپنے گدھے پر سوار ہو کر سمندر میں اس طرح داخل ہو جائے گا جیسے تم اپنے گھوڑے پر سوار ہو کر پانی کی چھوٹی نالی میں گھس جاتے ہو (اور پار نکل جاتے ہو)، وہ کہے گا: ''میں تمام جہانوں کا رب ہوں اور یہ سورج میرے حکم سے چلتا ہے تو کیا تم چاہتے ہو کہ میں اس کو روک دوں؟'' چنانچہ سورج رک جائے گا۔ یہاں تک کہ ایک دن مہینے اور ہفتے کے برابر ہو جائے گا۔ وہ کہے گا: ''تم کیا چاہتے ہو کہ اس میں چلا دوں۔؟'' تو لوگ کہیں گے: ''ہاں۔'' چنانچہ دن گھنٹے کے برابر ہو جائے گا۔ اس کے پاس ایک عورت آئے گی اور کہے گی: ''یارب! میرے بیٹے اور میرے شوہر کو زندہ کر دو۔'' چنانچہ (شیاطین اس کے بیٹے اور شوہر کی شکل میں آجائیں گے) وہ عورت شیطان کے گلے لگے گی اور شیطان سے نکاح (زنا) کرے گی۔ لوگوں کے گھر شیاطین سے بھرے ہوئے

---

① الفتن لنعیم بن حماد' خروج الدجال وسیرته ومایجری علی یدیه من الفساد' رقم الحدیث 1518 رقم صفحة 537 الجزء الثانی مطبوعة مکتبة التوحید' القاهرة.

ہوں گے۔ اس (دجال) کے پاس دیہاتی لوگ آئیں گے اور کہیں گے: ''اے رب! ہمارے لئے ہمارے اونٹوں اور بکریوں کو زندہ کردے۔'' چنانچہ دجال شیاطین کو ان کے اونٹوں اور بکریوں کی شکل میں دیہاتیوں کو دے دے گا۔ یہ جانور ٹھیک اسی عمر اور صحت میں ہوں گے جیسے وہ ان سے (مرکر) الگ ہوئے تھے۔ (اس پر) وہ گاؤں والے کہیں گے: ''اگر یہ ہمارا رب نہ ہوتا تو ہمارے مرے ہوئے اونٹ اور بکریوں کو ہرگز زندہ نہیں کر پاتا۔'' دجال کے ساتھ شوربے اور ہڈی والے گوشت کا پہاڑ ہوگا۔ جو گرم ہوگا اور ٹھنڈا نہیں ہوگا۔ جاری نہر ہوگی اور ایک پہاڑ باغات (پھل) اور سبزی کا ہوگا۔ ایک پہاڑ آگ اور دھویں کا ہوگا۔ وہ کہے گا: ''یہ میری جنت ہے، یہ میری جہنم ہے، یہ میرا کھانا ہے اور یہ پینے کی چیزیں ہیں۔'' حضرت عیسیٰ علیہ السلام لوگوں کو ڈرارہے ہوں گے کہ یہ جھوٹا مسیح (دجال) ہے۔ اللہ اس پر لعنت کرے اس سے بچو۔ اللہ تعالیٰ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو بہت پھرتی اور تیزی دے گا جس تک دجال نہیں پہنچ پائے گا۔ سو جب دجال کہے گا: ''میں سارے جہانوں کا رب ہوں۔'' تو لوگ اس کو کہیں گے: ''تو جھوٹا ہے۔'' اس پر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کہیں گے: ''لوگوں نے سچ کہا۔'' اس کے بعد حضرت عیسیٰ علیہ السلام مکہ کی طرف آئیں گے وہاں وہ ایک بڑی ہستی کو پائیں گے تو پوچھیں گے: ''آپ کون ہیں؟ یہ دجال آپ تک پہنچ چکا ہے۔'' تو وہ (بڑی ہستی) جواب دیں گے: ''میں میکائیل ہوں۔ اللہ نے مجھے دجال کو اپنے حرم سے دور رکھنے کے لئے بھیجا ہے۔'' پھر حضرت عیسیٰ علیہ السلام مدینہ کی طرف آئیں گے وہاں (بھی) ایک عظیم شخصیت کو پائیں گے۔ چنانچہ وہ پوچھیں گے: ''آپ کون ہیں؟'' تو وہ (عظیم شخصیت) کہیں گے: ''میں جبرائیل ہوں۔ اللہ نے مجھے اسلئے بھیجا ہے کہ میں دجال کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حرم سے دور رکھوں۔'' اس کے بعد دجال مکہ کی طرف آئے گا تو جب میکائیل علیہ السلام کو دیکھے گا تو پیٹھ دکھا کر بھاگے گا اور حرم شریف میں داخل نہیں ہو سکے گا۔ البتہ زوردار چیخ مارے گا جس کے نتیجے میں ہر منافق مرد وعورت مکہ سے نکل کر اس کے پاس آجائیں گے۔ اس کے بعد دجال مدینہ کی طرف آئے گا۔ سو جب

جبرائیل علیہ السلام کو دیکھے گا تو بھاگ کھڑا ہوگا لیکن (وہاں بھی) زوردار چیخ نکالے گا جس کو سن کر ہر منافق مرد عورت مدینہ سے نکل کر اس کے پاس چلا جائے گا۔ مسلمانوں کو حالات سے خبردار کرنے والا ایک شخص (مسلمان جاسوس یا قاصد) اس جماعت کے پاس آئے گا جنہوں نے قسطنطنیہ فتح کیا ہوگا اور جن کے ساتھ بیت المقدس کے مسلمانوں کو محبت ہوگی (تعلقات ان کے آپس میں اچھے ہوں گے اور غالباً یہ جماعت ابھی روم فتح کر کے واپس دمشق میں پہنچی ہوگی۔) وہ (قاصد) کہے گا: ''دجال تمہارے قریب پہنچنے والا ہے۔'' تو وہ (فاتحین) کہیں گے: ''تشریف رکھیں ہم اس (دجال) سے جنگ کرنا چاہتے ہیں (تم بھی ہمارے ساتھ ہی چلنا)۔'' قاصد کہے گا: ''نہیں بلکہ میں اوروں کو بھی دجال کی خبر دینے جا رہا ہوں۔'' (اس قاصد کی غالباً یہی ذمہ داری ہوگی۔) چنانچہ جب یہ واپس ہوگا تو دجال اس کو پکڑ لے گا اور کہے گا: ''(دیکھو) یہ وہی ہے جو یہ سمجھتا ہے کہ میں اس کو قابو نہیں کر سکتا۔ لو اس کو خطرناک انداز سے قتل کر دو۔'' چنانچہ اس (قاصد) کو آروں سے چیر دیا جائے گا۔ پھر دجال (لوگوں سے) کہے گا: ''اگر میں اس کو تمہارے سامنے زندہ کر دوں تو کیا تم جان جاؤ گے کہ میں تمہارا رب ہوں؟'' لوگ کہیں گے: ''ہمیں تو پہلے ہی سے معلوم ہے کہ آپ ہمارے رب ہیں۔ (البتہ) مزید یقین چاہتے ہیں۔'' (لہٰذا دجال اس کو زندہ کر دے گا) تو وہ اللہ کے حکم سے کھڑا ہو جائے گا اور اللہ تعالیٰ دجال کو اس کے علاوہ کسی اور پر یہ قدرت نہیں دے گا کہ وہ اس کو مار کر زندہ کر دے۔ پھر دجال (اس قاصد سے) کہے گا: ''کیا میں نے تجھے مار کر زندہ نہیں کیا؟ لہٰذا میں تیرا رب ہوں۔'' اس پر وہ (قاصد) کہے گا: ''اب تو مجھے اور زیادہ یقین ہو گیا کہ میں ہی وہ شخص ہوں جس کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے (حدیث کے ذریعے) بشارت دی تھی کہ تو مجھے قتل کرے گا پھر اللہ کے حکم سے زندہ کرے گا۔ (اور حدیث کے ہی ذریعے مجھ تک یہ بات بھی پہنچی تھی کہ) اللہ میرے علاوہ تیرے لئے کسی اور کو دوبارہ زندہ نہیں کرے گا۔'' پھر اس ڈرانے والے (قاصد) کی کھال پر تانبے کی چادر چڑھا دی جائے گی جس کی وجہ سے دجال کا کوئی ہتھیار اس پر اثر نہیں کرے گا۔ نہ تو تلوار کا وار، نہ

چھری اور نہ ہی پتھر، کوئی چیز اس کو نقصان نہیں پہنچا سکے گی۔ چنانچہ دجال کہے گا: ''اس کو میری جہنم میں ڈال دو۔'' اللہ تعالیٰ اس (آگ کے) پہاڑ کو اس ڈرانے والے (قاصد) کے لئے سرسبز باغ بنا دے گا (لیکن دیکھنے والے یہی سمجھیں گے کہ یہ آگ میں ڈالا گیا ہے) اس لئے لوگ شک کریں گے۔ (پھر دجال) جلدی سے بیت المقدس کی جانب جائے گا تو جب وہ افیق کی گھاٹی پر چڑھے گا تو اس کا سایہ مسلمانوں پر پڑے گا۔ (جس کی وجہ سے مسلمانوں کو اس کے آنے کا پتہ لگ جائے گا) تو مسلمان اس سے جنگ کے لئے اپنی کمانوں کو تیار کریں گے (یہ دن اتنا سخت ہوگا کہ) اس دن سب سے طاقتور وہ مسلمان سمجھا جائے گا جو بھوک اور کمزوری کی وجہ سے تھوڑا سا (آرام کے لئے) ٹھہر جائے یا بیٹھ جائے (یعنی طاقتور سے طاقتور بھی ایسا کرے گا) اور مسلمان یہ اعلان سنیں گے: ''اے لوگو! تمہارے پاس مدد آ پہنچی (حضرت عیسیٰ ابن مریم علیہما السلام)''[1]

افیق (Afiq) ایک پہاڑی راستہ کا نام ہے جہاں دریائے اردن (Jordan River) بحرہ طبریہ میں سے نکلتا ہے۔ اس علاقے پر اسرائیل نے 1967 کی جنگ میں قبضہ کرلیا تھا۔ افیق کا دوسرا نام اینٹی پیٹرس (Anti Patris) بھی ہے۔

خودغرض دجالی:

① حضرت عبید بن عمیر کہتے ہیں کہ حضور نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''کچھ لوگ دجال کا ساتھ دیں گے اور کہیں گے کہ ہم جانتے ہیں یہ کافر ہے مگر ہم صرف کھانے پینے اور دوسرے فائدے حاصل کرنے کی غرض سے اس کا ساتھ دے رہے ہیں۔ لہٰذا اللہ تعالیٰ ان پر بھی غضبناک ہوگا اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام ان سب کو بھی ہلاک کریں گے۔''

مستقبل کی یہ صورتِ حال آج بھی ہمارے سامنے موجود ہے۔ اسلامی ممالک کے

---

① الفتن نعیم ابن حماد، جلدنمبر: 2، صفحہ نمبر: 443.

حکمران اپنی حکومت اور روٹی کپڑا مکان ہی بچانے کی خاطر تو دجال کے ساتھی امریکہ کا ساتھ دے رہے ہیں۔ یہ دشمنان خدا و رسول ہمیں معاشی و اقتصادی پابندیوں ہی کی تو دھمکی دیتے اور لگاتے ہیں' یہ حکمران انہی پابندیوں کی ڈر کی وجہ سے غلامی کی دلدل میں پھنستے جارہے ہیں اور سمجھتے ہیں کہ وہ قوم پر احسان کرر ہے ہیں۔لہٰذا اس حدیث کی روشنی میں ان حکمرانوں کو اپنا انجام بھی جان لینا چاہئے۔

② حضرت عبید بن عمیر اللیثی فرماتے ہیں:

"یخرج الدجال فیتبعه ناس یقولون نحن نشهد انه کافر وانما نتبعه لنا کل من طعامه ونرعی من الشجر فاذانزل غضب اللّٰه نزل علیهم جمیعا"[1]

''دجال نکلے گا تو کچھ ایسے لوگ اس کے ساتھ شامل ہو جائیں گے جو یہ کہتے ہوں گے:''ہم گواہی دیتے ہیں کہ یہ (دجال) کافر ہے۔بس ہم تو اس کے اتحادی اس لئے بنے ہیں کہ اس کے کھانے میں سے کھائیں اور اس کے درختوں (باغات) میں اپنے مویشی چرائیں۔'' چنانچہ جب اللہ کا غضب نازل ہوگا تو ان سب پر نازل ہوگا۔''

آج مسلمان ان حدیثوں میں غور نہیں کرتے۔اگر غور کریں تو ساری صورت حال واضح ہو جائے گی۔کیا آج بھی ایسا نہیں ہو رہا کہ باوجود باطل کو پہچاننے کے مسلمان مالی فائدہ حاصل کرنے کے لئے باطل کا ساتھ دے رہے ہیں' اس کی حمایت کرر ہے ہیں یا پھر خاموش تماشائی بنے ہوئے ہیں۔

ایرانی پکے دجالی:

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''پھر اصفہان کی فوج کے ستر ہزار آدمی دجال کے پیروکار بن جائیں گے جن

---

[1] والفتن نعیم بن حماد، جلدنمبر:2، صفحہ نمبر:546.

پر ہری دھاری دار چادریں (طیالسہ) ہوں گی۔"①

اس زمانہ میں شہر اصفہان میں یہودی کثرت سے ہوں گے۔ اصفہان ایران کا مشہور شہر ہے۔ یہاں دجلل کا زور بہت زیادہ ہوگا یعنی یہاں اس کے پیروکار زیادہ ہوں گے۔ قارئین کو یاد ہوگا کہ ایران عراق کی دس بارہ سالہ طویل جنگ کے دوران ایران کو اسلحہ اور گولہ بارود اسرائیل سے ملتا رہا تھا۔ یہ بات اُس وقت کے اخبارات میں شائع ہوئی تھی۔ اس خبر سے اس حدیث کی تصدیق ہوتی ہے کیونکہ دجال یہودیوں کا سربراہ ہوگا اور ان ایرانیوں کے یہودیوں سے تعلقات استوار ہیں۔ لہٰذا جب وہ ظاہر ہوگا تب یہ لوگ اس کی اتباع کرلیں گے۔

دجالی فوج:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"دجال کے پاس ستر ہزار فوجیوں کا (خاص الخاص) دستہ ہوگا جن کے اوپر سبز چادریں ہوں گی۔"②

دنیا کا خطرناک سے خطرناک ہتھیار اس وقت یہودیوں کے پاس موجود ہے اور اس میدان میں مزید تجربات جاری ہیں۔ ان میں سب سے زیادہ خطرناک جراثیمی ہتھیار (Biological Weapons) ہیں جن کی تیاری میں "بڈس (Biological Integrated Detection System (BIDS))" نامی مشین استعمال ہوتی ہے۔ ان کی کوشش ایک ایسا جراثیمی ہتھیار بنانے کی ہے جو خاص افراد پر اثر کرے یعنی اگر وہ اپنی کسی مخالف قوم قبیلے یا

① صحیح مسلم، باب له بقية من احاديث الدجال، رقم الحديث2944رقم الصفحة 2266الجزء الرابع مطبوعة داراحياء التراث العربي، بيروت)(صحيح ابن حبان، رقم الحديث 6798 رقم الصفحة 208 الجزء 15مطبوعة موسسة الرسالة بيروت.

② تذكرة الحفاظ، رقم الصفحة903 رقم. الصفحة960الجزء الثالث مطبوعة دار الصميعي، رياض) (الفردوس بمأثور الخطاب، رقم الحديث8921رقم الصفحة 510الجزء الخامس مطبوعة دارالكتب العلمية، بيروت.

نسل کو ختم کرنا چاہیں جبکہ اس علاقے میں ان کے ایجنٹ بھی رہتے ہوں تو یہ ہتھیار صرف ان کے دشمنوں پر ہی اثر کریں اور انکے دوست بچ جائیں۔

دوسری جانب یہودیوں کی مکمل کوشش یہ ہے کہ ہر اس قوت کو غیر مسلح (Disarmed) کردیا جائے جہاں سے ذرا بھی دجال کی مخالفت کا امکان موجود ہو۔ افغانستان اور عراق کا یہی جرم تھا۔

دجال اور خواتین:

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''پھر اس دلدلی نمکین زمین میں دجال پڑاؤ ڈالے گا جو ایک نہر کی گزرگاہ کے پاس ہے۔ اس (دجال) کے پاس آنے والوں میں اکثریت عورتوں کی ہوگی یہاں تک کہ ایک شخص اپنی بیوی، اپنی ماں، اپنی بیٹی اور بہن کو اس ڈر سے کہ کہیں اس کے پاس نہ چلی جائے رسی سے باندھ کر رکھے گا۔ پھر اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو طاقت عطا فرمائے گا چنانچہ وہ اس کو اور اس کے گروہ کو قتل کریں گے یہاں تک کہ کوئی یہودی کسی درخت یا پتھر کی آڑ میں چھپے گا تو وہ پتھر اور درخت مسلمان سے کہے گا: ''اے مسلمان! یہ دیکھ یہ رہا یہودی فوجی جو میرے پیچھے چھپا ہوا ہے اسے قتل کر۔''[1]

فرشتے اور دجال...... آزمائش ہی آزمائش:

مسند احمد کی روایت میں یہ بھی ہے کہ دجال کے ساتھ دو فرشتے ہوں گے جو اس کے ساتھ دو نبیوں کی صورت میں ہوں گے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''اگر میں چاہوں تو ان نبیوں کے اور ان کے باپوں کے نام بھی بتا سکتا ہوں، ان میں سے ایک اس (دجال) کے دائیں طرف ہوگا اور ایک بائیں طرف۔ یہ آزمائش ہوگی۔ دجال کہے گا: ''کیا میں تمہارا رب نہیں ہوں؟ کیا میں زندہ نہیں کرسکتا؟ کیا میں موت

[1] مجمع الزوائد' رقم الصفحة 347 الجزء السابع مطبوعة دار الريان للتراث قاهرة.